بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتخاب و تلخیص

میزان الحکمت

حصّہ اوّل

عرفان و معرفت، علم و حکمت، فکر و دانش پر مبنی
بنیادی تعلیمات و اخلاقیاتِ اسلامی
حضرت محمدؐ و آل محمدؐ کی زبانی

تحقیق: حضرت آیت اللہ محمد رے شہری

انتخاب و تلخیص و تشریحات:
مفسر قرآن ڈاکٹر محمد حسن رضوی

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتخاب و تلخیص

میزان الحکمت

(حصّہ اوّل)

عرفان و معرفت، علم و حکمت، فکر و دانش پر مبنی
بنیادی تعلیمات و اخلاقیاتِ اسلامی
حضرت محمدؐ و آلِ محمدؐ کی زبانی

تحقیق: حضرت آیت اللہ محمد رے شہری

انتخاب و تلخیص و تشریحات: مفسر قرآن ڈاکٹر محمد حسن رضوی

نام کتاب: میزان الحکمت (حصہ اول)

ترتیب وتالیف: ڈاکٹر سید محمد حسن رضوی

صفحات: 200

تعداد: 1000

قیمت: 150 روپے

ناشر: اکیڈمی آف قرآنک اسٹڈیز اینڈ اسلامک ریسرچ

کمپوزنگ: اے کیو ایس گرافکس 0334-3665915

مطبوعہ: النجف پرنٹرز و پبلشرز

ملنے کا پتہ

النجف پرنٹرز و پبلشرز (فائیو اسٹار مارکیٹنگ)

ایف 56 خیابان میر تقی میر رضویہ سوسائٹی، ناظم آباد، کراچی

فون: 021-6701290 موبائل: 0300-2459632

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

کتاب میزان الحکمت کی (10) جلدیں ہیں جس کو مصباح الہدیٰ نے چھاپا ہے۔ یہ کتاب اپنے مواد و موضوعات کے اعتبار سے بے حد مفید ہے مگر کیونکہ بے حد ضخیم اور علوم آل محمد کا نچوڑ ہے۔ عام آدمی نہیں پڑھ سکتا۔ میں نے اس کا نچوڑ تلخیص یا انتخاب کیا ہے۔ اہم ترین موضوعات کی اہم ترین احادیث مختصر حوالوں کے ساتھ نقل کی ہیں۔ آسان ترین واضح اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ مولانا محمد علی فاضلی صاحب قبلہ کے ترجمہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔ کوشش کی ہے کہ صرف ان احادیث کو خاص طور پر پیش کیا جائے جو بے حد مفید اور جامع اور مستند ہیں۔ اس لیے یہ ان حدیثوں کا بے حد اعلیٰ قیمتی مجموعہ ہے جو ائمہ اہلبیتؑ اور صحابہ کرامؓ سے معتبر ترین کتابوں میں نقل کی گئی ہیں۔ صرف بے حد ضروری مقامات پر نہایت مختصر شرح بھی کی ہے۔ زبان بالکل آسان اور واضح استعمال کی ہے۔ عنوانات قائم کیے ہیں۔ خدا سے دعا ہے کہ اس ناقص عمل کو قبول کرلے اور اس کتاب کو علوم محمدؐ و آل محمدؐ کے پھیلنے کا ایک ذریعہ بنا کر عام کردے۔ پھر اس کا اجر مجھے اور میرے مددگار ساتھیوں کو اور پڑھنے والوں کو دنیا اور آخرت میں بھرپور عطا فرمادے بحق محمدؐ و آل محمدؐ

؎ گر قبول افتد زہے عزو شرف
؎ شاہاں چہ عجیب گر بنوازند گدارا

اگرچہ میرا عمل بے حد کمزور ہے مگر نیت یہی ہے کہ علوم محمدؐ و آل محمد کی اشاعت ہو، اس لیے خداوند عالم سے توقع ہے کہ خدا اس حقیر عمل میں جان ڈال کر زندہ کردے گا۔ ہمیں دیکھنے کے

بجائے بحق محمدؐ و آل محمدؐ اس ناقص عمل کو قبول فرمائے گا ورنہ......

گناہگار تو ایسے تھے ہم کہ بس توبہ
خدا کریم نہ ہوتا تو مر گئے ہوتے

کرم اے شہ عرب و عجم کہ کھڑے ہیں منتظر کرم
وہ گدا کہ تو نے عطا کیا ہے جنہیں دماغ سکندری

آخری بات یہ ہے کہ یہی جناب رسولؐ خدا کا وہ علم ہے جو ائمہ اہلبیتؑ کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے جو یقیناً صحیح علم ہے۔ ان احادیث کے ذریعہ دین و ایمان علم و عرفان قرآن و اسلام کو بالکل درست حوالوں سے سمجھا جاسکتا ہے کیونکہ حقیقی علم وہیں سے مل سکتا ہے۔ کیونکہ خداوند عالم نے انہیں کو اپنے علم کا امین بنایا۔ اسی لیے رسولؐ خدا نے فرمایا کہ ''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ جو یہ چاہتا ہے کہ حقیقی علم حاصل کرے اس کو چاہیے کہ دروازے سے آئے'' قرآن میں بھی فرمایا گیا کہ'' گھروں میں دروازوں سے آؤ۔'' امام نے فرمایا ''یہاں دروازوں سے مراد ہم ائمہ اہلبیتؑ ہیں۔'' رسولؐ خدا نے یہ بھی فرمایا کہ'' میں دو بے حد قیمتی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں (۱) اللہ کی کتاب اور (۲) میرے اہلبیتؑ تم جب تک ان سے جڑے رہو گے کبھی ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں'' (الحدیث) (صحیح مسلم)

جنہیں حقیر سمجھ کر بجھا دیا تم نے
وہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

عبادت کے معنی فوائد اور حقیقت

''میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر (صرف) اپنی عبادت کے لیے'' (القرآن)

احادیث رسولؐ مروی از ائمہ اہلبیتؑ

یہ تمام احادیث رسول ہیں جو ائمہ اہلبیتؑ سے مروی ہیں۔

خدا فرماتا ہے ''اے میرے سچے غلامو! میری عبادت (غلامی اور اطاعت) کر کے دنیا اور آخرت کی نعمتوں کے مزے لوٹو'' (حدیث قدسی مروی از حضرت امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۰ ص ۲۵۳)

''سب سے افضل اور اعلیٰ لوگ

وہ ہیں جو خدا کی عبادت (غلامی اور اطاعت) سے عشق کرتے ہیں اور اس کو گلے لگاتے ہیں۔ جسم کے اعضاء سے خدا کی اطاعت کرتے ہیں اور (خدا کی محبت کو) دل میں جگہ دیتے ہیں۔ یہ کام کرنے کے بعد پھر وہ پرواہ نہیں کرتے کہ دنیا میں تنگی میں زندگی گزارتے ہیں یا آسانی میں'' (جناب رسولؐ خدا از بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۲۵۳ ، کافی جلد ۲ ص ۸۳)

''عبادت کرنا اصل کامیابی ہے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''جب خدا کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کو اچھی طرح دل سے عبادت کرنے کا یعنی اپنی اطاعت کا شوق الہام فرماتا ہے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''عبادت مستقل کرتے رہنا انسان کی کامیابی کی واضح دلیل ہے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''اکیلے میں عبادت کرنا فائدے حاصل کرنے کے خزانے ہیں'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

(کیونکہ اس میں ریاکاری نہیں ہوتی بلکہ عبادت صرف اللہ کو خوش کرنے کے لیے ہوتی ہے)

''اللہ کی عبادت کرنے سے جس قدر خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے اور کسی چیز سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

عبادت کے فائدے

خداوند عالم (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے ''اے اولادِ آدم میری عبادت کے لیے وقت نکال۔ میں تیرے دل کو بے پرواہی اور خوشی سے بھر دوں گا اور تیرے دونوں ہاتھوں کو رزق و دولت سے بھر دوں گا۔ (مجھے یاد نہ کر کے) مجھ سے دور نہ ہو ورنہ تیرے دل کو فقر و فاقوں سے اور تیرے دونوں ہاتھوں کو کام کی مشقتوں سے بھر دوں گا۔'' (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث ۴۳۶۱۴)

توراۃ میں ہے کہ ''اے آدم کی اولاد اپنے آپ کو میری عبادت کے لیے فارغ کر۔ میں تیرے دل کو اپنے نور سے مالا مال کر دوں گا۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تیرے دل کو دنیا کے کاموں اور فکروں سے بھر دوں گا۔ پھر تیرے فاقوں اور پریشانیوں کا علاج بھی نہ کروں گا اور تجھے تیری روزی کی تلاش کے حوالے کر دوں گا'' (کہ مارا مارا پھرتا رہ)۔

(امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۱)

عبادت کے معنی

''عبادت کے معنی خدا کی اطاعت کرنے کی اچھی نیت کرنا ہے۔ اسی سچی نیت کی وجہ سے خدا کی اطاعت کی جاتی ہے۔'' (حضرت امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲)

(معلوم ہوا خدا کی اطاعت اس سچی پکی نیت سے شروع ہوتی ہے کہ ہم خدا کی بڑائی کو جان لینے کے بعد اس کے احسانات کو مان لینے کے بعد یہ نیت کرلیں کہ ہم ہر کام میں خدا کی اطاعت کریں گے)

عبادت کی حقیقت

"عبادت کی حقیقت یہ ہے کہ سب سے پہلے بندہ ہر نعمت کو جو خدا نے اس کو عطا کی ہے اپنا مال نہ سمجھے بلکہ صرف خدا کی عطا سمجھے۔ کیونکہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ اس لیے ہر نعمت کو خدا کی ملکیت سمجھ کر اس کو اس طرح استعمال کرے جس طرح خدا نے اس کو استعمال کرنے اور خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔

دوسرے یہ کہ اپنی پوری کی پوری توجہ ان فرائض اور کاموں کے ادا کرنے پر لگا دے جن کے ادا کرنے کا خدا نے حکم دیا ہے اور ان کاموں کے کرتے رہنے سے رکے جن سے رکنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ یہی تقویٰ کا پہلا درجہ ہے۔" (امام جعفر صادقؑ از بحار الانوار جلد اول)

بندہ کب اور کیسے عابد بنتا ہے؟

معراج کے موقعہ پر خدا نے فرمایا "بندہ عابد اس وقت بنتا ہے جب اس میں یہ سات (۷) خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

۱۔ ایسا زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) جو اسے حرام باتوں سے روک دے

۲۔ ایسی خاموشی جو اسے بے کار بے فائدہ کاموں سے بچا لے

۳۔ خدا کا ایسا خوف جو اس کو رلائے اور دن بدن بڑھتا چلا جائے۔

۴۔ خدا سے اس قدر شرمانا کہ اکیلے میں بھی خدا سے شرم آئے۔

۵۔ اتنا کم کھانا جو اس کے لیے ضروری ہو۔

۶۔ کیونکہ میں (خدا) دنیا کو پسند نہیں کرتا صرف اس لیے تو بھی دنیا کو پسند نہ کر

۷۔ کیونکہ میں (خدا) نیک لوگوں سے محبت کرتا ہوں اس لیے تو بھی ان کو پسند کر"

(حدیث قدسی مروی از جناب رسولؐ خدا از بحار الانوار جلد ۷۷)

اللہ کی معرفت کیا ہے؟

''اللہ کی معرفت (پہچان) اور پہلی عبادت یہ ہے کہ سب سے پہلے خدا کو یکتا (لاشریک) دل سے سمجھ کر مانے'' (حضرت امام علی رضاؑ از عیون الاخبار الرضا جلد ا ص ۱۲)

''عبودیت پانچ چیزوں کا نام ہے

''ا۔ خالی پیٹ رہنا (کم کھانا)

۲۔ قرآن سمجھ کر پڑھنا

۳۔ رات کو نماز کے لیے کھڑا ہونا

۴۔ صبح کے وقت خدا کے سامنے گڑگڑانا

۵۔ اور خدا کے خوف سے رونا'' (جناب رسول خداؐ)

عبادت کا فائدہ

ا۔ ''اے آدم کی اولاد میں جو چاہتا ہوں فوراً ہو جاتا ہے اس لیے جن چیزوں کے کرنے کا میں نے حکم دیا ہے ان میں میری عملاً اطاعت کر، میں تجھے بھی ایسا ہی بنا دوں گا کہ تو جو چاہے گا وہ ہو جائے گا۔'' (حدیث قدسی از مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۲۹۸)

۲۔ ''جو خدا کی عبادت کی شرطوں کو پورا کرتا ہے (یعنی عملاً خدا کی مکمل اطاعت کرتا ہے) وہ جہنم سے آزادی کا حقدار بن جاتا ہے۔'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

عبادت خدا کی معرفت کے بغیر ممکن نہیں

''عبادت کی ابتداء خدا کی پہچان (معرفت) سے ہوتی ہے۔'' (جناب رسول خداؐ از بحار الانوار ۷۷)

''عبادت صرف سوچ بچار اور خدا کی سچی گہری معرفت (پہچان) ہی سے ہوتی

ہے۔" (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۸)

"اس عبادت میں کوئی فائدہ نہیں جو خدا کی معرفت کے بغیر ہو" (حضرت علیؑ از بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۴۱)

(جب خدا کی صفات اور بڑائی کو جانا پہچانا ہی نہیں تو اس کی تعریف اور غلامی کی کوئی بنیاد ہی نہ ہوئی۔ اس لیے ایسی رسمی عبادت صرف شکلاً عبادت ہوگی حقیقتاً عبادت نہ ہوگی۔)

حضرت علیؑ نے فرمایا: "یقین کی حالت میں سونا شک کی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔" (حضرت علیؑ از شرح ابن ابی الحدید جلد ۱۸ ص ۲۵۲ باب یقین)

(جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پر روح الامیں پیدا)
اقبالؔ

اللہ کی عبادت کرنے کا طریقہ

۱۔ "اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور وہ تم کو دیکھ رہا ہے"۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار الانوار جلد ۷۷، کنزل العمال حدیث ۵۲۵)

۲۔ "اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ اس کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ بناؤ۔ یعنی صرف اللہ کو خوش کرنے کے لیے عبادت کرو۔ صرف اللہ ہی کے لیے ہر عمل کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔" (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث: ۵۲۵۲)

"حضرت یوسفؑ نے زلیخا سے کہا تم اپنے بت سے شرم محسوس کر رہی ہو (اس کو ڈھک رہی ہو) جو نہ سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے تو پھر میں اپنے رب سے شرم نہ کروں"؟ (جو سب کچھ دیکھتا سنتا ہے) (امام محمد باقرؑ از بحار الانوار جلد ۱۲)

۳۔ ''اللہ کی آسمانوں اور زمینوں پر حکومت (اقتدار) پر غور وفکر کرنا مخلصین کی عبادت ہے''(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

۴۔ ''اللہ کی نعمتوں اور عطاؤں پر غور وفکر کرنا بہترین عبادت ہے''(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

۵۔ ''عبادت کی دس (۱۰) قسمیں ہیں اس میں سے نو (۹) حصے حلال روزی کمانے میں ہیں۔ جب تم حلال روزی کھاؤ گے تو میری حفاظت میں آجاؤ گے۔''(حدیث قدسی در واقعاتِ معراج مروی از جناب رسولؐ خدا از بحار الانوار جلد ۷۷)

۶۔ ''نرمی سے بات کرنا اور ہر عام خاص آدمی کو سلام کر کے سلامتی کو پھیلانا عبادت ہے''(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

۷۔ ''اولاد کا محبت کے ساتھ اپنے ماں باپ کو دیکھنا عبادت ہے''(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

۸۔ ''اپنے بھائی یا دوست کو خدا کے خوش کرنے کے لیے محبت سے دیکھنا بھی عبادت ہے''(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۴)

۹۔ ''عالم کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے''(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۳)

۱۰۔ ''اللہ کے بارے میں اچھا خیال رکھنا (کہ وہ ہم پر مہربانیاں فرمائے گا) عبادت ہے۔''

۱۱۔ امام نے ایک ایسے آدمی سے جو رات دن مسجد میں نمازیں پڑھتا تھا فرمایا ''جو تمہارا بھائی تمہارا روزمرہ کا کام سنبھالتا ہے وہ تم سے بڑا عابد ہے''(حضرت عیسیٰ تنبیہ الخواص ۵۲)

۱۲۔ ''خدا رسول پر یقین رکھنا سب سے افضل عبادت ہے''

(یہ یقین علم و معرفت ہی سے حاصل ہو سکتا ہے)(جناب رسولؐ خدا)

عبادت کی قسمیں (مقصد کے اعتبار سے)

۱۔ ''ایک جماعت خدا سے ثواب حاصل کرنے کے لیے خدا کی عبادت (اطاعت) کرتی ہے یہ سوداگروں کی عبات ہے

۲۔ ایک جماعت خدا کی سزاؤں کے خوف سے خدا کی عبادت کرتی ہے، یہ غلاموں (نوکروں) کی عبادت ہے

۳۔ ایک جماعت صرف خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لیے عبادت کرتی ہے۔ یہ آزاد بندوں کی عبادت ہے۔ یہی سب سے افضل عبادت ہے۔'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۰)

سب سے افضل عبادت

''میں اس لیے خدا کی عبادت کرتا ہوں کہ وہ مجھے انعامات اور نعمتیں عطا کرکے مجھ پر احسان کرتا ہے۔ اس لیے خدا اس بات کا مستحق ہے کہ میں اس کی عبادت (غلامی، اطاعت) کروں'' (حضرت امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۰ ص ۲۱۰)

عبادت صرف رکوع سجدوں کا نام نہیں

''عبادت، غلامی یا عملاً اطاعت کرنے کو کہتے ہیں۔ اب جو خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے خدا کی مخلوق کی اطاعت کرتا ہے، وہ مخلوق کی عبادت کرتا ہے'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۲ ص ۹۴)

''جو شخص کسی بولنے والے کی طرف کان لگا کر سنتا ہے گویا اس نے اس کی عبادت کی۔ اگر بولنے والا اللہ کی (پسندیدہ) باتیں کر رہا ہے تو سننے والا خدا کی اطاعت کر رہا ہے۔ اگر بولنے والا شیطانی باتیں (جو خدا کو پسند نہیں) بول رہا ہے تو غور سے سننے والا شیطان کی عبادت کر رہا ہے۔'' (امام جعفر صادقؑ از بحار الانوار جلد ۲ ص ۹۴)

دنیا کا پجاری

''جو دنیا کا پجاری ہے وہ دنیا کو آخرت پر ترجیح دے گا۔ اس طرح اپنی آخرت برباد کر لے گا۔'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۳)

''جو گناہ کی بات میں کسی کی اطاعت کرتا ہے وہ اسی کا غلام ہے'' (خدا کا غلام نہیں) (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲ص ۳۹۸)

''ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو درہم و دنیا کی عبادت کرتا ہے۔'' (جناب رسولؐ خدا از بحار ص ۷۲)

(یعنی مال و دولت کو خدا اور آخرت سے زیادہ اہمیت دیتا ہے اور اس کو حرام سے کما کر حرام پر خرچ کرتا ہے)

جھوٹے علماء کا پجاری

''لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں زاہدوں کو اپنا خدا بنا ڈالا۔ اگر وہ علماء اپنی عبادت کرنے کی دعوت دیتے تو لوگ ہرگز اس کو قبول نہ کرتے بلکہ ان علماء نے خدا کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیا۔ لوگوں نے اس کو مان کر لاشعوری طور پر خدا کے بجائے ان کی اطاعت کر کے ان کی عبادت کی'' (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲ص ۳۹۸ ج)

افضل عبادت کیا ہے؟

۱۔ ''افضل ترین عبادت خدا کی (صفات اور تخلیقات) کے بارے میں علم حاصل کرنا ہے

۲۔ پھر خدا کی بڑائی کو سمجھ کر خدا کے سامنے خود کو بے حد ذلیل معمولی کمزور و حقیر سمجھنا ہے۔

۳۔ افضل عبادت لا الہ الا اللہ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ سمجھ کر مان کر کہنا ہے۔ اور بہترین دعا خدا سے شرمندہ ہو کر استغفر اللہ کہنا ہے'' (یعنی میں اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی

طلب کرتا ہوں) (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۹۳)

۳۔ ''خدا کی قدرت کے بارے میں غور کرنا سوچنا، سمجھنا افضل ترین عبادت ہے'' (امام جعفر صادقؑ از نورالثقلین جلد اول ص ۴۰)

۴۔ ''افضل عبادت سچے دل سے خدا کی خالص عبادت کرنا ہے''

(یعنی صرف خدا کو خوش کرنے کے لیے عبادت کرنا ہے) امام محمد باقرؑ از تنبیہ الخواطر ص ۳۵۰)

۵۔ ''افضل عبادت پاکدامنی (حرام سے بچنا) اور بری عادتوں پر قابو پانا ہے''
(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

۶۔ ''افضل عبادت خدا کی قدرت اور کاموں پر غور وفکر کرنا ہے۔ اسی لیے عقل سے بڑھ کر اللہ کی عبادت کسی اور چیز کے ذریعے نہیں کی جاسکتی۔ (امام موسیٰ کاظمؑ از کافی جلد اول ص ۱۸)

۷۔ ''خدا کی قسم مومن کا حق ادا کرنے سے بہتر اللہ کی عبادت کسی اور ذریعے سے نہیں کی جاسکتی۔'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

۸۔ ''حرام باتوں سے خاموشی اختیار کر کے اللہ کے گھر کی طرف (مسجد یا کعبہ کی طرف) چل کر جانے سے بڑھ کر عبادت کسی اور چیز سے نہیں کی جاسکتی'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۱)

۹۔ ''اے احمد! خاموش رہنے اور روزہ رکھنے سے بڑھ کر مجھے کوئی عبادت پسند نہیں'' (رسولؐ خدا از کلام خدا در معراج بحار جلد ۷۷)

۱۰۔ ''اللہ سے مانگنے اور جو اس کے پاس ہے اس کو طلب کرنے سے زیادہ خدا کو کوئی عمل پسند نہیں'' (امام محمد باقرؑ از بحار الانوار جلد ۹۳)

۱۱۔ ''خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو بالکل چھوڑ دینا افضل عبادت ہے''

(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

۱۲۔ ''اجر کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ افضل عبادت وہ ہے جو بے حد چھپ چھپا کر کی جائے'' (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

۱۳۔ ''خشوع (یعنی دل میں خدا کا خوف اور احترام) سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

سب سے بڑا عابد کون؟

۱۔ خدا فرماتا ہے ''میں نے تجھ پر جو فرائض مقرر کیے ہیں ان پر عمل کر سب سے بڑا عابد بن جائے گا'' (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۸)

۲۔ ''عبادت کثرت سے روزے نماز کا نام نہیں ہے بلکہ خدا کے کاموں پر کثرت سے غور و فکر کرنے کا کام ہے'' (امام رضاؑ از بحار جلد ۷۸)

۳۔ ''خدا کے نزدیک سب سے بہتر وہ شخص ہے جو (۱) عدل کے ساتھ حکومت کرے (۲) خود بھی ہدایت حاصل کرے (۳) اور دوسروں کو بھی ہدایت کرے'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۱۶۴)

برے بندے کون؟

۱۔ ''برا بندہ وہ ہے جو دو (۲) خصوصیات والا ہو۔ اگر مسلمان کو بھائی کو فائدہ حاصل ہو تو جلے اور مصیبت میں دیکھے تو اس کو چھوڑ بھاگے (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۲)

۲۔ ''بہت برا بندہ وہ ہے جس کو پیدا خدا کی عبادت کے لیے کیا گیا ہے مگر اس کو دنیا (کی محبت) نے خدا اور آخرت سے بے پرواہ کر دیا ہے۔ اس طرح اس نے اپنی آخرت تباہ کر

لی"(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۲)

۲۔ "بہت برا بندہ وہ ہے جو ظلم کرتا ہے پھر اکڑتا ہے اور اس نے خدا کو بھلا دیا ہے۔" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۲)

۳۔ "برا بندہ وہ ہے کہ لالچ اس کی فطرت بن جائے۔" (جناب رسولؐ خدا از جلد ۷۲)

"وہ ناجائز مال جو انسان اپنے مخالف کو خود لوٹا تا ہے اس کے لیے ہزار سال کی عبادت ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار حج عمرہ سے افضل ہے" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۰۴)

جو عبادت قبول نہیں ہوتی

۳۔ "جو آدمی چار طریقوں سے مال کمائے گا اس کی چار نیکیاں قبول نہ ہوں گی۔

۱۔ دھوکے بازی سے ۲۔ ریاکاری یا دکھاوے سے ۳۔ خیانت سے

۴۔ اور چوری سے۔ اللہ ایسے مال سے نہ زکوۃ قبول فرمائے گا نہ صدقہ نہ حج نہ عمرہ۔ (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۱۰۳)

"عبادت بس اتنی کرو جتنی کر سکو

۱۔ اپنے نفس (دل) کو بہانے بنا بنا کر خدا کی عبادت کے راستے پر لاؤ

۲۔ اپنے دل کے ساتھ نرم رویہ رکھو اس پر دباؤ نہ ڈالو۔

۳۔ جب تمہارا دل دوسرے کاموں اور فکروں سے فارغ ہو جائے اس وقت خود کو عبادت کی طرف کھینچو۔ مگر واجب عبادتوں کی بات الگ ہے۔ ان فرائض کو تو ہر حال میں ضرور ادا کرنا ہے وہ بھی ان کے وقت پر۔" (حضرت علیؑ نہج البلاغہ مکتوب۔ ۶۹)

۴۔ "سستی کرنا عبادت کے لیے آفت بلا ہے" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

''اللہ کی عبادت کا پورا پورا حق ادا کرنا ممکن نہیں

کیونکہ خدا کے احسانات اور نعمتیں بے حد و بے حساب ہیں اور خدا کی عظمت اور بڑائی کی بھی کوئی حد و انتہا نہیں ہے۔ اس لیے

اپنی عبادتوں کو ہر حال میں کم سمجھو کیونکہ جو خدا کی عبادت کا حق ہے وہ ادا نہیں ہو سکتا۔ اس لیے جو عمل بھی خدا کے لیے کرو اس میں خود کو کمی اور کوتاہی کرنے والا سمجھو۔'' (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد۲ ص ۷۲) (حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔)

''مگر جو شخص ایسی عبادت کرنا چاہتا ہے جو عبادت کا حق ہے

تو اللہ اس کو اس کی امیدوں سے بھی کہیں زیادہ (اجر و انعام) عطا فرماتا ہے''

(حضرت امام حسینؑ از بحار جلد۷۱)

''بندہ صحیح معنی میں اللہ کی عبادت کا حق اس وقت تک ادا ہی نہیں کر سکتا جب تک وہ تمام مخلوقات سے خود کو کاٹ کر الگ نہ کر لے۔ (یعنی خدا کے سوا کسی سے کوئی توقع نہ رکھے۔ ہر نفع نقصان کا مالک صرف اور صرف خدا کو سمجھے۔) جب بندہ سب سے امیدیں کاٹ کر صرف خدا کی عبادت کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے۔ یہ ہے میری خالص عبادت پھر خدا مہربانی فرما کر اس عبادت کو قبول فرما لیتا ہے۔'' (امام محمد باقرؑ از بحار جلد۷۰)

(توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے)
بڑا ہی نظر پیدا بڑی مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کر سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں

اقبالؔ

عبادت کا مزہ کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے؟

خدا فرماتا ہے" میرے دوستوں کو دنیا کی فکروں اور غموں سے کیا غرض؟ دنیا کا غم اور فکر تو مومن کے دل سے میری مناجاتوں کی مٹھاس ختم کر دیتا ہے۔ اے داؤدؑ مجھ سے محبت کرنا تو یہ ہے کہ وہ دنیا کے رنج و غم سے بے پرواہ ہو جائیں۔" (حدیث قدسی از بحار جلد ۸۲ مروی از رسولؐ خدا)

(انسان جب دنیا سے اپنی توجہات کو ہٹا لیتا ہے تب خدا سے سچی محبت کرنے لگتا ہے۔ پھر اس کے نزدیک دنیا کے نقصانات کی کوئی خاص اہمیت نہیں رہتی۔ کیونکہ اس کا دل خدا اور آخرت کی طرف پوری طرح متوجہ ہو کر خدا سے محبت کرتا ہے۔ پھر اس کو عبادت میں مزہ آنے لگتا ہے۔)

عبادت کرتے کرتے اس کو چھوڑ دینا

"امیری کے بعد فقیری کتنی بری لگتی ہے۔ اسی طرح خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ گناہ کرنا کس قدر بدصورت ہے! مگر اس سے بھی بڑھ کر بری بات یہ ہے کہ انسان خدا کی عبادت کرتے کرتے اسکو چھوڑ دے۔" (حضرت امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۷۸)

"سب سے شدید مشکل عبادت

گناہوں سے بچنا ہے" (امام علی رضا از تفسیر نور الثقلین جلد اول)

"خالص عبادت

یہ ہے کہ انسان توقعات اور امید رکھے تو صرف خدا سے رکھے اور ڈرے تو صرف اپنے گناہوں سے ڈرے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''افضل ترین عقلمندی

عبرت یا سبق حاصل کرنا ہے۔ مومن دنیا کو سبق لینے کے لیے دیکھتا ہے اور اتنی ہی غذا کھاتا ہے جس سے پیٹ کی ضرورت پوری ہو جائے۔ جس پر پیٹ اس کو مجبور کرتا ہے۔

سب سے بڑی حماقت (دنیا سے) دل لگانا اور دھوکہ کھانا ہے۔ اس لیے عقل کی آنکھوں سے دیکھو اور سبق سیکھو۔ عقل کی کمائی سبق حاصل کرنا ہے۔ اور جہالت کی کمائی غفلت اور دنیا سے دھوکے کھانا ہے۔'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''عبرتیں اور خدا کی سزائیں تمہیں بلند آواز سے پکار چکی ہیں اور دھمانے والی خطرناک چیزوں سے تم کو دھمکایا جا چکا ہے۔ اس لیے تمہیں ان لوگوں میں سے نہ ہونا چاہیے جو اچھے کام کیے بغیر اچھے انجام کی امید رکھتے ہیں۔ عبرت کے واقعات دوسروں کو سناتے ہیں مگر خود سبق نہیں سیکھتے۔'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت: ۱۵۰)

''جو شخص زمانے کے الٹ پھیر اور تبدیلیوں سے بھی سبق حاصل نہیں کرتا وہ ملامتوں لعنتوں کا شکار ہو جاتا ہے۔'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''دوسروں کے برے انجام سے سبق سیکھنا ڈرانے والا ناصح ہے۔ جو اس پر غور و فکر کرتا ہے وہ سبق سیکھ لیتا ہے۔ جو بری خواہشوں سے دور رہتا ہے وہ محفوظ رہتا ہے۔ سبق سیکھنا سیدھے راستے کی طرف لے جاتا ہے۔'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

''اگر تم اپنی پچھلی زندگی سے سبق سیکھو گے تو باقی زندگی کی ضرور حفاظت کرو گے۔''

(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''تمہیں چاہیے کہ اللہ نے جو شیطان سے کیا اس سے سبق سیکھو۔ اس نے بے حد طویل عبادتیں کیں تھیں مگر ایک سیکنڈ کے تکبر نے ساری عبادتوں کو برباد کر دیا۔''

(حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۲)

(گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے

اگر لاکھوں برس سجدوں میں سر مارا تو کیا مارا؟

تکبر عزازیل را خوار کرد

بزندان لعنت گرفتار کرد)

"معلوم ہوا ذرا سا تکبر انسان کی ساری محنتوں کو برباد کر دیتا ہے۔ تم سے پہلے سرکش ظالم قوموں پر خدا کا عذاب نازل ہوا اس لیے تم پر لازم ہے کہ اس سے سبق سیکھو"

(حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۲)

"عبرت یعنی سبق سیکھنا گناہوں سے بچنے کا سبب بن جاتا ہے۔ سبق حاصل کرتے رہو" (تباہیوں سے بچے رہو گے) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"جو شخص سبق سیکھتا ہے تمام معاملات اس پر روشن اور واضح ہو جاتے ہیں۔ اس لیے جو زیادہ سبق سیکھتا ہے اس کی عقل زیادہ اور غلطیاں کم ہو جاتی ہیں" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

خود پسندی یا تکبر

"جو باتیں تم کو اپنی اچھی معلوم ہوں ان پر کبھی نہ اترانا، نہ لوگوں کی لمبی لمبی تعریفوں کو پسند کرنا، اس لیے کہ شیطان کو جو بہکانے کے مواقع ملتے ہیں ان میں یہ موقع سب سے زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ اس طرح شیطان (تکبر پیدا کر کے) تمام نیکیاں برباد کر دیتا ہے" (حضرت علیؑ کا مالک اشتر کو خط نمبر ۵۳ از نہج البلاغہ)

"خود کو پسند کرنے اور اترانے سے بڑھ کر کوئی جہالت نقصان دینے والی نہیں۔ کوئی چیز نیکیوں کو اس سے زیادہ نقصان نہیں پہنچاتی۔ پھر اس کا نتیجہ آپس کی دشمنی بھی ہے" (حضرت علیؑ غرر الحکم)

"خود پسندی اور اترانا اور خود کو بڑا سمجھنا عقل کی خرابی کی واضح دلیل ہے" (حضرت علیؑ از غررالحکم)

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا "میں نے مریضوں کا علاج کیا۔۔ مردوں کو زندہ کر دیا مگر احمق کے علاج کرنے میں بالکل ناکام رہا۔ پوچھا گیا احمق کون؟ فرمایا جو اپنی رائے اور اپنی ذات ہی کو سب کچھ سمجھتا ہے۔ خود کو سب سے افضل سمجھتا ہے۔ سارے حق اپنے لیے سمجھتا ہے۔ اور کسی کا اپنے اوپر کوئی حق نہیں مانتا۔ ایسے آدمی کا علاج کرنا ناممکن ہے" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۲)

"جو شخص اپنی حالت پر اتراتا ہے وہ اچھے کاموں اور اچھی تدبیروں سے محروم رہ جاتا ہے۔" (کیونکہ یہ نہ تو خود سوچتا ہے اور نہ مشورے کرتا ہے) (حضرت علیؑ از غررالحکم)

"دو (۲) شخص مسجد میں داخل ہوئے ایک عابد زاہد تھا دوسرا فاسق لیکن جب دونوں باہر آئے تو عابد فاسق بن چکا تھا اور فاسق عابد بن چکا تھا۔ کیونکہ عابد اپنی عبادتوں پر اتراتا ہوا داخل ہوا جب کہ برے کام کرنے والا خدا سے شرمندہ ہو کر داخل ہو رہا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خدا نے اس گناہگار کے گناہ معاف کر دئے کیونکہ اس نے دل سے گناہوں پر شرمندہ ہو کر خدا سے معافیاں مانگیں۔" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۲)

"جو خود کو بڑا سمجھتا ہے خدا اس کو حقیر ذلیل سمجھتا ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ لوگوں کے نزدیک تمہاری نیکیاں بڑی ہوں تو خود کو بڑا نہ سمجھو۔" (حضرت علیؑ از غررالحکم)

"اپنے کو حقیر اور معمولی سمجھو اس طرح کہ اپنی کثیر عبادتوں کو بہت کم سمجھو" (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۸)

"خدا کے کچھ ایسے بندے ہیں جو اپنے کثیر عمل کو قلیل (کم) سمجھتے ہیں۔ اس لیے خود کو برا سمجھتے ہیں۔ یہی لوگ بے حد عقلمند اور نیک ہوتے ہیں" (حضرت علیؑ از غررالحکم)

"عقلمند وہ ہوتا ہے جو دوسروں کے تھوڑے سے نیک کام کو زیادہ اور اپنے بہت سے نیک کاموں کو کم سمجھتا ہے۔" (جنابِ رسولِ خداؐ از مستدرک الوسائل جلد ا ل)

"زیادہ نیکیوں کو کبھی زیادہ نہ جانو" (جنابِ رسولِ خداؐ)

(غرورِ زہد نے سمجھا دیا ہے ملاں کو
کہ مردِ سادہ پہ اپنی زباں دراز کرے)

اقبالؔ

"تین چیزیں کمر توڑ دیتی ہیں

۱۔ اپنے نیک کاموں کو زیادہ سمجھنا

۲۔ اپنے گناہوں کو کم سمجھ کر بھول جانا

۳۔ اپنی رائے کو پسند کرنا (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۲)

"حضرت موسیٰ نے ابلیس سے پوچھا مجھے انسان کا وہ گناہ بتا دے جس کی وجہ سے تو اس پر غالب آجاتا ہے؟ ابلیس نے کہا جب وہ خود کو پسند کر کے اترانے لگتا ہے تو اس کو اپنی نیکیاں زیادہ معلوم ہوتی ہیں اور اپنے گناہ کم اور چھوٹے دکھائی دیتے ہیں۔ اس وقت میں اس پر قبضہ جما لیتا ہوں" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۲)

(شیطنت کی حقیقت بھی یہی ہے کہ اس نے خدا سے کہا تھا انا خیر منہ میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے (القرآن)

غرض یہی فکر کہ "میں بہتر ہوں" انانیت خود پسندی اور تکبر ہے۔)

"خداوند عالم نے چار (۴) چیزوں کو چار (۴) چیزوں میں چھپا رکھا ہے

۱۔ اپنی رضامندی کو اپنی اطاعت میں چھپایا ہے۔ اس لیے خدا کی کسی اطاعت کو معمولی نہ سمجھو

۲۔ خدا نے اپنی ناراضگی کو اپنی نافرمانی میں چھپایا ہے۔ اس لیے کسی گناہ کو معمولی نہ سمجھو۔

۳۔ خدا نے دعا کی قبولیت کو دعا مانگنے میں چھپایا ہے۔ اس لیے کسی دعا کو حقیر یا معمولی نہ سمجھو۔

۴۔ خدا نے اپنے دوستوں (اولیاء) کو اپنے بندوں میں چھپایا ہے۔ اس لیے کسی انسان کو ذلیل نہ سمجھو۔ کیا پتہ وہی خدا کا ولی (دوست خاص) ہو۔ (حضرت علیؑ از وسائل الشیعہ جلد اول)

"صدقہ خیرات دیتے رہا کرو کیونکہ جس کام سے خدا کو خوش کرنے کا ارادہ کیا گیا ہو، اگر وہ کم بھی ہوگا تو سچی نیت کی وجہ سے بہت بڑی چیز بن جائیگا۔" (حضرت امام علی رضاؑ از وسائل الشیعہ جلد اول)

خود پسندی اور تکبر کیسے پیدا ہوتا ہے؟

۱۔ "سب سے پہلے شیطان انسان کو اس کے برے کاموں کو اچھا کر کے دکھاتا ہے جس کی وجہ سے انسان خود کو اچھا آدمی سمجھنے لگتا ہے

۲۔ دوسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ بندہ خدا پر ایمان لا کر خدا پر اپنا احسان جتاتا ہے حالانکہ ایمان لانا خدا کا اس پر احسان ہوتا ہے۔" (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۲۷)

"کتنے عبادت کرنے والے ہیں جن کو خود پسندی اور اترانے نے تباہ کر دیا"

(حضرت عیسیٰؑ از بحار جلد ۲۷)

خود کو اچھا نیک افضل عقلمند بڑا آدمی سمجھنا شیطان کا آخری دھوکہ ہوتا ہے

۱۔ پہلے تو شیطان آدمی کو نیک کام کرنے سے روکتا ہے

۲۔ مگر جب وہ نہیں مانتا اور نیکیوں پر نیکیاں کیے چلا جاتا ہے تو شیطان اس کو سمجھاتا ہے کہ تو بڑا نیک، افضل اور عقلمند ہے اس طرح اس کی تمام نیکیاں برباد کر دیتا ہے۔

(تکبر عزازیل را خوار کرد
بہ قعرِ مذلت گرفتار کرد)

"میرے سچے بندوں کو ڈراؤ کہ وہ اپنی نیکیوں پر نہ اترائیں اس لیے کہ جس کا میں تیرازو لگا کر حساب کروں گا تو اس کی نیکیاں ہرگز پوری نہ ہوں گی اور وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ (حدیث قدسی مروی از امام جعفر صادقؑ از بحار الانوار جلد ۲۷)

(نتیجہ یہ نکلا کہ انسان صرف اپنی نیکیوں کے بل پر نجات نہیں پا سکتا۔ خدا کا فضل و کرم ہی اس کو نجات دلا سکتا ہے۔)

علاج

"انسان کا غرور تکبر اور خود پسندی سے کیا کام؟ کیونکہ اس کی ابتداء نطفہ سے ہوئی۔ اس کی انتہا بے حد بد بودار مردار ہے۔ اس کے درمیان گندگی اٹھائے اٹھائے پھرتا ہے۔"
(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"جو شخص کسی دوسرے کی فضیلت کا قائل نہیں ہوتا وہ خود پسند متکبر ہوتا ہے۔ تم کو ان لوگوں میں شامل نہیں ہونا چاہیے کہ جو جب بیماریوں مصیبتوں سے چھوٹ جاتے ہیں تو اترانے لگتے ہیں اور جب بیماریوں مصیبتوں میں گھر جاتے ہیں تو خدا کی رحمت سے مایوس ہو جاتے ہیں" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۱۵۰)

"مجھے تعجب ہے اس شخص پر

جو بیماریوں کے خوف سے تو کھانوں سے پرہیز کرتا ہے مگر خدا کی سزاؤں کے خوف سے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا" (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۸)

"مجھے تعجب ہے اس پر جو خدا کی تخلیقات و مخلوقات کو دیکھتا ہے اور خدا کے ہونے میں شک

کرتا ہے"(حضرت علیؑ از بحار جلد:۷۸)

"مجھے تعجب ہے اس پر جو موت کو بھول چکا ہے حالانکہ مرنے والوں کو روز دیکھ رہا ہے اور دوسری دفعہ پیدا ہونے کا انکار کر رہا ہے جب کہ پہلی دفعہ پیدا ہونے کو دیکھ رہا ہے۔ مجھے تعجب ہے اس پر جو فنا ہونے والے گھر کو تو آباد کر رہا ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والے گھر کو بھولا ہوا ہے مجھے حیرانی ہے اس پر جو یہ دیکھ رہا ہے کہ روز زندگی کا ایک دن کم ہو رہا ہے مگر موت کی تیاری نہیں کرتا!۔ مجھے تعجب ہے اس پر جو اللہ کے انتقام کی شدت کو جانتا ہے مگر گناہ پر گناہ کیے چلا جا رہا ہے!۔ مجھے تعجب ہے اس پر جو موت پر اختیار نہیں رکھتا مگر آرزوئیں لمبی سے لمبی باندھے جا رہا ہے!۔ اپنی برائیوں خوب جانتا ہے مگر جب اس کو برا کہا جاتا ہے تو ناراض ہوتا ہے اور جو خوبی اس میں نہیں پائی جاتی ان کو سن کر خوش ہوتا ہے۔"(حضرت علیؑ ازغرر الحکم)

مجھے انتہائی تعجب ہے اس پر

جو اپنے اعمال پر اتراتا ہے حالانکہ اس کو یہ پتہ بھی نہیں کہ

۱۔ اس کا انجام کیا ہوگا؟ مجھے تعجب ہے اس پر جو خدا کی قدرت میں شک کرتا ہے حالانکہ وہ خدا کی تخلیقات کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔"(حضرت علیؑ از بحار جلد۷۸)

"اول تو دنیا خود بہت عجیب چیز ہے مگر اس سے بڑھ کر اس پر تعجب ہوتا ہے جو دنیا میں رہ کر (خدا اور اپنی موت سے) غافل ہے"(حضرت علیؑ از بحار جلد۷۸)

"انسان پر تعجب ہے کہ چربی سے دیکھتا ہے۔ گوشت کے ٹکڑے سے بولتا ہے۔ ہڈی سے سنتا ہے اور سوراخ سے سانس لیتا ہے"(حضرت علیؑ نہج البلاغہ حکمت ۷)

"سب سے کمزور انسان

وہ ہے جو اپنی برائیوں یا بری عادتوں کو دور کر سکتا ہے لیکن دور کرنے کی کوشش تک نہیں کرتا۔

اور سب سے کمزور انسان وہ ہے جو دعا تک نہیں مانگتا یا پھر سب سے کمزور وہ ہے جو کوئی دوست نہیں بنا سکتا۔ اور اس سے بھی کمزور وہ ہے جو اچھے دوست بنا کر انکو کھو دیتا ہے
(حضرت علیؑ از غرر الحکم اور نہج البلاغہ حکمت ۱۲)

جلد بازی

"جہاں جلد بازی ہے وہاں لازماً غلطیاں ہی غلطیاں ہیں" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"جو سوچ سمجھ کر قدم اٹھاتا ہے وہ صحیح راستے پر جاتا ہے۔ جو جلدی کرتا ہے وہ غلطی کرتا ہے" (جنابِ رسولؐ خدا کنز العمال ۶۷۸)

"سوچ سمجھ کر کام کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے سکھائی جاتی ہے۔" (جنابِ رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۷)

"برے کام میں دیر کرنا فائدہ مند ہے۔ چغل خور کی بات فوراً نہ مانو کیونکہ چغل خور کھوٹا آدمی ہوتا ہے جو خیر خواہی جیسی شکل وصورت اور حلیہ بنالیتا ہے"۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"جیسے ہی کوئی شخص کسی پر رحم کرنے کا ارادہ کرتا ہے دائیں بائیں دو (۲) شیطان روکنے آجاتے ہیں۔ اس لیے نیک کام میں جلدی کرو تا کہ شیطان نہ روک سکے" (امام محمد باقرؑ از کافی جلد ۲)

"اللہ کو وہی نیکی پسند ہے جو جلدی سے انجام دی جائے" (جنابِ رسولؐ خدا از کافی جلد ۲)

"ہر کام میں دیر کرنا اچھا ہوتا ہے سوا آخرت کے لیے نیک کاموں کے۔
۱۔ خدا کے شکر کرنے میں جلدی کرو
۲۔ جب جنازہ کی نماز پڑھنے بلایا جائے تو پہلے نکلو
۳۔ جب نماز کا وقت آجائے تو جلدی کرو
۴۔ جب بالغہ عورت کو ہم سر مل جائے تو جلد شادی کر دو۔" (جنابِ رسولؐ خدا از کنز العمال جلد ۲)

''کسی کا کام کردینے کے بعد تین (۳) کام کیے بغیر نیکی پائیدار نہیں ہوتی

۱۔ اپنی نیکی کو چھوٹا سمجھو

۲۔ اس کو چھپاؤ

۳۔ اس میں جلدی کرو تاکہ وہ خوشگوار ہو اور خود ظاہر ہو'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۱۰۱)

''انعام اور اجر دینے میں دیر کرنا شریفوں کا کام نہیں'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''کسی کا کام کرنے کو کل پر مت ٹالو کیونکہ تم کو نہیں معلوم کہ کل کیا ہوگا؟ (تم رہو گے بھی یا نہیں) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

(کیونکہ کسی کا کام کرنا بہت بڑا نیک عمل ہے۔ نہ کر سکے تو بے پناہ ثواب سے محروم رہ جاؤ گے)

''کام کے ہونے کا امکان پیدا ہونے کے بعد جلدی نہ کرنا اور موقع ملنے پر دیر کرنا حماقت ہے'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۱)

''جو شخص کام کو اس کے وقت پر کرنا شروع کرتا ہے وہ اپنے مقصد تک پہنچ جاتا ہے'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۱)

(ہر سخن موقعہ و ہر نکتہ مقامی دارد)

لوگوں کے ساتھ عدل کرنا یعنی ہر ایک کا حق ادا کرنا •

''عدل کرنا (یعنی ہر شخص کو اس کا حق ادا کرنا) رعیت کو سیدھا رکھتا ہے۔ حکمرانوں کی زینت ہے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''عدل کرنا شہد سے زیادہ میٹھا، مکھن سے زیادہ نرم، مشک سے زیادہ خوشبودار ہے''

(حضرت امام جعفرِ صادقؑ از کافی جلد۲)

''عدل کرنا خدا کو پسند ہے اور ظلم کرنا بری خواہشات سے ہے اور گمراہی ہے۔''

(حضرت علیؑ)

''خدا کے عدل کرنے کو دلوں کے راضی اور خوش رکھنے کے لیے فرض کیا ہے''

(حضرت فاطمہؑ)

''عدل کرنے سے خدا کی برکتیں کئی کئی گناہ بڑھ جاتی ہیں'' (عدل کرنے کے معنی ہر ایک کو اس کا پورا حق ادا کرنا) (حضرت علیؑ از غرر)

''ایک منٹ میں عدل کرنا یعنی ہر ایک کا پورا حق ادا کرنا ۷۰ ستر سال کی عبادت سے افضل ہے اور فیصلہ کرنے میں ایک منٹ میں ظلم کرنا (کسی کا حق مارنا) خدا کے نزدیک ساٹھ (۶۰) سال گناہ کرنے سے بھی برا ہے۔ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

''جب تک تم عدل و انصاف سے کام لو گے لوگوں پر حکومت کرتے رہو گے اور لوگ تمہارے ہاتھوں اور قابو میں رہیں گے۔ جس قدر ملک عدل کرنے سے آباد ہوئے کسی اور چیز سے آباد نہیں ہوئے۔ عدل کرنا خدا کی سنت پر چلنا ہے''

(حضرت علیؑ از غرر و مستدرک الوسائل جلد۲)

''عدل کرنا ہی انسان کی فضیلت ہے'' (یعنی دوسروں کو ان کا پورا پورا حق دینا اور میانہ روی اختیار کرنا) عدل کرنا سب کی حفاظت کرتا ہے'' (حضرت علیؑ از غرر، بحار جلد ۷۵)

''عدل کرنا ایمان کی زینت ایمان کی بنیاد، نیکیوں کا انبار اور ایمان کا بلند ترین درجہ ہے''

(حضرت علیؑ از غرر)

ایمان کا اولین تقاضا یہ ہے کہ خدا نے جس کا جو حق مقرر کیا ہے اس کو عملاً ادا کرو اور ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو۔ عدل کرنا زندگی ہے (حضرت علیؑ از غرر)

''عدل کے معنی انصاف کرنا (یعنی جس کا جتنا حق بنتا ہے اتنا ادا کرنا) اوراحسان کے معنی مہربانی کرنا یعنی حقدار کو اس کے حق سے زیادہ دینا ہے'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۲۳۱)

انسان عادل کب ہوتا ہے؟

''انسان اس وقت عادل ہوتا ہے جب

۱۔ وہ حرام کام نہ کرے

۲۔ بری باتوں سے زبان کو روک لے

۳۔ کسی پر ظلم نہ کرے یعنی کسی کا حق نہ مارے'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

''جو شخص ظلم نہ کرے، جھوٹ نہ بولے، وعدہ خلافی نہ کرے اس کی مروت مردانگی مکمل ہے اس سے محبت واجب ہے اور اس کی غیبت حرام ہے۔'' (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۰)

''جو لوگوں کا واجب حق ادا کرے وہ عادل ہے'' (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۰)

''جس کا ظاہر باطن قول اور عمل ایک دوسرے کے مطابق ہو، اور ہر ایک کی امانت ادا کر دے اس کی عدالت مکمل ہوگئی'' (حضرت علیؑ از غرر)

''عدل کا پہلا قدم بری اور غلط خواہشوں سے دور رہنا ہے'' (حضرت علیؑ از بحار ۷۷)

''میں تمہیں دوست دشمن سب سے عدل کرنے کی اور امیری غریبی میں خدا سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں'' (حضرت علیؑ بحار ۷۷)

''سب سے بڑا عادل وہ ہے

جو دوسروں کے لیے انہیں کاموں پر خوش ہو جن کاموں کو اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے (جناب رسولؐ خدا بحار جلد ۷۵)

''سب سے بڑا عادل وہ ہے جو اپنے اوپر ظلم کرنے والے کے ساتھ بھی انصاف کرے

اور اس کا حق ادا کرے اور سب سے زیادہ ظالم وہ ہے جو اپنے ساتھ انصاف کرنے والے پر بھی ظلم کرے" (حضرت علیؑ از غرر)

"سب سے بڑھ کر عدالت یہ ہے کہ دوسروں کے لیے وہی چاہو جو تم اپنے لیے چاہتے ہو دوسروں کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو جو تم اپنے ساتھ چاہتے ہو" (حضرت علیؑ از غرر)

"جس کا حق مارا ہے اسکو حق واپس کرنے سے بڑھ کر کوئی عدالت نہیں"

(حضرت علیؑ از غرر)

"جب لوگ حکومت کا حق دا کریں اور حکومت عوام کے حقوق ادا کرے گی تو انصاف کے راستے کھل جائیں گے۔ رسولؐ خدا کی سنتیں چل نکلیں گی۔ زمانہ سدھر جائے گا اور حکومت چلتی رہے گی اور دشمن ناامید ہو جائیں گے۔

مگر جب حکومت لوگوں پر ظلم کرے گی اور لوگ حکومت پر ظلم کریں گے تو ہر بات میں اختلاف ہو جائے گا اور ظلم عام ہو جائے گا۔" (حضرت علیؑ از نہج البلاغۃ حکمت ۲۱۶)

عدل نہ کرنے کی سزا

"سب سے پہلے جو شخص جہنم میں جائے گا وہ ایسا حاکم ہوگا جو عدل نہ کرتا ہوگا۔ پھر وہ مالدار جو حق نہ ادا کرتا ہوگا اور وہ فقیر جو اتراتا ہوگا۔" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

"چار آدمیوں کو قیامت میں سخت ترین سزا دی جائے گی

۱۔ ابلیس

۲۔ فرعون

۳۔ بے گناہ انسان کا قاتل

۴۔ ظالم حکمران"

(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۶)

ایک دوسرے سے دشمنی رکھنا

''جب بھی جبرئیل میرے پاس آتے تو آخری بات یہی فرماتے کہ لوگوں کے ساتھ جھگڑوں سے بچنا کیونکہ جھگڑوں سے تمہارے عیب ظاہر ہوتے ہیں اور عزت برباد ہو جاتی ہے۔'' (جنابِ رسولِ خدا کافی جلد ۲)

''بہت برا فیصلہ یہ ہے کہ میں ساتھیوں سے اونچا رہوں۔ ان پر حکومت کروں۔ لوگوں سے کھلم کھلا دشمنی کروں اور جو نقصان پہنچا سکتا ہے اس سے جھگڑے کروں'' (حضرت علیؑ از غرر)

''اگر کوئی آدمی نیک ہے تو اس سے اس لیے دشمنی نہ کرو کہ خدا اس کو تمہارے حوالے نہ کرے گا۔ اگر وہ برا آدمی ہے تو اس کے لیے یہ جان لینا ہی تمہارے لیے بہت کافی ہے کہ وہ مجرم ہے۔ اس لیے کسی سے دشمنی نہ کرو۔'' (امام علی نقیؑ از بحار جد ۷۸)

''کسی سے اس لیے دشمنی نہ کرو کہ وہ تم کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور کسی دوست سے منہ نہ پھیرو کیونکہ تم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ کب تم کو کس دوست کی ضرورت پڑ جائے اور کب کسی دشمن سے ڈرنا پڑ جائے۔'' (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۸)

لوگ یا تو عقلمند ہیں، تو وہ تمہارے خلاف کامیاب چالیں چلیں گے، یا احمق ہیں تو دشمنی کرنے پر وہ بغیر سوچے جلد بازی سے تمہارے خلاف کام کریں گے'' (لہذا عقلمند یا احمق کسی سے دشمنی نہ کرو) (حضرت علیؑ از خصال ص ۷۲)

''بت پرستی کے بعد مجھے جتنی شدت سے لوگوں سے جھگڑے کرنے سے منع کیا گیا اتنا کسی اور چیز سے نہیں روکا گیا'' (جنابِ رسولِ خدا از بحار جلد ۷۷)

''لڑائی جھگڑوں سے بچو کیونکہ اس سے نفرتیں پیدا ہوتی ہیں اور منافقت بھی پیدا ہوتی ہے''۔ (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۸)

دشمنی کیوں پیدا ہوتی ہے؟

''ہر چیز کا ایک بیج ہوتا ہے اور

۱۔ دشمنی کا بیج مذاق کرنا ہے'' (حضرت علیؑ ازغرر)

۲۔ ''ایک دوسرے پر کم توجہ دینے سے دشمنی پیدا ہوتی ہے'' (حضرت علیؑ)

۳۔ ''تنقید کرنے سے دشمنی پیدا ہوتی ہے'' (امام جعفر صادقؑ از بحار ۷۸)

''جو دشمنی کرتا ہے نقصان میں رہتا ہے۔'' (امام صادقؑ از کافی جلد۲)

''جو دشمنی بوتا ہے وہ دشمنی ہی کی فصل کاٹتا ہے'' (امام صادقؑ از کافی جلد۲)

تمہارے دشمن کون ہیں؟

''جو تمہارے سامنے تمہارے عیب چھپائے اور تمہارے پیچھے تمہارے عیب بیان کرے اس سے بچو'' (حضرت علیؑ ازغرر)

''انسان کا پیٹ (خواہشات) اس کا دشمن ہے اور وہ جو تمہاری اس طرح عزت کرے کہ تم سے ہدایت کی باتیں چھپائے وہ تمہارا دشمن ہے'' (امام محمد تقیؑ از بحار جلد ۷۸)

''دوست تین طرح کے ہیں

۱۔ تمہارا اپنا دوست

۲۔ تمہارے دوست کا دوست

۳۔ تمہارے دشمن کا دشمن

تمہارے دشمن بھی تین قسم کے ہیں

۱۔ تمہارا دشمن

۲۔ تمہارے دوست کا دشمن

۳۔ تمہارے دشمن کا دوست" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۲۹۵)

"انسان کے بدترین دشمن

۱۔ اس کی خواہشات او اس کا

۲۔ غصہ ہے جو ان دونوں پر قابو پالیتا ہے اس کا درجہ بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے مقصد کو پا لیتا ہے" (حضرت علیؑ از غرر)

"اپنی غلط خواہشات کی پیروی کرنے اور زبان کے غلط استعمال کے برے نتائج برداشت کرنے سے برا کوئی دشمن نہیں۔" (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۲)

۳۔۴ "تمہارا بڑا دشمن تمہارا سگا بیٹا اور تمہارا وہ مال ہے جو تم نے جمع کیا ہے" (کیونکہ اگر بیٹے کی تربیت صحیح نہیں کی تو سخت گناہ ہوگا اور اگر مال حرام سے کمایا اور حرام پر خرچ کیا اور اس کے حقوق ادا نہ کیے تو سخت سزائیں ملیں گی) (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۰)

"کمزور دشمنی

وہ ہے جو اپنی دشمنی ظاہر کر دے" (امام حسن عسکریؑ)

کیونکہ ایسے آدمی کے منصوبے کمزور ہو جاتے ہیں" (حضرت علیؑ از غرر)

"وہ بھی کمزور دشمن ہے جو خود کو اپنے دشمن کے حوالے کر دے" (حضرت علیؑ از غرر)

"دشمن کو کبھی معمولی یا کمزور نہ سمجھو چاہے وہ کمزور ہی کیوں نہ ہو" (حضرت علیؑ از غرر)

"تین چیزوں کے ساتھ تین چیزیں لگی رہتی ہیں

۱۔ مشکلات اور دشمنیاں ان لوگوں سے لگی رہتی ہیں جن کے آلات اوزار (مالی حالات) مکمل اور اچھے ہوتے ہیں (لوگ ان سے حسد کرتے ہیں اور ان پر ڈاکے ڈالتے ہیں۔)

۲۔ ان لوگوں کو محرومیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو اپنے فن میں سب سے آگے ہوتے ہیں (لوگ ان سے جلتے ہیں اور قدر نہیں کرتے)

۳۔ عام لوگ علم وکمال رکھنے والوں کے دشمن ہوتے ہیں" (امام رضاً بحار جلد ۷۸)

"تیرے لیے اللہ کی یہ مدد بہت کافی ہے کہ تو اپنے دشمن کو اپنے معاملے میں خدا کی نافرمانی کرتا دیکھے" (یعنی اس کو غیبت تہمت یا ظلم کرتا دیکھے) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

"جس کا فائدہ تم کو نقصان پہنچانے میں ہو وہ لازماً ہر حال میں تم سے دشمنی کرے گا (حضرت علیؑ از غرر)

"جو اپنی ضد پر ڈٹا رہتا ہے اس کے عیب ظاہر ہو جاتے ہیں اور اس کا دل جلتا رہتا ہے" (حضرت علیؑ از غرر)

خدا کے عذاب کے اترنے کی وجوہات

"خدا چھ (۶) وجوہات کے سبب عذاب دیتا ہے۔

۱۔ عربوں (جیسوں) کو تعصب کرنے کی وجہ سے

۲۔ زمینداروں (دولتمندوں) کو تکبر کی وجہ سے

۳۔ حاکموں سرداروں کو ظلم کرنے کی وجہ سے

۴۔ علماء فقہا کو حسد کرنے کی وجہ سے

۵۔ تاجروں کو خیانت یعنی دوسروں کا ناحق مال کھانے کی وجہ سے

۶۔ دیہاتیوں کو جہالت (علم دشمنی) کی وجہ سے" (حضرت علیؑ از فروع کافی جلد ۸)

"آگ کی سزا آگ کے مالک (خدا) کے سوا کوئی نہیں دے سکتا" (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث: ۱۳۳۷۹)

''جو دنیا میں لوگوں کو ناحق سزا دیتا ہے، خدا قیامت میں ان کو سزا دے گا۔'' (رسولؐ خدا از کنز العمال ۱۳۳۷۷)

''جس جگہ کسی مظلوم کو مارا جا رہا ہوں وہاں کھڑے نہ ہو ورنہ اس کو نہ بچانے پر تم پر خدا کی لعنت ہوگی۔'' (جناب رسولؐ خدا)

غلطیاں معاف کرو

''دوست جب دوستی توڑے تو تم دوستی جوڑ دو۔ جب وہ منہ پھیرے تو تم آگے بڑھ کر اس پر رحم اور مہربانی کرو۔

اگر دوست غلطی کرے تو تم اس کو معاف کردو اس طرح جیسے وہ تمہارا آقا مالک ہے۔''
(حضرت علیؑ از نہج البلاغہ مکتوب ۳۱)

''جو تم سے معافی مانگے تو معاف کردو۔ اگر دائیں طرف آکر گالیاں دے اور بائیں طرف آکر معافی مانگے تو اس کو معاف کردو۔'' (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۸ تحف العقول)

''سب سے بڑا عقلمند وہ ہے جو لوگوں کے عذر قبول کر کے ان کو معاف کر دیتا ہے۔''
(حضرت علیؑ از غرر)

''جو دوسروں کی غلطیاں معاف کر دیتا ہے خدا اس کی غلطیاں معاف کردے گا اور اس کا عذر قبول کرے گا'' (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث: ۷۰۱۳۲)

''سب سے بڑا احمق وہ ہے جو اپنے سے کمزور لوگوں پر ظلم کرے اور لوگوں کو معاف نہ کرے'' (امام جعفر صادقؑ: از بحار جلد ۷۸)

''عذر قبول نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔'' (حضرت علیؑ از غرر)

''لوگوں کی تباہی کا سبب

یہ تھا کہ وہ اپنی امیدیں بڑھاتے جاتے ہیں اور موت کو بھلاتے رہتے۔ یہاں تک کہ جب موت آگئی تو خدا نے ان کے عذر کو ٹھکرا دیا۔ ان سے توبہ کو اٹھالیا گیا۔ اس طرح بلائیں ان پر ٹوٹ پڑیں'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ: ۱۴۷)

''تین باتوں میں کسی کا عذر یا بہانہ قبول نہیں ہوگا

۱۔ اچھے یا برے آدمی کی امانت میں خیانت (یعنی امانت واپس نہ کی گئی ہو)

۲۔ اچھے برے آدمی سے جو عدہ کیا اس کو پورا نہ کیا ہو

۳۔ ماں باپ نیک ہوں یا برے ہوں ان کے ساتھ نیکی نہ کی ہو'' (امام جعفر صادقؑ: از بحار جلد ۷۵)

''گناہوں کا اقرار کرنا خدا سے عذر کرنا ہے اور گناہوں کو بار بار کرتے رہنا گناہوں سے انکار کرنے کے برابر ہے'' (حضرت علیؑ از غرر)

''کوئی غلطی کرے تو جلد سزا نہ دو۔ اس کو عذر کرنے کا موقع دو'' (امام حسنؑ از بحار جلد ۷۸)

معراج کے واقعات

''جنت میں میں نے سونے چاندی کی اینٹوں سے محل بنتے دیکھا۔ فرشتے کبھی بناتے اور کبھی رک جاتے۔ وجہ پوچھی تو بتایا کہ جب خرچہ (نیک کام کرنے والے کو نیکیاں) آنی رک جاتی ہیں تو ہم بھی محل بنانے سے رک جاتے ہیں۔ جب خرچہ آجاتا ہے (نیکیاں کی جانے لگتی ہیں) تو ہم اس کا محل بنانے لگ جاتے ہیں۔

میں نے پوچھا وہ خرچہ کیا ہے؟ فرمایا مثلاً سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا'' (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۸)

عزت و آبرو

''جو مال خرچ کرنے میں کنجوسی کرتا ہے وہ اپنی عزت برباد کر دیتا ہے'' (حضرت علیؑ از غرر)

''بہترین مال وہ ہے جس سے عزت کو بچایا جائے'' (حضرت علیؑ)

''جسے اپنی عزت و آبرو سے پیار ہو وہ لڑائی جھگڑوں سے دور رہے'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت: ۳۶۲)

''جو مسلمانوں کی عزت سے نہ کھیلے گا خدا اس کے گناہوں غلطیوں کو خود معاف کر دے گا۔'' (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۵)

''جو کسی مسلمان کی عزت بچائے گا اس کے اور جہنم کے درمیان پردے حائل ہو جائیں گے'' (جنابِ رسولؐ خدا بحار جلد ۷۵)

''اور اس پر جنت واجب ہو جائے گی'' (جنابِ رسولؐ از وسائل الشیعہ جلد ۸)

خدا رسول کی معرفت (پہچان)

''انسان کی عقل مندی اور شرافت کی بنیاد اس کی معرفت ہے اس لیے معرفت ہی فضیلت کی دلیل ہے۔ ایمان دل کی معرفت (پہچان) ہی کا نام ہے'' (حضرت علیؑ از غرر)

''افضل وہی ہے جو معرفت میں سب سے آگے ہے۔ جو معرفت کے لحاظ سے افضل ہے وہی ایمان کے لحاظ سے افضل ہے (کیونکہ ایمان کا دارو مدار معرفت پر ہے) (جنابِ رسولؐ خدا بحار جلد ۳)

''کوئی عمل معرفت کے بغیر قبول نہیں ہوتا۔ اور معرفت عمل (یعنی علم حاصل کرنے سے) حاصل ہوتی ہے۔ جب معرفت حاصل ہو جاتی ہے تو وہ اور زیادہ نیک عمل کی طرف رہنمائی کرتی ہے جس کے پاس معرفت نہیں اس کا نیک عمل درست نہیں کیونکہ اللہ معرفت ہی کی بنا پر

عمل قبول کرتا ہے۔ جو عمل (مراد کوشش) نہیں کرتا اس کو معرفت حاصل نہیں ہوتی۔
معرفت کے لیے علم اور عمل دونوں ضروری ہیں۔" (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ا)
"جو شخص خدا کی باتوں کو یاد نہیں رکھتا اس کے دل میں معرفت نہیں رہ سکتی۔ اور وہ اپنے دل میں معرفت محسوس بھی نہیں کرتا۔" (امام موسیٰ کاظمؑ از کافی جلد اول)
"کچھ غلط معلومات گمراہی تک لے جاتی ہیں" (حضرت علیؑ از غرر)
"آنکھوں کا دیکھنا حقیقی دیکھنا نہیں ہوتا کیونکہ آنکھیں غلطی بھی کرتی ہیں مگر عقل کبھی اس کو دھوکا نہیں دیتی جو اس سے نصیحت چاہے" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۲۸۱)

(دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں)

اقبالؔ

"صرف حواس سے معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ دل (عقل) کے سوا کسی چیز سے خدا کی پہچان حاصل نہیں کی جا سکتی کیونکہ عقل ہی حواس کو تمام چیزوں کی پہچان کراتی ہے۔ اس لیے صرف حواس سے تمام چیزوں کو نہیں جانا جا سکتا۔ (امام جعفر صادقؑ بحار جلد ۳)
"آنکھ تو چربی سے بنی ہے۔ اصل دیکھنا روح (عقل) کا کام ہے" (حضرت امام علیؑ رضا از بحار جلد ۶)
"حواس آنکھ ہاتھ پاؤں سے خدا کو محسوس نہیں کر سکتے کیونکہ ہاتھ تو خدا کو چھو نہیں سکتے۔ بلکہ عقلیں بھی خدا کی ذات کا تصور نہیں کر سکتیں۔" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۶)
"عقلوں سے ہم خدا کے وجود بڑائی عظمت حکمت اور اس کے کلام کو سمجھ سکتے ہیں۔"
"ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔"
"خدا ہی نے عقل و شعور کو ایجاد کیا۔ اس سے معلوم کہ وہ خدا خود ان آلات کا محتاج نہیں

کیونکہ تمام چیزوں کی ضد موجود ہے اس سے معلوم ہوا کہ خدا کی کوئی ضد نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ خدا نے مختلف چیزوں کو مختلف چیزوں کے ساتھ رکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ خدا کا کوئی شریک نہیں۔"

"تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنی تخلیقات سے اپنے وجود کا پتہ بتایا اور مخلوقات کے فنا ہونے سے اپنے ازلی ابدی ہونے کا پتہ بتایا اور مخلوقات کے ایک دوسرے سے مشابہ ہونے سے اپنے بے مثل و بے نظیر ہونے کا پتہ دیا۔" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ۱۵۲،۱۸۶)

معرفت کے سرچشمے

"خدا کا فرمانا" اور اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے شکم سے نکالا جب کہ تم نا سمجھ تھے پھر تم کو سننے کان، دیکھتی آنکھیں سوچتا سمجھتا دل ودماغ دیا تاکہ تم (خدا کا) شکر ادا کرو۔" (القرآن سورہ نحل ۷۸)

(معلوم ہوا خدا رسول اور اصول دین کو پہنچاننے کا ذریعہ آنکھ کان اور دماغ ہیں بشرطیکہ ان کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔ ورنہ

کیا ہے تجھ کو مدرسے نے کور ذوق ایسا
کہ بوئے گل سے بھی تجھ کو ملا نہ گل کا سراغ)

اقبالؔ

معرفت کا دوسرا سرچشمہ

"تمہارے پاس اللہ کی طرف سے چمکتا چراغ (محمدؐ وآل محمدؐ) اور صاف صاف بیان کرنے والی کتاب (القرآن) آچکی ہیں۔" (القرآن سورۃ مائدہ ۱۵)

معرفت میں رکاوٹیں

''بھلا تم نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنی نفسانی بری خواہشوں کو ہی اپنا خدا بنا رکھا ہے (کہ انہیں کا غلام ہو گیا ہے) اس کی اسی حالت کو دیکھ کر اللہ نے اس کو اس کی گمراہیوں میں چھوڑ دیا اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا'' (القرآن سورہ جاثیہ: ۲۳)

''خدا گمراہی میں چھوڑتا تو ہے مگر صرف بدکاروں کو'' (سورۃ بقرہ ۲۶)

''اور سرکشوں کو اللہ گمراہی چھوڑ دیا کرتا ہے'' (القرآن سورۃ ابراہیم ۲۷)

''افضل حکمت

انسان کی اپنی ذات (کا مقصد، حقیقت اور عظمت) کو سمجھنا ہے۔ معرفت کا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ انسان خود کی عظمت اور مقصد کو جانے پہچانے۔۔۔ اس لیے اپنی حقیقت کو جاننا سب سے زیادہ فائدہ مند معرفت ہے۔ جس نے اپنی (حقیقت اور مقصد کو) پہچان لیا وہی عقلمند ہے۔ جس نے اس حقیقت کو نہ جانا وہ گمراہ ہے۔ اس لیے جو اپنی معرفت حاصل کرنے میں کامیاب ہوا اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔'' (حضرت علیؑ ازغرر الحکم)

''مجھے اس پر تعجب ہوتا ہے کہ جو اپنی کھوئی ہوئی چیزیں تو تلاش کرتا رہتا ہے مگر خود اپنی ذات کی حقیقت عظمت اور مقصد کو تلاش نہیں کرتا۔۔۔ جو دوسرے کام تو کرتا رہے اور اپنے مقصد کو نہ جاننے کی وجہ سے وہ ہلاکتوں اور گمراہیوں میں پھنس گیا۔

اس لیے جو شخص اپنی قدر و قیمت مقصد و حقیقت کو جان لیتا ہے وہ خود کو دنیا کی فانی چیزوں کے لیے ذلیل نہیں کرتا۔ جو خود کو پہچان لیتا ہے وہ اپنے نفس کی بری خواہشوں سے جہاد اور جنگ کرتا ہے'' (حضرت علیؑ ازغرر الحکم)

''جو اللہ کو پہچان لیتا ہے وہ خدا کو یکتا اور لاشریک مان لیتا ہے اور جو اپنی تخلیق کے مقصد کو

پہچان لیتا ہے وہ تنہائی اختیار کر لیتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل مقصد یعنی خدا کی عبادت و اطاعت پوری توجہ سے کرتا ہے اور فضول وقت ضائع نہیں کرتا۔ جو دنیا کو پہچان لیتا ہے وہ دنیا سے منہ پھیر لیتا ہے" (حضرت علیؑ از غررالحکم)

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ "دنیا مجھے دھوکہ نہ دے۔ میں نے تجھے تین (۳) طلاقیں دے دی ہیں۔"

"خدایا ہم کو ان لوگوں ہی قرار دے جنہوں نے اپنی جانوں کے مقصد اور عظمت کو پہچان کر یقین کر لیا کہ ان کا اصل ٹھکانہ جنت ہے، دنیا نہیں ہے۔ پھر ان کی پوری زندگی تیری اطاعت کرنے میں خرچ ہو رہی ہے" (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۹۴)

"جو مخلوق کو پہچانتا ہے وہ خالق کو بھی پہچان لے گا۔ جو رزق کو جانتا ہے وہ رازق کو بھی پہچانتا ہے۔ جو اپنی ذات کی عظمت اور مقصد کو پہچان لیتا ہے وہ اپنے پالنے والے مالک کو بھی پہچان لیتا ہے" (حضرت ادریسؑ کا صحیفہ از بحار جلد ۹۵)

رسولؐ خدا سے اہم سوالات (عرفان)

یارسول اللہ! حق کی پہچان کا طریقہ راستہ کیا ہے؟

فرمایا: "اپنی ذات کی حقیقت اور مقصد کو جاننا"

یارسول اللہ! حق کے ساتھ دینے کا طریقہ کیا ہے؟

فرمایا: "اپنے نفس کی بری خواہشات کی مخالفت کرنا"

یارسول اللہ! خدا کو راضی کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

فرمایا: "اپنے نفس کو ناراض کرنا (بری خواہشات کی مخالفت کرنا)"

یارسول اللہ! خدا کی اطاعت کا راستہ کیا ہے؟

فرمایا: ''اپنے نفس کی مخالفت''

یارسول اللہ! خدا سے قریب ہونے کا طریقہ کیا ہے؟

فرمایا: ''اپنے نفس کی بری خواہشات سے دوری''

یارسول اللہ! حق یا خدا سے مانوس ہونے کا طریقہ کیا ہے؟

فرمایا: ''اپنے نفس کی بری خواہشوں سے مخالفت کرنے میں خدا سے مدد مانگتے رہنا۔''

(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۰)

● ''جو اپنے آپ کی حقیقت بڑائی اور مقصد کو پہچان لے گا،

وہ قناعت پاکدامنی برائیوں سے دوری احتیاط اور اپنی غلطیوں پر شرمندگی کو کبھی نہ چھوڑے گا اور اس کو یہ بھی چاہیے کہ دنیا کی پستیوں (برائیوں اور بے جا شدید محبتوں) سے دور رہے'' (حضرت علیؑ از غرر)

''اس لیے عقلمند وہ ہے جو اپنے آپ کو پہچان لینے کے بعد نیک اعمال خلوص سے یعنی صرف خدا سے ثواب لینے یا خدا کو راضی کرنے کے لیے انجام دے'' (جناب رسولؐ خدا)

(نوٹ: خدا نے انسان اور تمام مخلوقات کو اپنی کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے نہیں بنایا بلکہ اس لیے بنایا کہ ان کو انعامات عطا فرمائے جس کے وہ مستحق ہیں اور برائی کرنے والوں کو سزا دے۔۔۔ یہی وہ علمی موقف ہے جو انسان کو شرعی تکلیفوں یعنی فرائض واجبات کو مکمل طور پر ادا کرنے کی طرف ہدایت کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ ہمیں خدا کی طرف کس طرح توجہ کرنی چاہیے اور لوگوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

اسی کو ہم دین کہتے ہیں۔۔۔ ہر شخص زندگی کا کوئی طریقہ ضرور اختیار کرتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اپنی ذات کی حقیقت اور کائنات کی تخلیقات پر غور کرنے سے خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ پھر انسان اپنے مقصد کو سمجھ کر خدا کے احکامات کی تعمیل کرنے لگتا ہے

غرض یہی چیز اس کو ایمان اور تقویٰ کی طرف لے آتی ہے۔ پھر انسان ہر غیر ضروری چیز سے منہ پھیر کر صرف خدا کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جاتا ہے۔ سب کچھ بھلا کر خدا کی یاد اور اطاعت کو اختیار کر لیتا ہے پھر خدا اس کو اپنے جلوے دکھاتا ہے فھو المطلوب)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں ''اللہ کی شان اس سے بلند ہے کہ وہ کسی سے چھپا رہے'' (حضرت علیؑ از احتجاج طبرسی)

اللہ کی معرفت صرف اسی کو حاصل ہوتی ہے جو اللہ ہی سے اللہ کو پہچانتا ہے (امام جعفر صادقؑ التوحید) (یعنی خدا رسول کے کلام سے خدا کو پہچانتا ہے)

''عارف وہ ہے (حقیقی عرفان)

جس نے اپنی اہمیت بڑائی اور مقصد کو پہچان کر خود کو دنیا کی محبت سے آزاد کر لیا اور ہر اس چیز کو چھوڑ دیا جو اسے حق سے دور کرتی ہے۔۔۔

اس لیے جو اپنے آپ کو پہچان لے گا وہ خدا سے زیادہ ڈرے گا۔ اسی لیے خدا نے فرمایا کہ 'خدا سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں' (القرآن) (حضرت علیؑ)

(نوٹ جب انسان اپنی ذات پر غور وفکر کرتا ہے تو بالآخر وہ جان لیتا ہے کہ اس کو خدا نے صرف اپنے قرب کے لیے پیدا کیا ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون: ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ جانے والے ہیں (القرآن) اس طرح اپنی ذات کو پہچاننے کے بعد ہر انسان خدا کو پہچاننے کی کوشش کرتا ہے۔ جس کے بعد وہ مخلوقات سے کٹ کر رب اکبر کی بڑائی عظمت کے مشاہدہ میں کھو کر سب سے کٹ کر پوری پوری طرح رب اکبر کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ خدا اس کے اور اپنے درمیان کے پردے ہٹا دیتا ہے تو وہ خدا کی کبریائی کا دل و دماغ سے مشاہدہ کرتا ہے۔ اسی معرفت کو خدا کے ذریعہ حاصل کی ہوئی معرفت کہتے ہیں۔ اس مقام

پر پہنچ کر انسان پر واضح ہو جاتا ہے کہ ہم ہر لمحہ خدا کے محتاج ہیں اور اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ خدا کے بغیر ہمارا کوئی وجود یا حقیقت نہیں ہے۔ اسی لیے حضرت علیؑ نے فرمایا:

''اپنے آپ کو اپنے اوپر غور کرنے سے پہچانو۔۔۔ اے خدا تجھے صرف وہ آنکھیں دیکھ سکی ہیں جن کے سامنے سے تو نے خود پردے ہٹا دئے ہوں۔۔۔ پھر ایسے لوگوں کی روحیں تیرے پاس پہنچ کر تجھ سے باتیں کرتی ہیں۔ تیری عظمت کے نور میں داخل ہو کر تیری بڑائی کو دیکھ لیتی ہیں۔ ملکوت اعلیٰ کی مخلوق ان کو زوّار اور عمّار کہتے ہیں'' (حضرت علیؑ) (یہ ہے حقیقی عرفان)

جو میری مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے (عرفان کی حقیقت)

(بے حد قیمتی عرفانی حدیث)

خداوند عالم حدیث قدسی میں فرماتا ہے ''جو شخص میری مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے میں اس کو تین (۳) خوبیاں عطا کرتا ہوں

۱۔ اس کو ایسے شکر کرنے کی معرفت (پہچان۔ توفیق) عطا کرتا ہوں جس میں جہالت کا کوئی حصہ نہیں ہوتا

۲۔ اپنی ایسی یاد کی توفیق عطا کرتا ہوں جس میں بھولنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

۳۔ اس کو اپنی ایسی محبت عطا کرتا ہوں کہ آپھر وہ میری کسی مخلوق کی محبت کو میری محبت پر ترجیح نہیں دیتا۔

پھر جب وہ مجھ سے محبت کرنے لگتا ہے تو میں بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پھر میں اس کی آنکھوں کو اپنے جلال (عظمت بڑائی) کے دیکھنے کے لیے کھول دیتا ہوں۔ اپنی خاص مخلوقات کو اس سے نہیں چھپاتا۔ اس سے دن رات چھپ چھپ کر چپکے چپکے باتیں کرتا ہوں آخرکار وہ میری محبت میں اس طرح مست و مگن ہو جاتا ہے کہ لوگوں سے اس کا تعلق کٹ جاتا

ہے۔ پھر میں اس کو اپنی اور اپنے فرشتوں کی باتیں سناتا ہوں۔

اپنے راز اس کو بتاتا ہوں۔۔ اس کے تمام کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہوں۔ اس کے دل کو اپنی یاد کا ظرف بنا دیتا ہوں۔ یعنی اس کا دل میری یاد سے بھر جاتا ہے۔ جنت جہنم کو اس سے نہیں چھپاتا۔۔۔ پھر اس کو موت سے کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ پھر جب میں اس کا عمل تولوں گا، اور اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں کھولوں گا تو اپنے اور اس کے درمیان کسی ترجمان (واسطے) کو مقرر نہیں کروں گا۔۔۔ (بلا واسطہ اس کے باتیں کروں گا) اسے لیے اے احمد! تم اپنی زبان ایک رکھو۔ یعنی صرف میرے لیے بولو اور اپنی بات (مرضی سے) کبھی نہ بولو۔ اپنے جسم کو اس طرح زندہ رکھو کہ وہ مجھ سے غافل نہ ہونے پائے۔ اس لیے کہ جو مجھے بھول جاتا ہے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں رہتی کہ کس جگہ گیا مرا اور تباہ ہوا۔" (بحار، دیلمی اور کتاب الارشاد میں رسولؐ خدا کا بیان در ضمن معراج)

خداوند عالم کی عظیم معرفت (عرفان)

"ترقی کا سب سے بلند درجہ

خدا کو پہچان لینا ہے" (حضرت علیؑ از غرر)

"اگر میں بچپن میں مر کر جنت چلا جاتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی جس قدر بڑا ہو کر مجھے خدا کے پہچان لینے میں لطف آرہا ہے۔" (حضرت علیؑ از کنز العمال حدیث ۳۶۴۷۳)

"اگر لوگ جان لیتے کہ خدا کو پہچان لینے میں کیا لطف و لذت ہے؟ کیا عظمت و کمال ہے؟ تو وہ دنیاوی نعمتوں کو آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتے، جو خدا نے اپنے دشمنوں کو بھی دے رکھی ہیں۔ اور۔۔۔ خدا کی معرفت حاصل کرنے میں خدا کے دوست وہی لذت پاتے ہیں جو جنت کے باغوں سے ملتی ہے، کیونکہ خدا کو پہچان لینا ہر غم کا علاج، ہر تنہائی کا ساتھی، ہر اندھیرے کی

روشنی، ہر کمزوری کی طاقت اور ہر بیماری کی دوا ہے۔" (حضرت امام رضاؑ از روضۃ الکافی حدیث ۳۴۶)

"خدا اس کا دوست ہے جو اس کو پہچانتا ہے

اور اس کا دشمن ہے جو اس کو پہچاننے کی کوشش نہیں کرتا" (امام جعفر صادقؑ از تحف العقول ص ۲۶۲)

"سارے کاموں میں سب سے افضل کام خدا کے بارے میں جاننا ہے کیونکہ اگر تمہارے پاس اللہ کی ذات وصفات و کمالات کا علم ہوگا، تو تمہارا تھوڑا سا عمل بھی تم کو بہت فائدہ پہنچائے گا اگر خدا کے بارے میں علم ہی نہ ہوگا تو نہ تھوڑا علم فائدہ پہنچائے گا، نہ زیادہ عمل" (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال: ۲۸۷۳۱)

"کیونکہ جو خدا کو جانتا ہی نہیں وہ خدا کو خوش کرنے کے لیے عمل کر ہی نہیں سکتا۔ اس لیے اس کو خدا سے کوئی جزا نہیں مل سکتی۔ اور جو خدا کی بڑائی کو پہچان لیتا ہے تو وہ صرف خدا کو خوش کرنے کے لیے عمل کرتا ہے۔ اس لیے خدا اس کو قبول فرما کر بے پناہ اجر عطا فرماتا ہے۔ خدا کے بارے میں جب علم ہو جاتا ہے تو دل کو تسکین ہو جاتی ہے۔ پھر انسان مخلوق سے بے پرواہ ہو کر دوہرا سکون پاتا ہے۔ (حضرت علیؑ از غرر)

(نوٹ: خدا کو جان لینے کے بعد انسان جان لیتا ہے کہ خدا کی طاقت اور خزانے لامحدود ہیں اور خدا خود اس کا مددگار سرپرست اور محافظ ہے، پالنے والا مالک اور ہر بلا سے بچانے والا ہے۔

یہ عقیدہ اس کو بلا کا سکون و اطمینان عطا کرتا ہے

اسی لیے قرآن میں خدا نے فرمایا "یاد رکھو اللہ کی یاد میں بے حد سکون ہے" (القرآن)

"خدا کی تھوڑی سی معرفت (علم - پہچان) دنیا سے دل کو ہٹا دیتی ہے اور اگر سچی حقیقی معرفت حاصل کر لیتا ہے تو عالم فانی سے بالکل منہ پھیر لیتا ہے۔ پھر وہ خدا سے ڈرتا ہے اور ہمیشہ رہنے والی زندگی (آخرت) کے لیے ساری کوششیں وقف کر دیتا ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو لافانی خدا کو پہچان لینے کے بعد کس طرح فنا ہو جانے والی دنیا سے محبت کرتا ہے؟" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

(سب کچھ خدا سے مانگ لیا اس کو مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ مرے اس دعا کے بعد)

عرفان و معرفت کے دیگر نتائج

"۱۔ جو خدا کو پہچان لیتا ہے وہ خدا کی یکتائی کو جان لیتا ہے

۲۔ وہ گناہوں سے رک جاتا ہے

۳۔ خدا کی رضا اور حکم کے سامنے سر جھکا دیتا ہے

۴۔ پھر اس کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ اپنی بڑائی کا اظہار کرے بلکہ وہ پوری پوری طرح خدا کی بڑائی کے سامنے جھک جاتا ہے۔" (حضرت علیؑ از غرر، نہج البلاغہ)

"جو خدا کی معرفت حاصل کرلے اس کو چاہیے

۱۔ پلک جھپکنے کے برابر بھی خدا سے بے خوف نہ رہے اور نا امید بھی نہ ہو

۲۔ اس کو چاہیے کہ اللہ پر مکمل بھروسہ کرے

۳۔ خدا کی معرفت کا ایک مقصد خدا سے ڈرنا ہے۔۔۔ جو خدا کو زیادہ جانے پہچانے گا وہ ضرور خدا سے زیادہ مرعوب ہوگا اور اسکی ناراضگی سے ڈرے گا" (حضرت علیؑ از غرر الحکم جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۰)

۴۔ ''جو خدا کو جس قدر زیادہ جانے گا اس قدر خدا کی قضا قدر کے فیصلوں پر زیادہ راضی ہوگا (کیونکہ وہ جان لے گا کہ خدا بڑا مہربان ہے ہر کام ہمارے فائدے کے لیے کرتا ہے)

۵۔ وہ خدا سے سب سے زیادہ دعا کرنے والا ہوگا

۶۔ سب سے زیادہ لوگوں کا عذر قبول کر کے معاف کرنے والا ہوگا''۔ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

نوٹ: (کیونکہ خدا کی خوبیوں کو جان کر وہ سمجھ لے گا کہ خدا کا ہر فیصلہ خود اس کے لیے بے حد مفید ہے اور سب کچھ دینے والا صرف خدا ہے اور خدا کے خزانے لامحدود ہیں۔ وہ دعا کرنے والوں کو بے حد پسند کرتا ہے اور خوب نوازتا ہے)

''خدا کا عارف

وہ ہوتا ہے

۱۔ جو اپنے نفس (ذات) کے مقام اور مقصد کو پہچان لیتا ہے۔ وہ خود کو غیر خدا کی محبت اور جہنم سے آزاد کرالیتا ہے۔ خود کو ہر اس چیز سے دور رکھتا ہے، جو چیز خدا سے دور کر کے تباہ کر دیتی ہے۔

حقیقی عارف کا چہرہ خوش مگر دل غمگین ہوتا ہے۔

اس کا جسم لوگوں کے ساتھ رہتا ہے مگر اس کا دل اللہ کے ساتھ اللہ کے ذکر اور محبت میں غرق رہتا ہے۔ اگر اس کا دل ایک سیکنڈ کے لیے بھی خدا سے غافل ہو جائے تو وہ خدا کے شوق میں مر جائے۔'' (حضرت علیؑ از غرر، امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۳)

(تو میرا شوق دیکھ میرا اشتیاق دیکھ

ہم ہیں پیاسے شربت دیدار کے)

''سچا عارف لوگوں کا بے ریا مددگار رہتا ہے۔ اللہ کا خوف اور رعب اس کا اوڑھنا بچھونا

ہوتا ہے۔ خدا کے خوف میں رونا عارف کی عبادت ہوتی ہے۔ خدا کی ذات اس کے ارادوں کوششوں کی انتہا ہوتی ہے۔ خدا کی ذات اس کے دل سے دور نہیں ہوتی" (حضرت علیؑ از غرر جناب رسولؐ خدا از دعائے جوشن)

(اس لیے حدیث میں آیا ہے کہ مومن کا دل خدا کا عرش ہے اور خدا کہیں نہیں سماتا مگر اس دل میں سما جاتا ہے جو خدا سے محبت کرتا ہے اور خدا کو یاد کرتا ہے) (الحدیث)

"خدا کی معرفت کا کم سے کم درجہ

یہ ہے کہ سوچ سمجھ کر

ا۔ اس بات کا اقرار کیا جائے کہ خدا کے سوا کوئی خدا لائق عبادت نہیں ہے

۲۔ نہ کوئی خدا کے جیسا ہے، خدا کا کوئی مشابہ نہیں ہے، اور نہ کوئی اس کے ہم پایہ ہمسر یا برابر ہے

۳۔ خدا قدیم ہے یعنی ہمیشہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہمیشہ رہے گا

۵۔ وہ ہر جگہ موجود ہے

۶۔ نیز یہ کہ خدا ہمیشہ سے سننے والا ہر چیز کا دیکھنے والا ہے

۷۔ وہ صرف اپنے ارادہ اور اختیار سے ہر کام انجام دیتا ہے"

(حضرت امام موسیٰ کاظمؑ از کتاب توحید ص ۲۸۳، ص ۲۸۴)

خدا کی معرفت کیا ہے

سوال کیا گیا کہ خدا کی معرفت کا حق کیا ہے؟

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا "اس بات کو سمجھ کر دل سے یقین کر لینا کہ خدا بے مثال ہے

۲۔ قادر مطلق ہے (ہر چیز پر قادر ہے)

۳۔ اول و آخر ہے (یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔)

۴۔ ظاہر و باطن ہے (یعنی عقل سے دیکھو تو ظاہر ہے مگر آنکھوں سے چھپا ہوا ہے)

۵۔ خدا کے کلام جیسا کوئی کلام نہیں۔ بس یہی جاننا اور دل سے ماننا خدا کی حقیقی معرفت ہے" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۳)

۶۔ "نیز یہ کہ اس کا کوئی ہمسر یا برابر نہیں ہو سکتا

۷۔ وہ لاشریک ہے یعنی کوئی اسکا شریک نہیں" (التوحید ص ۲۸۴ حدیث رسولؐ)

اللہ کو پہچاننے کا طریقہ

"جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ خدا کو پردے صورت یا مثال کے ذریعہ دیکھا پہچانا جا سکتا ہے وہ اصل میں مشرک ہے۔ کیونکہ اللہ کی ذات یکتا، بے مثل اور بالکل تنہا ہے۔ اس لیے جو یہ سمجھتا ہے کہ اللہ کو اللہ کے غیر کے ذریعہ (مثال سے) پہچانا جا سکتا ہے، وہ توحید کا قائل نہیں ہو سکتا۔

خدا کی معرفت صرف وہی حاصل کر سکتا ہے جو اللہ کو صرف اللہ ہی کے ذریعہ پہچانے۔ اللہ کی معرفت کا ادراک صرف اور صرف اللہ ہی کے ذریعہ ممکن ہے۔۔ کیونکہ کوئی صورت خدا کے مشابہ نہیں اور نہ خدا کو حواس کے ذریعہ محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ لوگوں پر اس کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔" (حضرت علیؑ از التوحید ص ۲۸۵)

"اس لیے خدا کی کوئی مثال نہیں دی جا سکتی۔ وہ بے مثل و بے نظیر ہے

اللہ کو اللہ کے کلام اور اس کی تخلیقات کے ذریعہ پہچانو۔ رسول کو ان کے پیغامات کے ذریعہ پہچانو اور اولامر (جانشین رسولؐ) کو امر بالمعروف مراد یعنی اچھے کاموں کی ترغیب دینے اور عدل و احسان کے ذریعہ پہچانو" (حضرت علیؑ از التوحید ۲۸۶، کافی جلد اول)

''ہر چیز کے بارے میں غور و فکر کرو مگر اللہ کی ذات کے بارے میں غور نہ کرو

غور و فکر کرو صرف اس کی صفات پر، کاموں، کمالات و تخلیقات پر'' (جنابِ رسولِ خدا از کنز العمال جلد ۹۳)

''جو شخص اللہ کی ذات کے بارے میں غور و فکر کرے گا کہ وہ ہلاک ہوگا'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۳)

خدا فرماتا ہے کہ ''ہر چیز کی انتہا تیرا پالنے والا مالک ہے'' (القرآن)

''مطلب یہ ہے کہ جب بات خدا کی ذات تک پہنچ جائے تو رک جاؤ۔ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۲)

(کیونکہ یہی عقل کی انتہا ہے۔ اس سے آگے بڑھنا ممکن نہیں)

''معرفت اس کے سوا نہیں

کہ ہم اس کی نعمتوں کو شمار تک نہیں کر سکتے اور خدا کی عظمت کی حد نہیں جان سکتے۔ اس طرح خدا نے اپنی ذات کے ادراک کے بارے میں اس بات سے زیادہ کوئی علم نہیں دیا کہ ہم یہ اقرار کرلیں کہ کوئی خدا (کی ذات) کا ادراک نہیں کر سکتا۔ اس لیے خدا نے اس اقرار کو کہ ہم خدا کی ذات کا ادراک نہیں کر سکتے، بے حد سراہا اور اس کو شکر کا نام دیا۔ اس لیے جاننے والوں نے اسی بات کو حقیقی علم قرار دیا کہ وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ خدا کی ذات صفات کا مکمل ادراک نہیں کر سکتے۔'' (حضرت امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۸)

''اے اللہ تیرے حسن جمال، بلندی کمال کے سمجھنے سے عقلیں بالکل عاجز اور بے بس ہیں۔ آنکھیں لاچار و مجبور ہیں۔ اس لیے تو نے اپنی معرفت کا راستہ یہی قرار دیا ہے کہ ہم اقرار کریں کہ ہم خدا کی مکمل معرفت حاصل ہی نہیں کر سکتے۔'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۹۴)

(اے برتر از قیاس و گمان و خیال و وہم
وز ہر چہ گفتہ ایم و شنیدیم و خواندہ ایم
کتھے مہر علی؟ کتھے تیری ثنا؟
گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں؟)

"اے خدا ہم تیری بڑائی بلندی بزرگی بلندی اور حقیقت کو نہیں جان سکتے۔ بس صرف اتنا جانتے ہیں تو زندہ ہے۔ سارا نظام عالم چلا رہا ہے۔ نہ تجھے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ نہ نگاہیں اور عقلیں تجھ تک پہنچ سکتیں ہیں۔ نہ تیری ذات وصفات کو سمجھ سکتی ہیں"

(حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۱۶۰)

"جب دلوں کے خیالات اور فکر کی تمام کوششیں تک

خدا کا ادراک نہیں کرسکتیں تو آنکھوں کی بصارت خدا کا کیونکر احاطہ کرسکتی ہے؟"

(امام محمد تقیؑ از التوحید ۱۱۳)

"خدا اس سے بے حد بلند ہے کہ آنکھ اس کو دیکھ سکے۔" خیال اس کا احاطہ کرسکے۔ (سوا اس کے کہ یہ سمجھ لے کہ وہ ہے اور قادر مطلق ہے۔) اور نہ کوئی عقل اس (کی ذات اور تمام صفات) کو اپنی حدوں کے اندر لاسکتی ہے۔" (حضرت امام علی رضاؑ از التوحید ۲۵۲)

"اس لیے خدا کی صرف اتنی ہی تعریف و توصیف کرو جتنی اور جس طرح خدا نے خود کی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے لیے کچھ نہ کہو" (کیونکہ تم اس کو سمجھ نہیں سکتے)

(امام موسیٰ کاظمؑ از کافی جلد اول)

"انسان خدا کی توصیف اور مکمل تعریف کیسے کرسکتا ہے جب کہ وہ مخلوقِ خدا کی مکمل توصیف تک نہیں کرسکتا" (حضرت علیؑ از بحار جلد: ۷۷)

’’عقلیں خدا کی حقیقت کا احاطہ نہیں کر سکتیں بلکہ خدا عقلوں ہی کے ذریعہ عقلوں کے لیے ظاہر ہوا‘‘ (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۵)

(امام نے فرمایا عقل اتنی سی ہے کہ اگر کوا کھا لے تو اس کا پیٹ نہ بھرے، پھر بھلا اس سے خدا کی لامحدود ذات کو کیسے سمجھا جا سکتا ہے؟)

’’توحید کے بارے میں لوگ تین قسم کے ہیں

۱۔ جو مانتے ہیں کہ خدا ہے۔

۲۔ جو کہتے ہیں کہ خدا ہے ہی نہیں (ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے)

۳۔ خدا کو کسی چیز سے تشبیہ دینے والے بت پرست۔ خدا کی نفی کرنے والے باطل پر ہیں۔ خدا کا اثبات کرنے والے مومن ہیں۔ خدا کو کسی کے مشابہ قرار دینے والے مشرک ہیں۔‘‘ (امام جعفر صادقؑ از بحار ۷۸)

’’سیدھا راستہ خدا کو کسی چیز سے تشبیہ دیئے بغیر اس کا اثبات کرنا ہے۔ یہ ماننا ہے کہ خدا موجود ہے۔‘‘ (حضرت امام رضاؑ از التوحید: ص ۱۰۱)

’’اللہ کی سب پہلی عبادت خدا کو پہچاننا ہے

اس کی حقیقت یہ ہے کہ سمجھ کر یہ مانا جائے کہ خدا یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی صفات اس کی عین ذات ہیں۔ ہر مخلوق اس بات کی گواہ ہے کہ اس کا کوئی خالق نہیں‘‘ (حضرت علیؑ تحف العقول: ۴۹)

(تری نگاہ میں ثابت نہیں خدا کا وجود
مری نگاہ میں ثابت نہیں وجود ترا

کیا ہے تجھ کو مدرسے نے کور ذوق ایسا
کہ بوئے گل سے بھی تجھ کو ملا نہ گل کا سراغ)

اقبالؔ

امام نے فرمایا ''یہ کائنات تمام مخلوقات خدا کے موجود ہونے کا علمی (عقلی) ثبوت ہیں۔'' (الحدیث)

''توحید کی حقیقت

یہ ہے کہ اپنے پالنے والے مالک کے لیے ایسی کسی بات کو جائز نہ جانو جو اپنے لیے جائز سمجھتے ہو، کیونکہ خدا بے حد بلند و برتر اور بے مثل و بے نظیر ہے۔ اور عدل الٰہی یہ ہے کہ خدا نے جن جن باتوں پر تم کو ملامت کی ہے، تم خدا کی طرف ان باتوں کو منسوب نہ کرو'' (حضرت امام جعفر صادقؑ ازمعانی الاخبار: ص ۱۰)

''خدا ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ کوئی جگہ پلک جھپکنے کے برابر بھی خدا سے خالی نہیں ہے۔ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ خدا کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے۔ خدا نظروں سے اوجھل ہے مگر کبھی مفقود (غیر موجود) نہیں ہوتا۔'' (جناب رسولؐ خدا ازمعانی الاخبار: ص ۱۰)

''کلمہ لا الہ الا اللہ

کو سمجھ کر دل سے ماننا بہترین عبادت ہے'' (یعنی عقل سے سمجھ کر لا الہ الا اللہ کا عقیدہ رکھنا یعنی صرف خدا لائق عبادت و غلامی ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت و غلامی نہیں)

(جناب رسولؐ خدا التوحید ص ۱۸)

''لا الہ الا اللہ کی سمجھ کر دل سے گواہی دینے سے بڑھ کر کسی عمل کا ثواب نہیں۔ کیونکہ کوئی چیز خدا کے برابر نہیں ہو سکتی۔ اور نہ خدا کا کوئی شریک، ہمسر یا برابر ہے'' (امام محمد باقرؑ ازالتوحید)

(اس لیے اس عمل کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں)

''انسان کا لا الہ الا اللہ کو سمجھ کر کہنا توحید کا اقرار کرنا ہے۔ خدا اسی کلمے اور عقیدے کے ذریعے تمام اعمال قبول کرتا ہے۔ خدا قیامت کے دن اسی کلمہ کے ذریعہ نیک عمل کی ترازو کو بھاری قرار دے گا۔'' (جناب رسولؐ خدا)

(یعنی کلمہ لا الہ الا اللہ کا سمجھ کر ماننا سب سے زیادہ وزنی عمل ہے) ''یہ کلمہ توحید ایمان کی مضبوطی ،نیکیوں کی ابتداء، ایمان کی مضبوط ترین بنیاد، اچھے عمل کا پہلا قدم، خدا کو خوش کرنے کا بہترین ذریعہ، اور شیطان کو دور بھگانے کا موثر ترین ذریعہ ہے'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ)

شرک کی نفی

''تم جو یہ کہتے ہو کہ کائنات کے دو (۲) یا کئی خالق ہیں تو یا تو دونوں خدا ہر لحاظ سے ہر کام میں متفق ہوں گے یا ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے۔ مگر ہم تو ساری کائنات کے نظام کو مکمل منظم دیکھتے ہیں۔ یہ تنظیم و ترتیب اور کائنات کے نظام کا صحیح سمت میں چلنا اور چلتے رہنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ کائنات کا چلانے والا صرف ایک خدا ہے۔

اب اگر دو (۲) خدا ہیں تو دونوں میں فاصلہ ضروری ہے۔ پھر ہر فاصلہ تیسری چیز ہو جائے گا۔ اس طرح تین خدا ہو گئے۔ اگر خدا تین (۳) ہیں تو ان میں فاصلہ ضرور ہو گا۔ اس طرح خدا پانچ ہو گئے۔ یہ سلسلہ کہیں ختم نہ ہو گا۔'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۱۰)

(اس لیے مانو کہ خدا ایک ہے)

''کائنات کی تدبیر کا مسلسل منظم مرتب ہونا، پھر مکمل اور جامع ہونا، ایک خدا ہونے کی واضح دلیل ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ

''اگر کئی خدا ہوتے تو زمین آسمان کب کے ختم ہو گئے ہوتے'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۲)

’’اگر تمہارے پالنے والے مالک کا کوئی شریک ہوتا

تو اس کے بھیجے ہوئے پیغمبر بھی آتے اور اس کی حکومت کے آثار ونشانات بھی نظر آتے‘‘

(حضرت علیؑ از نہج البلاغہ مکتوب ۳۱)

توحید کے معنی

’’اے عرب یہ کہنا کہ اللہ ایک ہے اس کے چار (۴) معنی ہوتے ہیں۔ صرف دو معنی اللہ کے لیے جائز ہیں اور دو (۲) اللہ کے لیے جائز نہیں۔ جب کوئی کہتا ہے کہ خدا ایک ہے اگر وہ گنتی والا ایک کہہ رہا ہے یعنی ایک کے بعد دو اور دو کے بعد تین (۳) تو یہ معنی خدا کے لیے جائز نہیں۔ کیونکہ خدا کا کوئی دوسرا تیسرا نہیں ہے۔ خدا گنتی میں شامل ہی نہیں ہے۔ اس لیے جو لوگ خدا کو تین کا تیسرا کہتے ہیں وہ کافر ہیں۔ توحید کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ خدا انسانوں میں سے ایک ہے۔ یہ کہنا بھی خدا کے لیے جائز نہیں۔ کیونکہ یہ بات خدا کو مخلوق کے مشابہ قرار دینا ہے اور جو باطل ہے اور شرک ہے کیونکہ خالق مخلوق کے مشابہ نہیں ہوسکتا۔

اب رہیں دو (۲) صورتیں، ایک کا مطلب یہ ہے کہ خدا ایک ہے یعنی وہ یکتا تنہا بے مثل و بے نظیر ہے۔ اُس جیسا کوئی نہیں تو ہمارا رب ایسا ہی ایک ہے۔

۲۔ دوسری صورت یہ ہے کہ خدا معنی کے لحاظ سے بھی قابل تقسیم نہیں۔ نہ عقل وخیال میں قابل تقسیم ہے، نہ حقیقت میں قابل تقسیم ہے، تو ہمارا رب ایسا ہی ہے‘‘

احد کے معنی

’’خدا یکتا یگانہ اکیلا تنہا ہے۔ اس کی کوئی مثل ونظیر نہیں۔ خدا کی وحدت سے مراد خدا کی تنہائی ہے۔ وہ سب سے الگ تھلگ سب سے ہٹ کر بالکل جدا گانہ ہے۔ جو کسی چیز سے نہیں بنا اور نہ کسی چیز سے مل کر متحد ہوا۔ اس لیے خدا کا شمار گنتی میں نہیں ہوتا کیونکہ گنتی ایک پر ختم نہیں

ہوتی بلکہ ایک سے شروع ہوتی ہے۔ اس لیے خدا کے احد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خدا لائق عبادت ہونے میں یگانہ، یکتا، تنہا، بے مثل و بے نظیر ہے۔ اپنی مخلوقات کی صفات سے بے حد بلند و بالا ہے۔" (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۳)

"خدا کے کمال ذات کی کوئی حد و انتہا مقرر نہیں

نہ خدا کے لیے کوئی مدت ہے، نہ عقلیں اس کی حقیقت کو پا سکتی ہیں، نہ فکر کی گہرائیاں اس کی تہ تک پہنچ سکتی ہیں" (حضرت علیؑ خطبہ اول)

ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ کے سامنے اللہ اکبر کہا۔ امام نے پوچھا اللہ کس چیز سے بڑا ہے؟ اس نے کہا ہر چیز سے۔ امام نے فرمایا اس طرح تو تم نے خدا کو محدود کر دیا۔ کہو کہ "خدا بڑا ہے اس بات سے کہ اس کی تعریف و توصیف کی جا سکے" (کافی جلد اول)

"پاک ہے خدا کی ذات کہ اس کی کوئی مثل مثال نہیں۔ نہ اس کا جسم ہے، نہ صورت" (امام موسیٰ کاظمؑ از التوحید ص ۹۷)

"جو شخص خدا کی توحید یکتائی کا اقرار کرتا ہے وہ خدا کو اس کی کسی مخلوق سے تشبیہ نہیں دیتا" (حضرت علیؑ از غرر)

"خدا کے لیے زمان و مکان، حرکت و انتقال، سکون و مقام نہیں۔ کیونکہ وہ خود زمان و مکان حرکت و سکون کا خالق ہے" (امام جعفر صادقؑ از التوحید ص ۱۸۴)

خدا کا دیدار

"جب دل و دماغ کے خیالات تک خدا کی ذات تک نہیں پہنچ سکتے تو آنکھوں کی بصارت اس کو کیسے دیکھ سکتی ہے؟" (امام علی رضاؑ از بحار جلد ۴)

امام صادقؑ سے پوچھا گیا کہ کیا قیامت کے دن خدا کو دیکھا جا سکے گا؟

فرمایا: خدا اس سے بلند ہے کہ اس کو دیکھا جا سکے کیونکہ آنکھیں اس چیز کو دیکھ سکتی ہیں کہ جس کا رنگ ہو کیفیت ہو، جب کہ خدا رنگوں اور کیفیتوں کا خود پیدا کرنے والا ہے'' (بحار جلد ۴)

''خدا ان ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا بلکہ غیب پر ایمان لا کر دل (عقل و روح) کی نگاہوں سے خدا کو دیکھا جا سکتا ہے'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۴)

''خدا کو ایمان کے حقائق کے ساتھ دل نے دیکھا ہے'' (حضرت علیؑ از بحار ۴)

''جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میں وہاں پہنچا جہاں کسی کے قدم بھی نہیں پہنچے تھے۔ وہاں خدا نے مجھے اپنی عظمت کے نور کا نظارہ کرایا جتنا اس نے چاہا۔ اس طرح میں نے اپنے رب کو اپنے دل (روح) سے دیکھا'' (جناب رسولؐ خدا بحار جلد ۴)

قرآن میں فرمایا ''پھر انہوں نے اللہ کی بے حد بڑی نشانیوں کو دیکھا'' (القرآن)

ابوذرؓ نے رسولؐ خدا سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا ''ہاں اس کی ذات بے حد نورانی ہے۔'' (صحیح مسلم جلد اول ص ۱۶۱)

''میں نے خدا کے نور کو دیکھا ہے (ذات کو نہیں)''

(رسولؐ خدا، صحیح مسلم جلد اول ص ۱۶۱)

معرفت شہودی، عرفان حقیقی

''اے خدا میں تیرے اس نام کے ذریعہ سوال کرتا ہوں

جس کے ذریعہ تو اپنے خاص دوستوں کے لیے ظاہر ہوا اور اسی لیے انہوں نے تجھے ایک جانا۔ پھر انہوں نے تیری (عظمت کی) حقیقت کے مطابق تیری عبادت کی۔ مجھے اپنی ذات کی (عظمت کی) معرفت عطا فرما تا کہ میں تجھ پر سچا یقین اور حقیقی ایمان لا کر تیری ربوبیت کا اقرار کروں۔ مجھے ان لوگوں میں قرار نہ دے جو معنیٰ کو چھوڑ کر صرف تیرے نام کی عبادت کرتے

ہیں۔ مجھے ایسی رحمت عطا فرما جس سے میرا دل تجھے جان پہچان کر تیرے دوستوں کی معرفت کے ساتھ روشن ہو جائے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۹۴)

(یہ وہ معرفت ہے جو خدا خود بندے کو عطا فرماتا ہے، اس کی دعاؤں اطاعتوں خدمتوں رجوع قلب، شوق و محبت کو دیکھ کر۔ یہ سب سے اعلیٰ معرفت ہے جس کو عرفان کہتے ہیں۔)

"خدایا ہمارے دلوں کو بصیرت کی روشنی عطا فرما تا کہ ہم تیرے نور کے پردوں سے گزر کر تیری عظمت کے مرکز تک پہنچ جائیں اور پھر ہماری روحیں تیری بڑائی کے (احساس کے) ساتھ معلق ہو جائیں۔ اس طرح مجھے اپنے سب سے روشن نور سے ملا دے تا کہ میں تجھے پہچان سکوں اور پھر تیرے سوا سب سے منہ پھیر لوں۔ صرف تجھ سے ڈروں۔ اے عزت و جلال کے مالک خدا" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۹۴)

(این سعادت بزور باز نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ)

"اے خدا تو نے خود اپنے دوستوں کے دلوں میں اپنا خاص نور روشن فرمایا ہے۔ پھر انہوں نے تجھے پہچانا اور تجھے واحد و یکتا مانا (امام حسینؑ از بحار جلد ۹۸)

"اے خدا تو ہی ہے کہ جس نے مجھے ہر چیز سے اپنی پہچان کرائی پھر میں نے تجھے ہر چیز میں ظاہر پایا اور ہر چیز کا ظاہر کرنے والا (پیدا کرنے والا) مانا" (امام حسینؑ از بحار جلد ۸۹)

"اے خدا جو تیری طرف بڑھتا ہے اس کی تجھ سے دوری قریب ہو جاتی ہے کیونکہ تو اپنی مخلوق سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ اصل میں ہمارے برے اعمال نے ہم پر پردے ڈال کر ہم سے تجھے چھپا دیا ہے" (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۹۸)

"اے وہ خدا جو پہچاننے والوں کے دلوں سے دور نہیں" (رسول خداؐ از بحار ۹۴)

"ہم نے تجھے اپنے قلبی (عقلی) ادراک سے پہچانا ہے کیونکہ تو دل (عقل و روح) کے

پردوں میں چھپا ہوا تھا۔ کوئی آنکھ تجھے نہیں دیکھ سکتی سوائے اس آنکھ کے جن پر سے تو نے خود پردے ہٹا دیے ہوں اور ان کی روحیں فرشتوں کے پروں پر سوار ہو کر تیری بڑائی کا دیدار کر چکی ہوں ان کے دلوں نے نور کے پردوں کو اپنے آگے سے ہٹا دیا ہو۔ پھر انہوں نے تیرے جلال، شان وشوکت اور عزت کو اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھا۔ ملکوت اعلیٰ کے رہنے والے ان کو زوّار (خدا کی زیارت کرنے والا) کہتے ہیں۔'' (امام زین العابدینؑ از بحار ۹۴)

''مالک تیری ملاقات میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ تیرا وصال (مل جانا) میرے دل کی آرزو ہے۔ تیری طرف متوجہ رہنا میرا شوق ہے۔ تیری ذات سے محبت میرے دل کی حسرت اور تمنا ہے۔ تیرے حکم کی تعمیل میرا عشق ہے۔ تیری رضامندی (خوشی) حاصل کرنا میرا آخری مقصد ہے۔ اور تیرا دیدار میری اصل حاجت ہے (یہ خدا کی عظمت اور عزت کے خاص نور کا وہ دیدار ہے جس کی حقیقت ہم نہیں سمجھ سکتے۔)

اس لیے تو ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما دے جن کو تو نے اپنے قرب کے لیے چنا ہے جن کی محبت کو تو نے خود خالص بنا دیا ہے۔ اپنی ملاقات کا شوق عطا فرما دیا ہے۔ ان کو اپنی قضا و قدر کے فیصلوں پر راضی رکھا ہے اور اپنے دیدار سے نوازا ہے اور مجھ پر بھی مہربانی فرما کہ میں تجھے دیکھ لوں۔''

(یعنی تیری مدد اور تیری مہربانی سے تیری توفیق عطا کرنے سے تیرے اس خاص نور کو جو تیری عزت اور بڑائی کی ایک عظیم نشانی ہے اس کو دیکھ لوں۔) (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۹۴ ص ۱۴۹)

''میری محبت وعشق کے شعلوں کو صرف تیری ملاقات ہی ٹھنڈا کر سکتی ہے اور میرے شوق کو صرف تیری ذات کا دیدار ہی سکون دے سکتا ہے'' (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۴)

''عرفاء کی پہچان

۱۔ ''سب سے پہلے وہ غور وفکر کے آشیانوں میں پناہ لیتے ہیں یعنی غور وفکر کرتے ہیں۔

۲۔ نتیجتاً خدا کے قرب ومکاشفہ کے باغات میں رہتے ہیں

۳۔ پردے ان کی آنکھوں سے اٹھائے جاچکے ہیں

۱۔ خدا کی معرفت کی تحقیق سے ان کے سینے کھل چکے ہیں

۵۔ خدا جوان کا محبوب حقیقی ہے اس کے دیدار سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوچکی ہیں''

(امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۹۴) (خدا کے دیدار سے مراد خدا کے خاص نور اور خاص نشانیوں کا دیدار ہے)

عرفانی حدیث قدسی

''۱۔ انسان جب اس زندگی کے لیے کام کرتا ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور اس طرف پوری طرح متوجہ ہوجاتا ہے۔

تو دنیا اس کے نزدیک معمولی حقیر اور بے قیمت ہوجاتی ہے۔

آخرت کی اہمیت بے حد بڑھ جاتی ہے۔

۲۔ پھر میں (خدا) اس کی طرف متوجہ ہو کر اس کو اپنی محبت سے سکون عطا کرتا ہوں۔

۳۔ پھر اس کے دل کو اپنی محبت کے لیے مخصوص کر لیتا ہوں۔

۴۔ پھر اس کی زندگی کا مقصد میری وہ خاص نعمت، جاتی ہے جو میں صرف اپنی محبوب مخلوق کو عطا کرتا ہوں۔ یعنی پھر میں اس کے دل ودماغ، آنکھوں کانوں کو کھول دیتا ہوں تو وہ میری باتوں کو دل سے سنتا ہے اور میری عظمتوں (بڑائی) کو دل کی آنکھوں سے دیکھتا ہے

(حدیث قدسی درضمن معراج، بیان جناب رسولؐ خدا)

(نوٹ: یہ (۱) معلوم ہوا کہ خدا کے دیدار کا مطلب وہ دیدار ہے جو خدا خود دل کی آنکھ سے اپنی بڑائیوں عظمتوں کو دکھاتا ہے۔

(۲) خدا کا اس کی مخلوق سے پردہ غیبت میں رہنے کی وجہ صرف مخلوق کے گناہوں کی کثرت اور غفلت ہے)

''انسان خدا کی کامل اطاعت کرے تو خدا خود اس کو اپنے خاص نور کو دکھا دیتا ہے۔''
(حضرت امام رضاؑ از بحار جلد ۳)

''تجھ پر افسوس ہے کہ تجھ سے خدا کی وہ ذات کیسے چھپی ہے جس نے اپنی قدرت کو خود تیرے اپنے وجود کے اندر دکھایا ہے۔ مثلاً تو نہ تھا اس نے تجھے وجود عطا کیا۔ تو چھوٹا تھا اس نے تجھے بڑا کیا۔ تو کمزور تھا اس نے طاقتور بنا دیا۔'' (اس بات کو سوچو تو مان لوگے کہ کوئی ضرور ہے جو پال پوس رہا ہے اور سب کچھ عطا فرما رہا ہے۔) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۳)

''جب نور کے پردے ہٹا دیئے جائیں گے تو مومنین سجدے میں گر پڑھیں گے۔ خدا فرماتا ہے ''جس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور لوگ سجدے کے لیے بلائے جائیں گے'' (القرآن) (امام رضاؑ از تفسیر نور الثقلین جلد ۵)

خدا کے دیدار کی حقیقت

''مالک ہمارے دلوں (عقلوں) کی آنکھوں کو روشن کردے تاکہ ہم تیری طرف دیکھ سکیں یہاں تک کہ ہمارے دل تیرے نور کے حجابوں سے گزر کر تیری بڑائی کے خزانوں تک جا پہنچیں اور پھر ہماری روحیں تیری مقدس عزت سے معلق اور وابستہ ہو جائیں۔'' (امام صادقؑ از بحار جلد: ۹۴)

خدا کا علم

''خدا دل کی چھپی نیتوں، چپکے چپکے کی جانے والی باتوں، بے بنیاد خیالوں، دل کے جمے ارادوں تک کو جانتا ہے'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۹۱)

''خدا کا علم جس طرح چیزوں کی ایجاد سے پہلے تھا ویسے ہی ان کی ایجاد کے بعد ہے'' (امام محمد باقرؑ، کافی جلد ۱)

''خدا کے علم و برداشت کا درجہ بے حد بلند ہے۔ اسی لیے وہ گناہگاروں کو معاف کر دیتا ہے جب کہ اس کا ہر فیصلہ مکمل عدل و انصاف ہے'' (حضرت علی از نہج البلاغہ ۱۹۱)

(میں گناہگار خطار کار سیہ کار مگر
کس کو بخشے تیری رحمت جو گنہگار نہ ہو؟)

''خدا جس پر عذاب کرے اس پر کوئی ظلم نہیں ہوتا اور اگر کسی کو معاف کر دے تو یہ اس کا فضل و کرم اور احسان ہے'' (ظلم نہیں ہے) (امام زین العابدینؑ از صحیفہ سجادیہ دعا نمبر ۳۷)

خدا کا عدل

''توحید یہ ہے کہ خدا کو اپنے وہم و گمان کا پابند نہ بناؤ اور خدا کا عدل یہ ہے کہ خدا پر کوئی الزام نہ لگاؤ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۵)

''جس نے اللہ کو مخلوق سے تشبیہ دی اس نے خدا کو نہیں پہچانا'' اور جس نے خدا پر الزام لگایا اس نے خدا کے عدل کو نہیں پہچانا'' (جناب رسولؐ خدا التوحید ۴۷)

(مثلاً کوئی احمق شاعر یہ کہے کہ

ناحق ہم مجبوروں پر ہے تہمت خود مختاری کی
چاہیں ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا

یہ بات کہنا یا تو عقل کا دیوالیہ ہونا ہے یہ انتہائی بغاوت ہے۔)

"مجھے خوب علم ہے کہ خدا کے فیصلوں میں ذرہ برابر ظلم نہیں ہوتا، نہ خدا سزا دینے میں جلدی کرتا ہے۔ کیونکہ جلدی وہ کرتا ہے جسے یہ خوف ہوتا ہے کہ موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اور ظلم کرنے کی ضرورت اس کو ہوتی ہے جو کمزور ہو (محتاج ہو) جب کہ میرا معبود ان تمام چیزوں سے بے حد بلند و برتر ہے۔" (امام زین العابدینؑ ازصحیفہ کاملہ ۴۸)

اللہ کی قدرت

"کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا حتیٰ کہ ہم اس کی قدرت کی حد تک بیان کرنے پر قدرت نہیں رکھتے۔" (امام جعفر صادقؑ ازالتوحید ص ۱۲۸)

خدا اس پر بھی قادر ہے کہ زمین و آسمان کو انڈے میں داخل کر دے۔ کیونکہ آنکھ کی پتلی انڈے سے بہت چھوٹی ہے مگر وہ زمین آسمان کو دیکھ لیتی ہے"

(امام جعفر صادقؑ ازالتوحید ص ۱۳۰)

"خدا بغیر آمادگی کے ارادہ کرنے والا اور بغیر اعضاء کے سب کچھ بنانے والا ہے"

(حضرت علیؑ ازنہج البلاغہ خطبہ ۱۷۹)

"خدا اس طرح ظاہر ہے کہ

۱۔ وہ تمام چیزوں پر قابض ہے اور قادر ہے۔ اس کے تمام دشمن مغلوب ہیں۔ خدا کے ظہور کا مطلب خدا کا غلبہ ہے

۲۔ نیز یہ کہ خدا اس شخص کے لیے بھی ظاہر ہے جو اس کا ارادہ کرتا ہے۔ خدا سے بڑھ کر کوئی ظاہر ہو سکتا ہے کہ تم جس طرف کا بھی رخ کرو گے خدا کی صفات و تخلیقات۔ کے آثار اور نشانیاں دیکھو گے۔ خود تمہارے اندر بھی خدا کی قدرت کے ایسے آثار اور نشانیاں ہیں جو خدا کی

بڑائی اور حکمت کو سمجھانے کے لیے بہت کافی ہیں۔ خدا کے باطن (چھپے) ہوئے ہونے کے معنی یہ نہیں کہ وہ ہر چیز کے اندر ہے بلکہ ہر چیز کا علم، اس کی حفاظت اور تدبیر خفیہ طور پر خدا ہی کررہا ہے۔" (حضرت امام رضاؑ ازکافی جلد اول)

"لاحول ولاقوۃ الا باللہ

یعنی کوئی طاقت نہیں ہے سوا خدا کی طاقت کے۔ یعنی ہم بس صرف ان چیزوں پر اختیار رکھتے ہیں جس کا مالک خود خدا نے ہم کو بنا دیا ہے۔ جب کہ خدا خود ہم پر اور ہر چیز پر ہم سے کہیں زیادہ مکمل اختیار رکھتا ہے۔

خدا نے جو ملک و مال ہم کو دیا ہے اس کے صحیح استعمال کی وجہ سے ہم خدا کی رحمت کے مستحق ہوں گے اور غلط استعمال کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہوں گے۔"

(جناب رسولؐ خدا بحار جلد ۷۱)

(نعمت کا صحیح استعمال یہ ہے کہ خدا کی مرضی کے مطابق اس کو کمایا اور خرچ کیا جائے۔ اس کا غلط استعمال خدا کی مرضی کے خلاف حرام کمانا اور خرچ کرنا ہے۔)

خدا دیکھنا

"خدا اس وقت بھی دیکھنے والا تھا جب کوئی چیز نہ تھی اور کوئی چیز دیکھی جانے والی نہ تھی" (حضرت علیؑ ازنہج البلاغہ)

"خدا سے باریک کالی چیونٹی کے سمندروں کی گہرائی میں پتھر پر رات کو چلنے کی آواز تک چھپی ہوئی نہیں۔ اسی لیے ہم خدا کو ہر چیز کا بے حد دیکھنے والا بصیر کہتے ہیں (حضرت امام رضاؑ ازالتوحید ۶۵)

"خدا لطیف ہے

یعنی وہ لاغر کمزور یا چھوٹا نہیں، بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا کو خفیہ طور پر ہر چیز پر قابو اور قدرت حاصل ہے، جس کو ہمارے حواس تک ادراک نہیں کر سکتے" (امام رضاؑ از کافی جلد اول)

"خدا قادر مطلق ہے

یعنی ہر چیز خدا کے سامنے مجبور کمزور لاچار اور محتاج ہے۔ ہر چیز اس کے سہارے سے باقی ہے۔ خدا ہر فقیر کا سرمایہ، ہر ذلیل کی آبرو، ہر کمزور کی طاقت ہے" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۱۰۹)

"خدا عزیز یعنی ہر چیز پر غالب ہے

اس طرح کہ اس نے کبریائی یعنی بڑائی کی چادر اوڑھ رکھی ہے اور عزت اور بڑائی کو بلا شرکتِ غیر صرف اپنی ذات کے لیے مخصوص فرمایا ہے" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۲)

(عزیز کے معنی صرف اپنی قوت کے بل پر ہر کام کر سکنے والا، یہ صفت صرف خدا کو حاصل ہے)۔

خدا کی حکمت

امام محمد باقرؑ سے پوچھا گیا کہ خدا سے جو کچھ کہ وہ کرتا ہے کیوں نہیں پوچھا جائے گا؟ فرمایا "اس لیے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے وہ بالکل صحیح ٹھیک اور درست کرتا ہے اور اس میں لازماً حکمت اور بہتری ہوتی ہے" (التوحید)

''خدا صمد ہے

یعنی

۱۔ خدا کا کوئی شریک نہیں

۲۔ کسی چیز کی حفاظت اس کو اکتاہٹ میں نہیں ڈالتی

۳۔ اور نہ کوئی چیز اس سے چھپی ہے

۴۔ وہ سردار ہے جس کی طرف ہر کام کے لیے کا ارادہ کیا جاتا ہے۔۔۔

۵۔ نیز صمد وہ واجب الاطاعت سردار ہوتا ہے جس کے اوپر اور کوئی حکم چلانے والا نہ ہو۔ (یعنی حاکم مطلق، شہنشاہ حقیقی)

۶۔ (حقیقتاً) صمد وہ ہوتا ہے کہ جو جب جو کچھ وہ چاہتا ہے کہتا ہے ہو جا اور وہ چیز فوراً ہو جاتی ہے۔

۷۔ صمد وہ ہوتا ہے جو ہر چیز کا ایجاد کرنے والا ہو، مختلف شکلوں اور جوڑوں میں۔ مگر وہ خود یکتا (وحدانیت) کے ساتھ مخصوص ہو۔ جس کی نہ کوئی ضد ہو، نہ شکل ہو، نہ مثل و نظر ہو، اور نہ کوئی اس شریک ہو'' (امام زین العابدینؑ ازالتوحید ص ۷۰)

''خدا ہر جگہ ہر لمحہ ہر انسان کے ساتھ ہے،

اور ہر وقت موجود ہے'' (حضرت علیؑ از نہج خطبہ ۱۹۵)

سوال: یا علیؑ کیا خدا ہر جگہ ہے؟

فرمایا: ضرور ہے۔

سوال: پھر لوگ دعا کے وقت ہاتھ کیوں اوپر اٹھاتے ہیں؟

فرمایا: اس لیے کہ خدا فرماتا ہے تمہاری روزی آسمان میں ہے (قرآن) اس لیے

روزی کو اس کے مقام ہی سے طلب کرتے ہیں۔" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۸۵)

خدا کا ہم سے بے حد قریب ہونا

"خدا اتنا بلند و برتر ہے کہ کوئی چیز اس سے بلند نہیں ہوسکتی، مگر خدا ہم سے اتنا قریب ہے کہ کوئی چیز ہم سے اتنی قریب نہیں ہوسکتی کیونکہ خدا کو اس کی بلندی نے مخلوقات سے دور نہیں کیا اور نہ خدا کے بے حد قریب ہونے اسے دوسروں کے برابر کر دیا۔"

"خدا ہر دل کے چھپے رازوں کے پاس ہے۔ ہر بات کرنے والے کی باتوں کے پاس ہے۔ ہر عمل کرنے والے کے عمل کے پاس ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

نیک اعمال (معروف) کی اہمیت اور حقیقت

"نیکی کرنا سب سے اعلیٰ شرف اور سرداری ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"نیکی کرنا تعریف اور اجر حاصل کرنے کا (واحد) ذریعہ ہے۔ جب یہ شکل اختیار کرے گی تو بے حد خوبصورت ہوگی۔ دیکھنے والے خوش ہو جائیں گے۔ نیکی کو سب پر فضیلت حاصل ہے۔ اس طرح برے کاموں کو جب ان کی اصلی شکل میں دیکھو گے تو بے حد بدصورت اور بھیانک شکل ہوگی۔ سب ان کو دیکھ کر نفرت کریں گے۔ (امام زین العابدینؑ از مستدرک الوسائل جلد ۲)

"نیکی کو آگ نہیں کھا سکتی۔" (حضرت عیسیٰؑ از مستدرک جلد ۲)

"مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو غلاموں کو مال دے کر خریدتے ہیں لیکن آزاد لوگوں کے ساتھ نیکی کر کے ان کے مالک نہیں بنتے۔" (حضرت علیؑ از بحار ۷۸)

"نیکی یا اچھے کام بے حد پھل اور فائدے دینے والی زراعت اور سب سے افضل خزانہ ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"ایک شخص جس پر جہنم کا حکم صادر ہو چکا ہوگا، مومن کے پاس سے گزرے گا تو مومن سے کہے گا میری مدد کیوں نہیں کرتے؟ میں نے دنیا میں آپ کے ساتھ نیکی کی تھی۔ مومن فرشتوں سے کہے گا کہ اس کو چھوڑ دو۔ خدا فرشتوں سے کہے گا کہ مومن کی بات پوری کرو۔" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۴)

"جنت میں سب سے پہلے نیک عمل کرنے والے جائیں گے" (امام صادقؑ از بحار ۹۶)

"دنیا میں نیکی کرنے والے آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہوں گے" (وہاں بھی وہ لوگوں کو فائدے پہنچائیں گے) (امام محمد باقرؑ از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

"نیک لوگوں کی خطائیں معاف کردیا کرو کیونکہ ان پر خدا کا ہاتھ سایہ کیے ہوتا ہے"
(امام جعفر صادقؑ فروع کافی جلد ۲)

جانوروں انسانوں سب کو فائدے پہنچانا

"دین حاصل کرنے کے بعد سب سے بڑی عقلمندی لوگوں کے ساتھ محبت کرنا اور ہر اچھے برے کے ساتھ نیکی کرنا (فائدہ پہنچانا) ہے۔ اہل نا اہل سب کے ساتھ نیکی کرو کیونکہ اگر وہ نا اہل ہے تو تم تو نیکی کرنے کے اہل ہو" (جناب رسولِ خدا از بحار جلد ۷۴)

"اللہ تعالیٰ پیاسے کلیجوں کو ٹھنڈا کرنے یعنی پیاسے انسانوں جانوروں کو پانی پلانے کو دوست رکھتا ہے۔ خدا ان پر اس دن سایہ ڈالے گا جب خدا کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔"
(امام محمد باقرؑ از وسائل الشیعہ جلد ۶)

حضرت علیؑ کے احکامات

"زکوٰۃ کی اونٹنی کو اس کے بچوں سے الگ نہ کرنا اور اس کا سارے کا سارا دودھ نہ دوہنا۔ اس پر زیادہ سواری نہ کرنا، تھکے اونٹوں کو آرام کا موقع ضرور دینا، جانوروں کو ان راستوں سے

لے کر چلو جن پر تالاب ہوں، بنجر زمینوں پر سے ان کو نہ لاؤ۔ سبزہ آئے تو ان کو چھوڑ دو تا کہ خوب چر لیں اور پانی پی لیں۔" (حضرت علیؑ کا زکوۃ وصول کرنے والوں کو خط از نہج البلاغہ خط ۲۵)

لوگوں کو فائدہ پہنچانا

"سب سے اچھا آدمی وہ جس سے دوسرے انسان فائدے اٹھائیں"

(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

"ساری مخلوق اللہ کی عیال ہے۔ اس لیے خدا کو سب سے زیادہ پسند وہ ہے جو اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچائے اور اپنے گھر والوں کو خوش رکھے" (جناب رسولؐ خدا از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

اگر کوئی نیکی اسی (۸۰) آدمیوں میں گھومتی رہے تو سب کے سب کو نیکی کرنے والے کے برابر اجر ملے گا اور کسی کا اجر کم نہ ہو گا۔" (امام جعفر صادقؑ از وسائل الشیعہ جلد ۶)

"عطا کرنے والے تین (۳) ہیں

۱۔ خداوند عالم

۲۔ مال رکھنے والا جو دے

۳۔ اور جس کے ہاتھ سے ملے" (امام جعفر صادقؑ از وسائل جلد ۶)

"عطا کرنے والے تین (۳) ہیں

۱۔ اللہ تعالیٰ

۲۔ اپنے مال سے دینے والا

۳۔ مال دلوانے کے لیے کوشش کر کے دلانے والا (امام محمد باقرؑ از وسائل جلد ۶)

نیکی کر کنویں میں ڈال

''نیکی کرکے یعنی کسی کو فائدہ پہنچا کر بھول جاؤ کیونکہ احسان جتانے سے نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔ نیکی کا معیار یہ ہے کہ اس کو جتایا (بلکہ اس کا ذکر تک) نہ کیا جائے''

(سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے) (حضرت علیؑ ازغرر، مستدرک جلد۲)

''جو نیکی شروع کرکے اس کو انجام تک نہ پہنچائے اس نے وہ نیکی ضائع کر دی۔ گویا اس نے وہ نیکی کی ہی نہیں'' (حضرت علیؑ ازغرر)

''نیکی مکمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ

۱۔ اپنی نیکی کو معمولی سمجھو

۲۔ اس کو چھپاؤ

۳۔ نیکی کرنے میں جلدی کرو۔

جب تم نیکی چھپاؤ گے تو وہ عظیم اور مکمل ہو جائے گی۔'' (جناب رسولؐ خدا)

''کسی نیکی کو معمولی نہ سمجھو

چاہے مسکرا کر ملاقات کرنا ہی کیوں نہ ہو'' (جناب رسولؐ خدا ازبحار جلد ۷۷)

''خدا کے پاس نیکی کے قبول ہونے کی علامت

یہ ہے کہ

۱۔ جہاں نیکی کرنے کا مقام ہو (جو مستحق ہو) اس کے ساتھ نیکی کرو

۲۔ لوگوں کو فائدہ پہنچاؤ

۳۔ بلند ترین نیکی یہ ہے کہ حقیقی ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرے جو واقعاً اہل اور مستحق ہوں'' (حضرت علیؑ ازغرر الحکم)

''کوئی شخص اگر کسی اندھے کو راستہ دکھا کر منزل تک پہنچاتا ہے

تو وہ سارا راستہ سونا ہو جاتا ہے۔ اس کے ثواب کی کوئی برابری نہیں کر سکتا۔ اگر اندھے کو ہلاکت سے بچایا تو اس عمل کو اپنی نیکی کے ترازو میں پائے گا جو پوری دنیا سے ایک لاکھ گنا زیادہ بھاری ہوگی۔'' (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

''جو شخص مسلمانوں سے کوئی تکلیف دینے والی چیز ہٹا دے گا۔

تو خدا اس کو ۴۰۰ چار سو آیتیں پڑھنے کا ثواب دے گا جن۔ کہ ہر ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملیں گی'' (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

''حضرت امام زین العابدینؑ گھوڑے سے اتر کر راستے کے پتھر ہٹایا کرتے۔''

(امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۵)

''میں نے ایک شخص کو جنت کے مزے اڑاتے دیکھا جس نے راستے کا ایک درخت کاٹ کر ہٹایا تھا جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی تھی'' (جناب رسولؐ خدا از صحیح مسلم)

''جو شخص مسلمانوں سے آگ پانی کی تکلیف اور ان کے دشمنوں کو ان سے دور کرے گا، خدا اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے'' (حضرت علیؑ از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

نیکی کی ترغیب دینا اور برائی سے روکنا

''امر بالمعروف ونہی عن المنکر یعنی نیکی کی ترغیب دینا اور برائی سے روکنا یہ خدا کی دو عظیم مخلوقات ہیں۔ جو ان کی مدد کرتا ہے خدا اس کی مدد کرتا ہے۔ جو ان کو چھوڑ دے گا خدا بھی ان کو چھوڑ دے گا۔ (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۱۰۰)

''جو یہ دونوں کام کرتا ہے وہ زمین میں اللہ رسول کا خلیفہ ہے'' (کیونکہ خدا رسولؐ کا مقصد یہی کام ہوتا ہے) (جناب رسولؐ خدا از مستدرک الوسائل جلد ۲)

''دین کا اصل مقصد ہی لوگوں کو اچھائی کی ترغیب دینا اور برائی سے روکنا اور خدا کے حدود و قوانین کو عملاً نافذ کرنا ہے۔ خدا کے نزدیک دین کے تمام کاموں کی تکمیل انہیں دو کاموں سے ہوتی ہے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ تمام نیک کام اور جہاد کرنا، اچھائی کی طرف بلانے اور برائی سے روکنے کے مقابلے میں ایسے ہیں جیسے گہرے سمندر کے پانی کے مقابلے میں لعاب دہن کے قطرے'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۳۷۴)

''اچھائی کی طرف بلانا اور برائی سے روکنا افضل ترین عمل ہے'' (حضرت علیؑ از غرر)

میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا ''اے احمدؐ اسلام کے دس (۱۰) حصے ہیں۔ سات (۷) حصے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہیں۔ یہی عمل خدا سے وفاداری ہے۔''

(حضرت رسول اکرمؐ از بحار جلد ۶)

''جس نے یہ دونوں کام کیے اس نے مومنین کی کمر مضبوط کر دی'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۳۱)

''اللہ کمزور مومن کو پسند نہیں کرتا جو برائیوں سے نہ روک سکے۔ جو مومن برائیوں سے نہ روکے اس کا کوئی دین ایمان نہیں ہوتا۔'' (جناب رسولؐ خدا از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

''پلک جھپکنے سے پہلے برے کام کو اچھے کام سے نہ بدل دے وہ مومن نہیں۔'' (تنبیہ الخواطر ۲۱۲) (یعنی برے کام کے بجائے فوراً اچھے کام کرنے لگے)

''جو ظلم یا برا کام ہوتے دیکھے اور طاقت ہونے کے باوجود نہ روکے تو گویا اس نے اس برے کام کو پسند کیا اور جو خدا کی نافرمانی کو پسند کرتا ہے وہ کھل کر خدا سے دشمنی کرتا ہے۔''

(امام جعفر صادقؑ از مستدرک الوسائل جلد ۲)

علماء کیوں نہیں برائی سے روکتے؟

"پہلے کے لوگ جو ہلاک و برباد ہوئے وہ اس لیے ہوئے کہ وہ برگناہ کرتے تھے اور اللہ والے علماء ان کو نہیں روکتے تھے۔ جب وہ پوری طرح گناہوں میں پڑ گئے تو ان سب پر خدا کا عذاب آیا" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۱۰۰)

"خدا سرپھروں کے گناہ کرنے پر اور عقلمندوں کے ان کو نہ روکنے پر، دونوں پر لعنت کرتا ہے۔" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۲)

"تم لوگوں کو وہ کام کرنے کا حکم (ترغیب) دو جن کا خدا نے حکم دیا ہے اور ان کاموں سے روکو جن کو خدا نے منع کیا ہے۔ اگر لوگوں نے تمہارا کہنا مان لیا تو تم نے ان کو بچا لیا، اگر نہ مانا تو تم نے (خود کو بچا کر) اپنا فرض ادا کر دیا۔" (امام جعفر صادقؑ از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

خدا نے فرمایا: "ایماندار مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں (اسی لیے) وہ ایک دوسرے کو اچھے کاموں کی ترغیب اور برے کاموں سے روکتے ہیں" (القرآن)

"یہ خدا کا مقرر کیا ہوا ایسا فریضہ ہے کہ خدا کو علم تھا کہ اگر یہ فریضہ ادا کیا جائے گا تو دوسرے تمام فرائض قائم ہو کر ادا نہ کیے جا سکیں گے، چاہے وہ آسان ہوں یا مشکل ہوں، اس لیے کہ یہ دونوں کام (اچھائی کی طرف بلانا اور برائی سے روکنا) اسلام (یعنی خدا کی اطاعت) کی طرف بلانا ہے، ظلم کو ختم کرنا ہے، ظالم کی مخالفت کرنا ہے، مال غنیمت، زکوۃ و صدقات (یعنی قومی دولت) کو صحیح طریقے سے تقسیم کرنے کا بندوبست کرنا ہے، تاکہ مستحقین محروم نہ رہ جائیں" (حضرت امام حسینؑ از بحار جلد ۱۰۰)

افضل ترین جہاد

"ظالم حکمران کے سامنے عدل اور صحیح فیصلہ کرنے کی بات کرنا افضل ترین جہاد ہے یہ وہ

کلمۂ حق (سچی بات) ہے جو جابر ظالم حکام کے سامنے کہی جائے۔"

(جنابِ رسولؐ خدا از کنزل العمال حدیث ۵۵۷۶)

"اچھائی کی طرف بلانا اور برائی سے روکنا نہ رزق کم کرتے ہیں نہ موت کو قریب لاتے ہیں۔ یہ ثواب کو دوگنا چوگنا بلکہ بہت عظیم کر دیتے ہیں۔ ان میں سب سے افضل عدل وانصاف کی بات کرنا ہے جو ظالم حاکم کے سامنے کی جائے۔" (حضرت علیؑ از غرر)

"جو شخص ظالم حاکم کو ہدایت کرے، نصیحت کرے اور اس کو خدا کا خوف دلائے، برائیوں سے روکے، اس کو تمام جنوں انسانوں کے اعمال کے اجر کے برابر ثواب ملے گا۔"

(امام محمد باقرؑ از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

"لوگو اچھے کاموں کی ترغیب دو اور برائی سے روکو

اگر یہ کام نہ کیا تو میں تمہاری دعا قبول نہ کروں گا۔ اگر مجھ سے مدد مانگو گے تو میں تمہاری مدد بھی نہ کروں گا۔۔۔ یہ کام نہ کرنے پر تم پر بدترین لوگ حاکم مقرر کیے جائیں گے۔ پھر تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں گے مگر وہ بھی قبول نہ کی جائیں گی۔" (جنابِ رسولؐ خدا سے مروی حدیث قدسی از ابن ماجہ۔ ابن حبان)

"جب لوگ اچھے کاموں کی ترغیب اور برائی سے روکنا چھوڑ دیں گے اور میرے اہلبیت کی پیروی اور اطاعت نہ کریں گے، تو خدا ان پر کمینے لوگوں کو حاکم بنا دے گا۔ پھر نیک لوگوں کی دعائیں بھی قبول نہ کرے گا" (جنابِ رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۰۰)

"پھر عمومی عذاب تم کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ خاص طور پر جب لوگ ظالم کو ظلم کرتے دیکھیں اور اس کو نہ پکڑیں گے" (جنابِ رسولؐ از کنز العمال ۵۵۷۵)

کھلم کھلا گناہ کرنا

"جب بندہ چھپ کر گناہ کرتا ہے تو اس کا نقصان صرف اسی گناہگار کو ہوتا ہے۔ جب وہ سب کے سامنے کھل کر گناہ کرتا ہے اور ان سے روکا بھی نہ جائے تو اس کا نقصان سب لوگوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس سے دوسروں کو برے کاموں کی ترغیب ہوتی ہے اور وہ برے کام کو بہت معمولی چیز سمجھنے لگتے ہیں۔ اس طرح برائی عام ہو جاتی ہے۔ نیز یہ کہ یہ عمل خدا سے کھلی بغاوت ہے۔ خدا کی عظمت کا عملاً انکار ہے۔ اس عمل سے دین خدا کو ذلیل کیا جاتا ہے"
(حضرت امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۱۰۰)

"جب خاص اور بڑے لوگ سب کے سامنے گناہ کریں اور عوام ان کو نہ روکیں پھر دونوں خاص اور عام لوگ خدا کی سزاؤں کے مستحق بن جاتے ہیں" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۱۰۰)

"کسی فرد یا قوم کے عمل پر راضی ہونے والا

شخص بھی ان لوگوں میں شامل ہوتا ہے جو اچھا یا برا کام کرتے ہیں۔ برے کام کرنے والے کے دو (۲) گناہ ہوتے ہیں

۱۔ خود گناہ کرنا

۲۔ دوسرا اسی گناہ پر راضی ہونا" (حضرت علیؑ از بحار ۱۰۰)

"اگرچہ حضرت صالحؑ کی اونٹنی کو صرف ایک آدمی نے مار ڈالا تھا مگر ساری قوم اس کے عمل پر راضی تھی اس لیے خدا نے سب پر عذاب نازل کیا۔ اسی طرح عادل یا ظالم حاکم کے فیصلوں پر جو راضی ہوگا، وہ اسی کی مدد کرے گا اور اسی کا دوست سمجھا جائے گا" (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۵)

"جو کسی کام سے راضی ہوتا ہے وہ اس کام میں داخل ہوتا ہے اور جو کسی کام سے ناراض

ہوتا ہے وہ اس کام سے باہر آجاتا ہے۔" (حضرت علیؑ از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

"جو کسی برے کام کو اچھا سمجھے وہ اس برے کام میں برابر کا شریک ہے۔"

(حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

(چور کا ساتھی گرہ کٹ)

"جنگ جمل کی فتح کے موقع پر ایک شخص نے حضرت علیؑ سے کہا کاش میرا بھائی بھی یہاں ہوتا اور دیکھتا کہ خدا نے آپ کو کیسی کامیابی عطا کی۔ حضرت علیؑ نے پوچھا کہ کیا تمہارا بھائی ہم سے محبت کرتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا تو پھر گویا وہ یہاں موجود ہے۔ بلکہ وہ تمام کے تمام لوگ بھی یہاں موجود ہیں جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ہیں مگر وہ یہ چاہیں گے کہ کاش ہم علیؑ کے ساتھ ہوتے اور جہاد کرتے" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۱۲)

"اچھائی کی ترغیب اور برائی سے صرف وہ شخص روک سکتا ہے

۱۔ جو اچھائی برائی کو جانتا ہو اور اس برے کام کو خود نہ کرتا ہو جس سے روک رہا ہے۔

۲۔ اپنے کاموں میں اور اس کام میں عدل و انصاف کرتا ہو

۳۔ نیز یہ کہ اس کام میں نرمی سے کام لے (یعنی نرم نازک محبت بھرے انداز میں برائی سے روکے) (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۰۰)

۴۔ نیز یہ کہ وہ لوگوں کو برائی سے روکنے کی طاقت بھی رکھتا ہو۔ کمزوروں کو یہ کام کرنا واجب نہیں، نہ ان پر واجب ہے جو نہیں جانتے۔ اسی لیے خدا نے فرمایا تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہونے چاہئیں جو اچھائی کی ترغیب دیں۔" (امام جعفر صادقؑ از بحار ۱۰۰)

"آخری زمانے میں ایسے ریاکار قاری (عالم) اور دکھاوے کے عابد زاہد ہوں گے جو جب ان کو کوئی خوف یا خطرہ بھی نہ ہوگا پھر بھی لوگوں کو برائی سے نہیں روکیں گے۔ صرف اپنی

آسانی کے لیے اس کام کے نہ کرنے کے بہانے تلاش کریں گے'' (تاکہ لوگوں کی ناراضگی کی تکلیف سے بچے رہیں) (امام محمد باقرؑ از فروع کافی جلد۵)

''جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی اچھائی کی ترغیب دینا اور لوگوں کو برائی سے روکنا چاہتا ہے، تو اس کو چاہیے کہ پہلے خود اپنے آپ کو اچھے کام کا عادی بنائے اور برے کاموں سے خود کو روکے۔ تاکہ اس کا اپنا عمل بھی اس کے قول کے مطابق ہو'' (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۵۵۲۳)

(ایسا نہ ہو کہ بقول

وہ خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق)

اقبالؔ

بے عمل دوسروں کو نصیحت کرنے والے

''ان لوگوں میں نہ ہو جو اچھے اعمال کیے بغیر آخرت میں نجات کی امید رکھتے ہیں اور دوسروں کو برے کاموں سے روکتے ہیں اور خود برے کام کرتے ہیں''

(حضرت علیؑ از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

(پہلے تو آ کے شیخ نے دیکھا اِدھر اُدھر
پھر سر جھکا کے داخلِ میخانہ ہوگیا)

''منافق دوسروں کو روکتا ہے مگر خود برائی سے نہیں رکتا۔ دوسروں کو اچھے کاموں کی تعلیم و ترغیب دیتا ہے مگر خود نہیں کرتا۔ وہ کھلم کھلا منافق ہے۔''

(حضرت امام زین العابدینؑ از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

"جس میں تین (۳) خوبیاں ہوں گی وہ دنیا آخرت میں محفوظ ہے

۱۔ دوسروں کو اچھے کاموں کی تعلیم دے اور خود بھی نیک کام انجام دے

۲۔ دوسروں کو برائی سے روکے اور خود بھی رکے

۳۔ خدا کے حدود و احکامات کی حفاظت (اطاعت) کرنے والا ہو۔"

(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

ایمان کا کم سے کم درجہ

"تم میں سے کوئی کسی برائی کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ

۱۔ اپنے ہاتھ (طاقت) سے برائی کو روک دے۔

۲۔ اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے روکے۔

۳۔ اگر زبان سے بھی نہ روک سکتا ہو تو کم سے کم دل سے اس برائی کو برا سمجھے۔ یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے" (جناب رسولؐ خدا از صحیح مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

۱۔ "افضل جہاد ہاتھ کا جہاد ہے یعنی ہاتھوں سے برائی اور ظلم کو روکنا

۲۔ پھر زبان کا جہاد ہے

۳۔ پھر دل کا

جو دل سے بھی برائی کو برا نہ جانے گا اس کو تباہ کر دیا جائے گا۔ اس کی کوئی اچھائی قبول نہ کی جائے گی" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۱۰۰)

"جو شخص تلوار لے کر ظلم اور برائی کے خلاف کھڑا ہوتا ہے تا کہ اللہ کے حکم پر عمل ہو، دینِ خدا کا بول بولا ہو۔ ظالموں کا ظلم ختم ہو۔ اس نے ہدایت کو پالیا۔ وہ صرف دل سے برائی کو برا سمجھنے والے سے افضل ہے کیونکہ اس کے دل نے یقین کی روشنی پالی ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۱۰۰)

(نوٹ: مگر یہ عمل خدا کے مقرر کئے ہوئے امام یا مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے کیا جانا ضروری ہے کیونکہ ہر شخص اپنی رائے سے اگر تلوار اٹھا کر جہاد کرنے لگے گا تو فتنہ ہوگا اور ناحق خون بہے گا۔ کیونکہ اس کام کو اقتدار یا مال کمانے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے)

خداوند عالم کا فرمانا "لوگوں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو صرف اللہ کو خوش کرنے کے لیے اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں" (القرآن)

حضرت علیؑ نے فرمایا: "اس سے مراد وہ شخص بھی ہے جو لوگوں کو اچھائی کی تعلیم دینے اور برائی سے روکنے کی وجہ سے قتل کیا جاتا ہے" (حضرت علیؑ از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

(گفتارِ صدق مایۂ آزاری شود
چوں حرفِ حق بلند شود داری شود
سر بر قدمِ یار فدا شد چہ بجا شد
ایں بارِ گراں بود، ادا شد چہ بجا شد)

"کوئی شخص خود کو حقیر و ذلیل نہ سمجھے۔ یعنی اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ کوئی بات کہنا ضروری ہے تو ضرور کہے۔ اگر نہ کہے گا تو خدا اس سے پوچھے گا کہ کیوں نہ بولا تھا؟ اگر اس نے کہا کہ میں ڈر گیا تھا تو خدا فرمائے گا میں اس بات کا زیادہ حقدار تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا اور ضروری بات کہتا یعنی برائی سے روکتا" (جنابِ رسولؐ خدا از ابن ماجہ)

"جب تم دیکھو کہ میری امت کے لوگ ظالم کو ظالم کہتے ڈر رہے ہیں تو ان سے الگ ہو جاؤ" (جنابِ رسولؐ خدا از کنزل العمال ۵۵۴۰)

"گناہگاروں سے دشمنی رکھ کر خدا کا قرب حاصل کرو، ان سے تیوری چڑھا کر ملو، ان کو ناراض کر کے خدا کو راضی کرو، ان سے دور رہ کر خدا کا قرب حاصل کرو" (جنابِ رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث ۵۵۱۸)

''سب سے اچھا عمل یہ ہے کہ تم ظالموں گناہگاروں سے ناراض ہو کر ملو'' (حضرت علی تنبیہ الخواطر، یہی ظالموں سے تبرا کرنا ہے)

(توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے)

اقبال

''خدا نے ایک قوم پر عذاب بھیجا فرشتوں نے وہاں دیکھا کہ ایک آدمی رو رو کر خدا سے دعائیں مانگ رہا ہے۔ فرشتے لوٹ گئے اور خدا کو یہ بات بتائی۔ خدا نے فرمایا تم اس قوم پر عذاب اتارو کیونکہ یہ وہ شخص ہے کہ جس کے چہرہ کو میں نے کبھی مجھے ناراض کرنے والے گناہگاروں کے گناہ پر بگڑتے نہیں دیکھا'' (امام جعفر صادقؑ از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

خثعم نے رسولؐ خدا سے پوچھا کہ خدا کو سب سے زیادہ کون سا عمل ناپسند ہے؟ فرمایا

''۱۔ خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔''

پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا

''۲۔ قطع رحمی (یعنی لوگوں اور خاص کر رشتہ داروں پر رحم نہ کرنا)''

پوچھا اس کے بعد کون سا عمل خدا کو ناپسند ہے؟ فرمایا

''۳۔ برائی کی ترغیب دینا اور نیک کاموں سے روکنا''

(امام جعفر صادق از تہذیب الاحکام)

(نوٹ: اس سے معلوم ہوا کہ خدا کو سب سے زیادہ اپنی یکتائی کو مان کر صرف اپنی اطاعت پسند ہے۔ دوسرے نمبر پر لوگوں پر اور خاص کر رشتہ داروں پر رحم کرنا پسند ہے اور پھر لوگوں کو اچھائی کی طرف بلانا اور برائی سے روکنے کا عمل پسند ہے)

خدا جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے

خدا فرماتا ہے کہ "ملک کا مالک خدا ہے وہ جسے چاہے سلطنت دے۔" (القرآن)

راوی نے امام سے پوچھا کہ کیا خدا نے بنی امیہ کو حکومت نہیں دی؟ فرمایا "نہیں۔ خدا نے ہم کو حکومت (کا حق) دیا تھا جسے بنی امیہ نے ہم سے زبردستی ظلم کر کے چھین لیا۔ جیسے تمہارا کپڑا تم سے کوئی چھین لے (جب کہ خدا نے وہ تم کو دیا تھا) اس طرح وہ کپڑا اس چھیننے والے کا مال تو نہیں ہو جائے گا" (امام جعفر صادقؑ از فروع کافی جلد ۸)

(اصل میں خدا نے ملک تو محمدؐ و آل محمدؐ کو دیا ہے کیونکہ ان کی اطاعت واجب کی ہے۔ رہا ظالموں جابروں کا تو وہ زبردستی ملک چھین لیتے ہیں۔ اس چھین لینے سے وہ حاکم تو ضرور بن جاتے ہیں مگر وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ خدا نے ہم کو ملک دیا ہے۔ مثلاً اگر میں آپ کا مکان چھین لوں تو میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ مکان خدا نے مجھے دیا ہے۔ خدا نے تو وہ مکان آپ کو دیا تھا۔)

عزت جسے دیتا ہے خدا دیتا ہے

"خدا نے مومنین کو تین چیزیں عطا فرمائیں

۱۔ دنیا آخرت میں عزت

۲۔ دنیا و آخرت میں کامیابی

۳۔ ظالموں کے دل میں اس کا رعب داب" (امام محمد باقرؑ از فروع کافی جلد ۸)

(معلوم ہوا کہ خدا نے عزت اور کامیابی مومنین کے لیے لکھی ہے

جو آخرت میں تو ضرور ان کو ملے گی مگر دنیا میں ممکن ہے کہ ظالم مومن کو بے عزت کریں اور دنیا میں کامیاب نہ ہونے دیں۔ مگر اس طرح وہ یہ کہنے کا حق نہیں رکھتے کہ خدا نے ہمیں عزت اور کامیابی عطا فرمائی ہے۔ دنیا امتحان گاہ ہے۔ خدا مومن کا امتحان اس طرح بھی لیتا

ہے کہ وہ مظلوم بن جاتا ہے۔)

"جو خدا کے سوا کسی اور سے عزت مانگتا ہے اس کو وہ عزت تباہ کر دیتی ہے۔"

(حضرت علیؑ ازغرر)

"عزت یہ ہے کہ حق کے سامنے جھک جاؤ" (حضرت علیؑ ازغرر)

"سچ بولنے میں عزت ہے، جھوٹ بولنے میں ذلت ہے" (امام صادقؑ از بحار ۷۸)

"مومن کی عزت رات کو نماز تہجد میں کھڑا ہونا ہے اور لوگوں کو تکلیف نہ دینے میں ہے" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۵)

"مومن کی عزت اچھا اخلاق اور دوسروں کی عزت کرنے میں ہے اور لوگوں پر اعتراض یا غیبت نہ کرنے میں ہے" (امام جعفر صادقؑ)

"حلم اور بردباری سے بہتر کوئی عزت نہیں" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

"خدا کے مقرر کیے ہوئے حاکم الولامر (مراد امام جو خدا کا مقرر کیا ہوا ہو) اس کی اطاعت میں مومن کے لیے مکمل عزت ہے" (امام زین العابدینؑ از بحار جلد ۷۸)

خدا کی اطاعت

خدا فرماتا ہے کہ "میں تمہارا عزت والا پالنے والا مالک ہوں اس لیے جو عزت چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ میری عملاً اطاعت کرے" (حدیث قدسی مروی از جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۴۴۱۰۱)

"جو شخص قوم قبیلے مال و دولت حکومت اور سلطنت کے بغیر رعب دبدبہ اور عزت چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ خدا کی نافرمانی چھوڑ کر اس کی عملاً اطاعت کرے" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۴۴)

"جو شخص دنیا میں سب سے زیادہ عزت والا بننا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ صرف خدا سے ڈرے" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۰)

"تقویٰ یعنی خدا سے ڈر کر برائی کو چھوڑ دینے سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۰)

"اگر تم دنیا میں عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو جو دولت لوگوں کے پاس ہے اس سے اپنی طمع کو کاٹ دو کیونکہ تمام انبیاءؑ کو جو عزت اور مقام ملا وہ اسی طمع کو لوگوں سے کاٹ لینے سے ملا (صرف خدا سے امید اور توقع رکھو) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۱۳)

(بتوں سے تجھ کو امیدیں، خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟)
اقبالؔ

"جو شخص لوگوں سے انصاف کرتا ہے خدا اس کو عزت دیتا ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۵)

"جس نے حق کو چھوڑا وہ ذلیل ہوا اور جس نے حق کو اپنا لیا وہ عزت والا ہو گیا" (امام حسن عسکریؑ از بحار جلد ۷۸)

"جو کسی کے ظلم کو معاف کر دیتا ہے خدا اس کے بدلے میں اس کو دنیا آخرت کی عزت عطا فرماتا ہے" (حضرت رسولؐ از بحار ۷۷)

"تین خوبیاں ایسی ہیں کہ خدا ان کی وجہ سے دوسری نیکیوں میں اضافہ فرماتا ہے

۱۔ تواضع یعنی دوسروں کی عزت کرنا اور خود کو حقیر سمجھنا۔ خدا اس کے ساتھ سربلندی اور عزت عطا فرماتا ہے

۲۔ خود کو کمزور ذلیل گناہگار سمجھنا۔ اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے

۳۔ پاکدامنی ہوتی ہے تو خدا دولت بھی عطا فرماتا ہے“ (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۵)

”اپنی زبان قابو میں رکھو تو عزت ملے گی۔ لوگوں کے قبضے میں خود کو نہ دو ورنہ تمہاری گردن جھک جائے گی۔

۴۔ لوگوں کی تابعداری نہ کرو ورنہ ذلت ہوگی“ (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد اول)

”میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تین (۳) چیزیں حق ہیں

۱۔ صدقہ زکوٰۃ خیرات دینے سے کسی کا مال کم نہیں ہوتا۔

۲۔ جس پر ظلم ہوتا ہے پھر خدا بدلہ لینے کی قدرت اس کو عطا فرماتا ہے لیکن اگر وہ غصے کو پی جاتا ہے تو خدا اس کو عزت بھی عطا فرماتا ہے۔

۳۔ جو لوگوں سے مانگتے رہنے کا دروازہ کھول لیتا ہے تو خدا فقر و فاقے کا دروازہ اس کے لیے کھول دیتا ہے“ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

”جو شخص مصیبت پر صبر کرتا ہے اور غصہ کو پی جاتا ہے، خدا اس کی عزت بڑھاتا ہے۔ وہ جنت میں محمدؐ و آل محمدؐ کے ساتھ داخل ہوگا“ (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۸۲)

(اس لیے کہ غصہ پینا اور صبر کرنا محمدؐ و آل محمدؐ کی عملاً پیروی کرنا ہے اور محمدؐ و آل محمدؐ نے فرمایا ہے کہ ہمارے پیروکار ہمارے ساتھ ہمارے درجات میں ہوں گے (الحدیث) درجات عمل سے ملتے ہیں جب عمل وہی ہے تو درجہ بھی وہی ملے گا) (انشاءاللہ)

”جو برائیوں سے الگ ہو جاتا ہے اور قناعت اختیار کرتا ہے وہ عزت پاتا ہے“ (حضرت علیؑ از غرر)

”مالک مجھے اپنی نگاہوں میں ذلیل اور لوگوں کی نگاہوں میں عزت والا بنادے۔ لوگوں میں

میرا درجہ جتنا بلند کرا تنا ہی مجھے اپنی نظروں میں پست کردے۔ مجھے اپنی بارگاہ میں عاجز کمزور ذلیل اور لوگوں کی نگاہوں میں باعزت بنادے۔" (امام زین العابدینؑ از صحیفہ کاملہ سجادیہ)

تنہائی

"جو شخص لوگوں سے الگ تھلگ رہ کر (خدا سے لولگاتا ہے) اللہ بھی اس سے مانوس ہو جاتا ہے" (حضرت علیؑ از غرر)

"دیر تک اکیلے رہنے سے غور و فکر کی عادت پڑتی ہے اور غور و فکر کرنے سے جنت کے راستے کی طرف رہنمائی ہوتی ہے" (حضرت لقمانؑ از بحار جلد ۱۱)

"اس شخص کے لیے کوئی سلامتی نہیں ہے جو لوگوں سے بہت زیادہ ملتا رہتا ہے" (کیونکہ اکیلا رہنا نیک لوگوں کا طریقہ ہے) (حضرت علیؑ از غرر)

"خدا کے نزدیک قابل رشک وہ ہے جو

۱۔ مومن ہے (یعنی دل سے سمجھ کر خدا رسول کو مانتا ہے)

۲۔ جس کا مال اولاد اور اہل و عیال کم ہیں

۳۔ نماز میں جس کا حصہ زیادہ ہے

۴۔ وہ خدا کی عبادت اچھے طریقہ (یعنی پوری توجہ سے) انجام دیتا ہے

۵۔ اکیلے میں بھی چھپ کر خدا کی اطاعت کرتا ہے۔

۶۔ لوگوں میں گمنام ہے" (جناب رسول خداؐ از تنبیہ الخواطر ص ۱۳۹)

"موسیٰ تمہارا لباس پرانا معمولی ہو مگر دل تازہ اور پوری طرح میری طرف متوجہ رہنا چاہیے۔ تم زمین والوں میں گمنام ہو گے تو آسمان والوں میں پہچانے ہوئے مشہور ہو جاؤ گے" (حدیث قدسی بحار جلد ۷۷)

(کیونکہ مشہور ہونے کے لیے نیکی کرنے سے نیکی بلند نہیں ہوتی)

"لوگوں سے ملو جلو اور ان کو آزماؤ جب آزما لو گے تو خود ان سے دور رہو گے" (امام جعفر صادقؑ از بحار ۷۰)

"جو خدا کو پہچان لیتا ہے وہ سچا موحد (خدا پرست) بن جاتا ہے (پھر وہ دوسروں سے کوئی توقع نہیں رکھتا) اور جو لوگوں کو پہچان لیتا ہے وہ اکیلا رہنا پسند کرتا ہے" (حضرت علیؑ از غرر)

لوگوں سے میل جول

"جو مومن لوگوں سے میل جول رکھ کر (ان کے حقوق ادا کرتا ہے) اور ان کے برے سلوک پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے میل جول ہی نہیں رکھتا، اس لیے ان کی بدسلوکی پر صبر بھی نہیں کرتا۔" (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۶۸۶)

"تم میں سے کسی کا مسلمانوں کے ساتھ مسلمانوں کی زمین پر رہ کر لوگوں کی ناپسندیدہ باتوں پر ایک گھنٹہ صبر کرنا اس چالیس ۴۰ سال کی عبادت سے افضل ہے جس میں کسی ناپسندیدہ بات پر صبر نہ کرنا پڑے" (جناب رسولؐ خدا از تفسیر در منثور جلد اول)

مضبوط ارادہ اور عزم محکم

"جس کے ارادے پکے نہیں ہوتے اس کا تیر خود اسی کی طرف پلٹ کر لگتا ہے" (حضرت علی از غرر)

"سستی کے مقابلے کرکے پکے مضبوط ارادہ کے ساتھ ڈٹ جاؤ"

اور شیطان کے خلاف اپنی پوری کوشش اور طاقت خرچ کرو

شیطان تمہاری انگلی کے ایک ایک پورے پر چونٹیں لگاتے ہیں۔ تم پوری قوت ارادی کے

ساتھ ان کا مقابلہ کرو اور ان کو روک دو۔ پوری طرح پکا ارادہ کرکے ان کے مقابلہ پر ڈٹ جاؤ۔"

(حضرت علیؑ از نہج البلاغہ ۱۹۲)

"حضرت آدمؑ کو شیطان نے جو ان کا اصل دشمن تھا، جنت سے نکالا کیونکہ اس نے ان سے حسد کیا اور پھر ان کو دھوکہ دیا۔

آدمؑ نے اپنے یقین کو شک سے بدلا اور اپنے پختہ ارادہ کو کمزور ارادہ کے ہاتھ بیچ ڈالا" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ اول)

مصیبت زدہ سے تعزیت کرنا اور اس کو دلاسا دینا

"جو مصیبت زدہ سے ہمدردی کرتا ہے اس کے لیے بھی مصیبت برداشت کرنے والے جیسا اجر ہے۔" (رسولؐ خدا از بحار جلد ۸۲)

"جو کسی ماں سے جس کا بیٹا مرا ہو ہمدردی کرے اور اس کو تسلی دے تو خدا اس کو اس دن اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔" (حضرت علیؑ از بحار ۸۲)

"تسلی دینے اور تعزیت پیش کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ

۱۔ اس کے سامنے یہ آیت پڑھے انا اللہ وانا الیہ راجعون

۲۔ موت اور موت کے بعد کے حالات کا ذکر کرے" (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۸۲)

۳۔ امام نے اس طرح دلاسا دیا "اللہ تمہارے نقصان کو پورا کرے۔ تمہارے دلوں کو خوش کرے۔ تمہارے مرنے والے پر رحم کرے" (امام جعفر صادقؑ از من لایحضرہ الفقیہ جلد اول)

"اصل مصیبت یہ ہے کہ مصیبت اترنے پر بے صبری کرکے مصیبت پر صبر کرنے کا ثواب کھودے۔ اگر مصیبت پر تم نے صبر کیا (یعنی خدا پر اعتراض نہ کیا) تو تم خدا کے (بے حساب

اجر کے مستحق ہو گئے۔ پھر یہ مصیبت مصیبت ہی نہ رہی'' (کیونکہ صبر کرنے پر خدا نے فرمایا ہے کہ صبر کرنے والوں کو خدا بے حد و بے حساب اجر عطا فرمائے گا) (القرآن)

لوگوں کے ساتھ رہنا سہنا اور اس کا طریقہ؟

''میری اولادو! لوگوں کے ساتھ اچھی طرح سے رہا کرو۔ اس طرح رہو کہ اگر تم ان میں موجود نہ ہو تو تمہارے ہونے کے وہ مشتاق ہوں اور جب تم نہ رہو تو وہ تم پر روئیں'' (حضرت علیؑ کی وصیت بحار جلد ۴۲)

''میرے بیٹو! لوگوں سے دشمنی جھگڑوں پر نہ اتر آنا ورنہ وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے۔ ان کو ذلیل نہ کرنا ورنہ وہ تمہیں سیدھے راستے سے ہٹادیں گے۔ اتنے میٹھے بھی نہ بننا کہ وہ تم کو نوالہ بنالیں اور اتنے کڑوے بھی نہ بننا کہ وہ تم کو تھوک دیں'' (حضرت لقمانؑ از بحار جلد ۱۳)

''اگر تم چاہتے ہو کہ ساتھیوں سے تمہارا ہاتھ اونچا ہے تو ان سے بے نیاز ہو کر رہو (یعنی ان سے کچھ نہ مانگو) ان سے لینے کے بجائے ان کو دو۔'' (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۴)

''جو تمہاری طرف جھکے اس کو توجہ نہ دینا عقل کی خرابی ہے اور جو تم سے بے رخی اور بے پرواہی اختیار کرے اس کی طرف جھکنا اپنی ذلت ہے'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ ۴۵۱)

اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

''میں اپنے غلام (نوکر) پر اور اپنے گھر والوں (کی حرکتوں) پر اس قدر صبر (برداشت) کرتا ہوں جتنا حنظل جو کڑوا ہوتا ہے، اس کو کھانا۔ جو بھی یہ صبر کرتا ہے وہ اس صبر کی وجہ سے نمازی روزہ دار اور اس شہید کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے جو رسولؐ خدا کے سامنے جنگ کرے'' (امام جعفر صادقؑ از وسائل الشیعہ جلد ۱۱)

ا۔ ''انسان لازماً گھر والوں کے ساتھ اچھی طرح رہے

۲۔ جس قدر ممکن ہو ان پر خرچ کرے

۳۔ چادر اور چار دیواری کی لازماً حفاظت کر کے غیرت کا ثبوت دے'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

''عام آدمیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو مگر

ان سے دور رہنا افضل ہے۔ عام لوگوں کی محبت بادلوں کی طرح جلد ختم ہو جاتی ہے'' (یعنی شہرت پر بھروسہ نہ کرو) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''ہر معاملہ میں اپنی ذات کو میزان (معیار) قرار دو

یعنی جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو۔ جو بات اپنے لیے نہیں چاہتے دوسروں کے لیے بھی نہ چاہو۔ تم نہیں چاہتے کہ تم پر زیادتی ظلم ہو (تمہارا حق مارا جائے) یہی دوسرے کے لیے بھی چاہو۔ جیسا سلوک تم لوگوں کے ساتھ کرتے ہو، ویسا ہی سلوک جب وہ تمہارے ساتھ کریں تو اس کو صحیح مانو'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۳۱)

''اپنی زبان اور جسم کے ساتھ لوگوں سے مل کر رہو مگر اپنے دل اور اعمال کو لوگوں سے الگ رکھو'' (برے کاموں میں لوگوں کی نقل نہ کرو اور لوگوں کی طرح دنیا پر نہ مٹو) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اس طرح تم مصیبتوں سے بچے رہو گے۔ مگر اپنے اعمال کے معاملے میں عام لوگوں سے الگ رہو تا کہ ان میں نہ گنے جاؤ'' (جناب رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر ص ۲۶۸)

''اگر دشمنوں میں جان مال عزت و آبرو کا خطرہ ہو تو اپنے دین کو تقیہ کر کے بچاؤ'' (یعنی اپنے اصل عقائد ظاہر نہ کرو بلکہ ان کے والے عقائد کا اظہار کرو۔)

''اس لیے کہ جو ان خطرناک حالات میں تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان (ثابت) نہیں۔ تمہاری مثال شہد کی مکھی کی ہے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تم ہم اہلبیت رسولؐ سے محبت کرتے ہو تو وہ اپنی باتوں سے تم کو کھا جائیں اور اعلانیہ اور چھپ کر تم کو گالیاں دیں'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۵)

''اپنے مومن مسلمان بھائی پر اپنا مال تک خرچ کر دو۔ اپنے دشمن کے ساتھ عدل کرو (یعنی اس کا حق اس کو دو) عام آدمیوں کے ساتھ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملو۔ اپنے دوست کا بھلا چاہو اور اس کو فائدے پہنچاؤ۔ جاننے والوں پر خرچ کرو'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''منافق کے ساتھ اچھی زبان سے ملو مگر مومن سے سچی خالص محبت کرو۔ یہودی (غیر مذہب والا) تم سے ملے تو اس کے اچھے ساتھی بن جاؤ'' (امام جعفر صادقؑ)

''جو تمہارے ساتھ ساتھ رہے اس کے ساتھ اچھے انداز میں رہو۔ اس طرح تم اچھے مسلمان کہلاؤ گے'' (رسولؐ خدا از بحار جلد ۶۹)

''لوگوں کے ساتھ اچھی طرح رہنا عقلمندی کا ایک تہائی حصہ ہے'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

''جس کے پاس اختیار یا حکومت ہو اس کے ساتھ احتیاط سے رہو

جو دوست ہو اس کے ساتھ انکساری مسکراتے چہرے کے ساتھ رہو

دشمن کے ساتھ اس طرح رہو کہ تمہاری حجت تمام ہو جائے'' (یعنی کوئی غلط کام نہ کرو) حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''اللہ کا بدترین بندہ

وہ ہے جس کی بدکلامی اور بدتمیزی کی وجہ سے اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا برا لگے'' (امام جعفر

صادقؑ از وسائل الشیعہ جلد ۸)

''لوگوں سے اپنی محبت ظاہر کرو

اظہار محبت آدھی عقلمندی ہے'' (حضرت علیؑ از بحار ۷۴)

''خدا پر ایمان لانے کے بعد سب سے بڑی عقلمندی لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے۔ مگر وہ محبت جو خدا کی مخلوق سمجھ کر کی جائے'' (جناب رسولؐ خدا از بحار ۷۴) (یعنی خدا کے حوالے سے کی جائے)

''محبت کے اظہار سے محبت پکی ہوتی ہے اور یہ بڑی عقلمندی کا کام ہے۔ اچھی طرح ملنا جلنا رہنا سہنا محبت کو قائم دائم رکھتا ہے اور دوست مانوس ہو جاتے ہیں'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''مومن دنیا میں پردیسی ہوتا ہے اس لیے دنیا کی ذلتوں مشکلوں سے گھبراتا نہیں اور دنیا کی عزتوں کا خواہشمند نہیں ہوتا'' (امام صادقؑ از بحار ۷۸)

''دوستوں سے بہت زیادہ دوستی نہ کرو

ہو سکتا ہے کہ کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے۔ اور نہ بے حد دشمنی کرو، ہو سکتا ہے کہ وہی دشمن (کم دشمنی کرنے کی وجہ سے کبھی) تمہارا دوست بن جائے'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

''دوست سے اتنی زیادہ شدید محبت نہ کرو کہ جہاں سے واپسی ممکن نہ رہے۔''

(حضرت علیؑ از غرر)

''عقلمندوں کے ساتھ رہنا اٹھنا بیٹھنا دل کو آباد (خوش) رکھتا ہے۔ جن کے اخلاق و اعمال افضل ہوں ان کے ساتھ رہو تم خود بھی شریف انسان بن جاؤ گے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''عقلمندوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا دلوں کی زندگی ہے اور کسی کے پوشیدہ اخلاق ملنے جلنے

سے ہی معلوم ہوتے ہیں'' (حضرت علیؑ از غرر)

''جو شخص لوگوں کا مذاق اڑاتا ہے اس کو سچی محبت کی امید نہیں رکھنی چاہیے'' (امام جعفر صادقؑ از بحار۷۵)

''جن لوگوں سے تم کو دلی نفرت ہے ان سے بچ کر رہو'' (امام صادقؑ از مستدرک جلد۲)

''جو شخص کسی کی بات کو کاٹ دیتا ہے گویا اس نے اس کا چہرہ نوچ لیا'' (جناب رسولؐ خدا از وسائل الشیعہ جلد۸)

حضرت امام حسینؑ پر غم کرنے اور رونے کا ثواب

''جب کوئی شخص امام حسینؑ کی محبت میں روتا ہے اور اس کے آنسو اس کے گالوں پر بہتے ہیں تو خدا اس کے لیے جنت میں اونچے اونچے محل بناتا ہے جن میں وہ ہمیشہ رہے گا'' (امام زین العابدینؑ از وسائل الشیعہ جلد۱۰)

''قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی اور جاگ رہی ہوگی سوا ان آنکھوں کے جن کو خدا نے اپنے کرم سے چن لیا ہوگا کیونکہ وہ امام حسینؑ اور اہلبیتؑ رسول کی بے قدری اور ظلم پر روتی رہی ہوگی'' (حضرت علیؑ از بحار جلد۱۰)

''اے وہ خدا جس نے ہم محمدؐ و آل محمدؐ کو عزت اور شرف عطا فرمایا ہے اور ہمیں شفاعت کا حق دیا ہے میرے تمام دینی بھائیوں اور حضرت امام حسینؑ کی قبر کی زیارت کرنے والوں کو بخش دے۔ تو ان کے چہروں پر رحم فرما اور ان گالوں پر بھی رحم فرما جو میرے بابا کی قبر سے مس ہوتے ہیں۔ ان آنسوؤں پر رحم فرما جو ہمارے غم میں بہتے ہیں۔ ان دلوں پر رحم فرما جو ہمارے غم کی وجہ سے غمگین ہیں۔ میں ان کی جانوں اور جسموں کو تیری امانت میں دیتا ہوں۔ اس لیے ان کو قیامت میں پیاس کے دن سیراب کرنا۔'' (امام جعفر صادقؑ کی دعا مروی از وھب، بحار جلد۱۰۱)

''جو شخص امام حسینؑ کے غم میں شعر کہے (یا پڑھے) اور اس طرح خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلائے، تو اس کے اور تمام رونے والوں کے لیے جنت ہے'' (امام جعفر صادقؑ از وسائل الشیعہ جلد ۱۰)

اللہ سے عشق

''جو دل اللہ کی محبت سے خالی ہوتے ہیں تو خدا اپنے غیر کی محبت کا مزہ ان کو چکھاتا ہے'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۳)

''خواہشات انسان کو اندھا کر دیتی ہیں'' (پھر اس کو حلال حرام کا فرق محسوس نہیں ہوتا) حضرت علیؑ از نہج البلاغہ مکتوب ۳۱)

(نوٹ: خدا سے محبت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ خدا کی نعمتوں پر اور عطاؤں پر غور کرو۔ جس قدر خدا کے احسانات کو یاد کرو گے اس قدر خدا سے محبت ہوگی (امام جعفر صادقؑ))

''جو کسی سے عشق کرے مگر زنا نہ کرے

اور پاک دامن رہے تو شہید مرے گا'' (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث ۶۹۹۹)

''جو شخص خدا کی راہ میں جنگ کر کے شہید ہو اس شخص سے زیادہ اجر کا مستحق نہیں ہے جو قدرت رکھتے ہوئے گناہ (زنا) نہ کرے اور پاک دامن رہے'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۴۷۴)

خدا فرماتا ہے کہ ''جب مومن پر مجھ سے محبت اور تعلق کا غلبہ ہوتا ہے تو میں اس کی زندگی کا مقصد اپنی یاد کو بنا دیتا ہوں۔

پھر وہ صرف میری اطاعت کے کام کر کے لذتیں محسوس کرتا ہے۔ پھر وہ مجھ سے عشق کرنے لگتا ہے تو میں بھی اس سے عشق کرنے لگتا ہوں۔ پھر میں اس کے اور اپنے درمیان کے

تمام پردے ہٹا دیتا ہوں۔ پھر اس پر میرا تعلق محبت اس قدر غالب آ جاتا ہے کہ وہ میری محبت کو کبھی نہیں بھولتا حالانکہ لوگ تو مجھے بھی بھول جاتے ہیں" (حدیث قدسی مروی از جناب رسول خدا از کنزالعمال حدیث نمبر ۱۶۷۲)

تعصب

"جس نے تعصب سے کام لیا اور جس کے لیے تعصب کیا گیا دونوں نے ایمان کی رسی کو اپنے گلے سے نکال پھینکا" (جناب رسولؐ خدا از کافی)

"جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تعصب ہوگا خدا اس کو جاہلیت کے بدو عربوں کے ساتھ محشور کرے گا" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۳)

"بے حد شدید غصہ پر، اور سرکشی کے جوش پر، ہاتھوں کی حرکت اور زبان کی تیزی پر ہمیشہ قابو رکھو" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ مکتوب ۵۳)

تعصب یہ ہے کہ اپنی قوم کے برے (کم صلاحیت) لوگوں کو دوسری قوم کے اچھے اور باصلاحیت لوگوں پر ترجیح دے۔ البتہ یہ تعصب نہیں ہے کہ اپنی قوم کے لوگوں سے محبت کرے۔ ہاں ظلم کرنے میں ان کی مدد کرنا تعصب ہے" (امام زین العابدینؑ از کافی جلد ۲)

تعصب کی حقیقت اور ابتداء

"شیطان نے اپنے مادہ تخلیق کی بنیاد پر آدمؑ کے مقابلے میں تکبر کیا۔ یہی تعصب کرنا ہے۔ اسی لیے ابلیس تعصب کرنے والوں کا سردار اور سرکشوں کا امام یا لیڈر رہے۔ اسی تعصب کی وجہ سے اس نے خدا کی عظمت اور بڑائی کی چادر کو چھیننے کا تصور کیا۔ اس طرح تکبر (اور تعصب) کا لباس پہن لیا اور عاجزی انکساری کی نقاب اتار پھینکی" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۲)

''شیطان کا تعصب یہ تھا کہ اس نے کہا اے اللہ تو نے مجھے آگ سے بنایا ہے۔ اس لیے میں افضل ہوں۔ تم میں اچھا آدمی وہ ہے جو اپنی قوم قبیلے کی حفاظت اور دفاع کرے مگر جب تک کہ وہ گناہ نہ کریں'' (جناب رسولؐ خدا از سنن ابن ماجہ حدیث ۵۱۲۰)

''اگر تم کو تعصب کرنا ہی ہے تو حقدار کی مدد کرو اور مظلوم کی حفاظت کرو۔ اس طرح تعصب کرو'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

خدا سے تعلق اور مضبوط رشتہ

''ہر حال میں خدا سے اطاعت محبت اور توکل کا تعلق جوڑے رکھو۔ کیونکہ خدا کی ذات ہر چیز پر غالب اور تمہاری حفاظت کرنے والی ہے۔۔۔ جو اللہ سے گہرا تعلق قائم کر لیتا ہے خدا اسکو نجات عطا فرماتا ہے۔ پھر اس کو شیطان کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔ بالآخر وہ اپنا مقصد اور بھرپور کامیابی حاصل کر لیتا ہے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''مالک میں تیرے حکم کے مطابق (ہر برے کام سے) رکا رہتا ہوں۔ اس طرح میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ مجھے توفیق دے کہ میں تیری پناہ چاہتا رہوں۔ مجھے توفیق دے کہ میں تیری رضامندی حاصل کر لوں'' (یعنی تجھے راضی کر لوں) (امام زین العابدینؑ کی دعا از بحار جلد۹۴)

''ہم میں جو امام ہوتا ہے وہ معصوم ہوتا ہے

اب کیونکہ عصمت دکھائی نہیں دیتی اس لیے لوگ کسی کی عصمت کو نہیں جان سکتے۔ اس لیے امام کا اللہ کی طرف سے مقرر ہونا ضروری ہے۔ جسے خدا امام بناتا ہے وہ خدا کی رسی (قرآن) کے ساتھ جڑا رہتا ہے۔ یہ دونوں (امام اور قرآن یا قرآن اور اہلبیت) کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے امام قرآن کی طرف بلاتا ہے اور قرآن امام کی اطاعت کی طرف

بلاتا ہے۔ اسی لیے خدا نے فرمایا کہ " قرآن اس راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا اور مضبوط ہے۔" (القرآن بنی اسرائیل ۹ از امام زین العابدؑ ین از بحار جلد ۲۵)

(نوٹ: امام کا معصوم ہونا اس لیے ضروری ہے کہ ہم امام ہی سے رسولؐ خدا کے ارشادات سنتیں اور طریقے اور قرآن کی تفسیر اور خدا کے احکامات سیکھتے ہیں۔ اگر امام بھول جائے یا غلطی کرے تو سارے کا سارا دین غلط اور مشکوک ہو جائے گا۔ پھر کسی کو نجات نہیں مل سکے گی۔ سب کے سب گمراہ ہو جائیں گے۔ اسی لیے خدا نے خود جناب رسولؐ خدا کے بعد امام مقرر فرمائے جو معصوم ہیں۔ یعنی خدا نے ان کو ہر قسم کی غلطی یا بھول چوک سے محفوظ فرما دیا ہے تاکہ خدا کا دین بالکل ویسے کا ویسا قیامت تک باقی رہے جیسا کہ جناب رسولؐ خدا لائے تھے۔ قرآن نے آیہ تطہیر کے ذریعہ اہلبیتؑ رسول کی طہارت و عصمت کا کلمہ پڑھا)

"تقویٰ یعنی برائیوں سے بچے رہنے کی زندگی

تیری مکمل حفاظت ہے اور مرنے کے بعد تیرے لیے اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے"

(حضرت علیؑ از غرر)

"جو شخص تقویٰ اختیار کرے

یعنی خدا کی نافرمانیوں سے بچ کر اللہ سے اطاعت کا تعلق پیدا کر لیتا ہے، خدا اسکو اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ پھر اس کو کسی کا کوئی خوف یا پرواہ نہیں رہتی۔ وہ شخص اپنے تقویٰ کی وجہ سے ہر قسم کی مصیبت سے بچ کر اللہ کی پناہ میں آجاتا ہے۔ خدا فرماتا ہے "یقیناً متقی لوگ امن کے مقام پر ہیں" (القرآن دخان ۵۱، امام جعفر صادقؑ ۷۰)

"سب سے بڑی حکمت یا عقلمندی گناہوں سے بچنا ہے۔ یہ خدا کی بڑی نعمت ہے۔ متقی انسان کو خدا اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔" (حضرت علیؑ از غرر) (یعنی اپنی پناہ میں لے لیتا ہے)

"جب خدا کسی کی نیت کو جان لیتا ہے (کہ وہ خدا کی اطاعت کرنا چاہتا ہے) تو خدا اس کو اپنی پناہ میں لے لیتا ہے اور اپنے سے اس کا تعلق خود جوڑ لیتا ہے" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

اللہ کے غیر سے توقعات

"مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ جو شخص میرے علاوہ کسی دوسرے سے اپنی امیدیں اور توقعات باندھتا ہے تو میں اس کو ناکام کر دیتا ہوں۔ اس کو ذلت کا لباس پہنا دیتا ہوں۔

(حدیث قدسی مروی از رسولؐ خدا)

اس کو اپنے سے دور کر کے اپنا تعلق اس سے توڑ لیتا ہوں

"مالک اگر میں تیری تعریف کرتا ہوں تو تیری مہربانی کی وجہ سے اور تیری ہی دی ہوئی طاقت سے کرتا ہوں۔ اگر میں لا الہ الا اللہ سمجھ کر پڑھتا ہوں اور تجھ کو دل سے مانتا ہوں تو یہ بھی تیری ہی دی ہوئی طاقت اور عقل کی وجہ سے ہے۔ اگر تجھ سے امید لگاتا ہوں تو وہ بھی تیری ہی دی ہوئی نعمتوں کے بل پر کر سکتا ہوں۔ جسے تیری یاد کا عشق مشغول نہ رکھے اور تجھے یاد کر کے جو تیرے قریب نہ ہو سکے تو یہ اس کی حقیقی موت ہے۔ یہ اس کے لیے سخت حسرت، ناکامی اور شرمندگی ہے" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۹۴)

حضرت علیؑ کی مناجات (اپنی حفاظت کے حاصل کرنے کے لیے)

"مالک تجھ سے قلبی تعلق قائم کیے بغیر گناہوں سے بچنے کا اور کوئی راستہ نہیں۔ تیری مرضی کے بغیر نیک کام کرنا ممکن ہی نہیں۔

جب تک تیری مرضی نہ ہوگی میں کس طرح نیک کام کر سکتا ہوں؟ اور جب تک تجھ سے میرا دلی تعلق گہرا نہ ہوگا تو میں کیسے گناہوں سے بچ سکتا ہوں؟ (حضرت علیؑ کی دعا از بحار ۹۴)

"کیونکہ مالک میری نہ کوئی قوت ہے نہ طاقت ہے۔ ساری کی ساری طاقت اور قوت صرف تیرے ہی پاس ہے۔ اس لیے میں دنیا آخرت کی تمام مصیبتوں سے بچنے کے لیے صرف تیری مدد اور حفاظت کے بغیر کیسے نجات پا سکتا ہوں؟ اس لیے میں تجھ سے تیری حکمت قدرت مشیت کے واسطے دے کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے اپنی سخاوتوں کے سہارے کسی بلا کے سامنے نہ کرنا اور مجھے ہر ہر بلا سے امان میں رکھنا اور خاص کر گناہوں سے بچائے رکھنا (امام زین العابدینؑ کی دعا از بحار جلد ۹۴)

"مالک ہمیں اپنی حمایت طرف داری اور مدد سے محروم نہ رکھ۔

ہمیں ہر آفت بلا اور مصیبت سے بچائے رکھ اور ہمیں اپنی پناہ حفاظت میں لے لے"

(امام زین العابدینؑ کی دعا از بحار جلد ۹۴)

"اے اللہ! محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی خاص الخاص رحمتیں نعمتیں نازل فرما۔ داہنے بائیں اوپر نیچے ہر طرف سے ان پر نعمتیں رحمتیں اتار۔ ہماری حفاظت فرما، ایسی حفاظت جو ہمیں تمام گناہوں اور مصیبتوں سے بچائے رکھے۔ اور تیری اطاعت کی طرف لے جائے اور پھر ہماری پوری زندگی تیری محبت اور اطاعت میں خرچ ہو۔" (حضرت امام زین العابدینؑ کی دعا از صحیفہ کاملہ سجادیہ، دعا نمبر ۶)

"وہ امام جسے خدا مقرر کرتا ہے وہ معصوم ہوتا ہے۔ اللہ کی مدد اس کو حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے ہمیشہ سیدھے راستے پر ہوتا ہے۔ کوئی غلطی بھول چوک نہیں کرتا۔ ہر قسم کی خطاؤں لغزشوں سے محفوظ ہوتا ہے۔ خدا اس کو یہ خوبیاں اس لیے عطا فرماتا ہے تاکہ بندوں پر اس کی حجت قائم ہو جائے" (اس کا دین اور پیغام جیسا کہ خدا نے بھیجا تھا بالکل ویسا ہی لوگوں کو مل جائے تاکہ لوگ خدا سے یہ نہ کہہ سکیں کہ تیری اطاعت کس طرح کرتے کیونکہ ہمیں تیرے احکامات صحیح طور پر معلوم ہی نہ تھے) (حضرت امام رضاؑ از کافی جلد ۱)

اپنی تعظیم کی خواہش

''جسے یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جایا کریں، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھے، خدا کی اس پر لعنت ہو، جس کے لیے لوگ صفیں بنا کر کھڑے ہوتے ہیں'' (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۶)

تمہارا حاکموں کے لیے پیدل بھاگنا

تم گویا تمہارے حاکموں کو کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا۔ یہ عمل دنیا میں سخت مشقت اور آخرت میں بدبختی ہے۔ یہ ایسی محنت ہے کہ جس میں سراسر نقصان ہے۔ اس کا نتیجہ آخرت کی سزا ہے۔ (اور یہ عمل نہ کرنا دوزخ سے امان ہے) اس لیے وہ راحت کتنی فائدہ مند ہے جس کا نتیجہ دوزخ سے امان ہو'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۳۷)

''تیرے اعضا میں سے جو عضو بھی اللہ کو سجدہ کرے اس سے خدا کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۶۲)

''تعظیم کے لیے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ البتہ ایماندار آدمی کے لیے کھڑا ہونا مکروہ نہیں'' (حضرت امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۵)

''اپنے اساتذہ اور والدین کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوا کرو'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''عالم کے علم کی وجہ سے اس کی تعظیم کرو۔ جاہل کی تعظیم نہ کرو مگر اس کو اپنے سے دور بھی نہ کرو۔ بلکہ اپنے سے قریب کر کے اس کو تعلیم دو'' (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۷۸)

''اگر بوڑھے شخص کی تعظیم کی جائے جو قرآن کا علم بھی رکھتا ہو اور عادل امام کی تعظیم کی جائے گی، تو یہ خدا کے جلال کی تعظیم ہوگی'' (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث ۲۵۵۰۷)

(نوٹ: ''اگر حکمراں کی تعظیم مجبوراً کرنا پڑے تاکہ ان کے نقصان سے خود کو بچا لے تو

یہ جائز ہے کیونکہ خود کو نقصان سے بچانا واجب ہے۔ البتہ جب دل یہ چاہے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں تو چاہیئے کہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور خود کو اس خواہش سے روکے" (علامہ مجلسی از بحار جلد ۷۶)

پاک دامنی

"دوسروں کی عورتوں کی طرف سے پاک دامن رہو (ان کو بری نیت سے نہ دیکھو) اس سے تمہاری گھر کی عورتیں پاک دامن اور محفوظ رہیں گی" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۱)

"خدا اس بندے سے محبت کرتا ہے وجو بیوی بچوں والا ہو، فقیر اور پاک دامن ہو" (جناب رسولؐ خدا از سنن ابن ماجہ جلد ۲)

"پیٹ اور شرم گاہ کی حفاظت یعنی ان کو حرام سے بچانے سے افضل اللہ کی کوئی عبادت نہیں" (امام محمد باقرؑ از کافی جلد ۲)

"اس کام سے بڑھ کر کون سا جہاد افضل ہوسکتا ہے"؟ (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۷۱)

"ضرورت بھر ہر چیز پر راضی ہو جانا پاکدامنی تک پہنچا دیتا ہے" (حضرت علیؑ از غرر)

"انسان میں جتنی ہمت ہوتی ہے اتنی ہی اس کی قیمت ہوتی ہے اور اس میں جتنی غیرت، شرم و حیا ہوتی ہے اتنا ہی وہ پاک دامن ہوتا ہے (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۴۷)

"بری خواہشات پر صبر کر لینا ہی پاکدامنی ہے اور غصہ کو برداشت کر لینا جواں مردی اور بہادری ہے" (حضرت علیؑ از غرر)

(بڑے موذی کو مارا نفسِ امارہ کو گر مارا
نہنگ واژدھا و شیر نر مارا تو کیا مارا؟)

”انسان کی فضیلت چار (۴) چیزوں سے ہے

۱۔حکمت وعلم،اس کا دارومدار غور وفکر اور مطالعہ پر ہے۔

۲۔عفت،اس کا دارومدار خواہشات پر کنٹرول کرنے پر ہے

۳۔قوت اور طاقت،اس کا معیار غصہ پر قابو پالینا ہے۔

۴۔عدل،اس کا دارومدار اپنی نفسانی قوتوں اور خواہشوں کو حد اعتدال کے اندر رکھنے پر ہے“(حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

”جب انسان پاکدامنی اختیار کرتا ہے تو اس کے اعمال بھی پاک ہو جاتے ہیں“ (حضرت علیؑ ازغرر)

”قناعت اختیار کرنا اور اپنی بری خواہشات پر قابو رکھنا بہت بڑی پاکدامنی ہے“ (حضرت علیؑ ازغررالحکم)

”افضل پاکدامنی گناہوں سے بچنا اور خدا کی عملاً اطاعت کرنا ہے۔اس لیے ظاہری باطنی دونوں حالتوں میں اللہ سے ڈرتے رہنے کی تاکید کرتا ہوں۔“(حضرت علیؑ۔از بحار الانوار جلد ۷۷)

”لوگوں کی غلطیوں کو معاف کرنا بہترین اخلاق ہے

دنیا اور آخرت کا بہترین اخلاق یہ ہے کہ

۱۔جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کر دو

۲۔جو تم سے تعلقات کاٹے تم جوڑو

۳۔جو تم کو نقصان پہنچائے،تم اس کے ساتھ نیکی کر کے اس کو فائدہ پہنچاؤ

۴۔جو تم کو محروم کرے اسکو عطا کرو“(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد اول)

''تین چیزوں سے دنیا اور آخرت کی بلندی اور بزرگی ملتی ہے

۱۔ جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کردو

۲۔ جو تم سے تعلق توڑے، تم جوڑو

۳۔ جو تم سے جہالت اور بدتمیزی کرے تم برداشت سے کام لو'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۱)

''قیامت کے دن خدا کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ وہ کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ پر قرض ہے۔ وہ شخص کھڑا ہوگا اور جنت میں چلا جائے گا۔ لوگ پوچھیں گے یہ کس بات کا اجر ملا؟ جواب ملے گا کہ یہ لوگوں کو معاف کر دیا کرتا تھا'' (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۷۰۰۹)

خدا فرماتا ہے ''جو شخص معاف کردے اور کاموں کو ٹھیک کردے اس کا اجر اللہ کے ذمہ (قرض) ہے'' (القرآن سورہ شوریٰ ۴۰)

''جو کسی مسلمان کی غلطی کو معاف کردے گا، خدا اس کی غلطیاں معاف کردے گا'' (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۷۰۱۹)

''تم لوگوں کو معاف کرو، خدا تم کو عزت دے گا دنیا اور آخرت دونوں میں'' (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۷۰۱۲)

''زیادہ معاف کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے'' (جناب رسولؐ خدا از بحار ۷۵)

''جب تک کسی کا گناہ شرعی حد تک نہ پہنچے یعنی جس پر حد جاری ہو، اس حد تک گناہ معاف کردو۔ اس سے خدا تم سے جہنم کی سزا کو روک لے گا'' (جناب رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر ص ۳۶۰)

دو (۲) کاموں کا ثواب تولا نہیں جائے گا

(یعنی بلا حساب بے حد ثواب ملے گا)

ا۔ لوگوں کو معاف کرنے کا

۲۔ عدل و انصاف کرنے کا" (یعنی ہر شخص کو اس کا پورا حق دینے کا) (حضرت علیؑ از غرر)

"بدترین آدمی وہ ہے

کہ جو نہ تو کسی کی غلطی معاف کرتا ہے اور نہ کسی کا عیب چھپاتا ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"تم کو کسی کو معاف کر دینے پر پچھتانا اور سزا دینے پر اترانا نہیں چاہیے" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ مکتوب ۵۳)

"اچھے طریقہ سے معاف کرو" (قرآن) "اچھے طریقہ سے معاف کرنا یہ ہے کہ بغیر برا بھلا کہے، ڈانٹے ڈپٹے بغیر معاف کرنا" (امام علی رضاؑ از بحار ۷۱)

"جس نے گناہ پر ڈانٹا اس نے معاف نہیں کیا۔ سزا دینے پر قدرت رکھتے ہوئے اچھے طریقے سے معاف کرو" (یعنی ڈانٹو ڈپٹو مت) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"سب سے زیادہ معاف کرنے والا وہ ہوتا ہے جو قدرت رکھتے ہوئے معاف کر دے" (امام حسنؑ از بحار جلد ۷۴)

"دشمن پر قابو پانے کا اصل شکرانہ اس کو معاف کر دینا ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۱)

"معاف کر دینا فتح پانے اور قادر ہونے کی زکوۃ اور زینت ہے۔ اور یہ خدا کے عذاب سے بچانے کی ڈھال بھی ہے (حضرت علیؑ از غرر)

''تمہاری فضیلت مکمل جب ہوگی جب تم

۱۔قدرت رکھتے ہوئے، برا بھال کہے بغیر معاف کروگے

۲۔تنگی اور فقر و فاقے میں سخاوت کروگے

۳۔فاقہ کے دنوں میں دوسروں کی ضرورت کو پورا کرنے کو ترجیح دوگے'' (حضرت علیؑ از غررالحکم)

لیکن معاف کردینا کمینے کو بگاڑ دیتا ہے

''معاف کرنا جس قدر شریف آدمی کی اصلاح کرتا ہے اسی قدر کمینے کو بگاڑ دیتا ہے۔ جب تک دین میں خرابی نہ پیدا ہو اور اسلامی تعلیمات کمزور نہ ہوں، معاف کرو اور نیکیوں کا صلہ دو'' (مگر کمینے کو سزا دو) (حضرت علیؑ)

''اگر معاف کرنا نقصان دے تو انتقام لے سکتے ہو۔خدا فرماتا ہے''اور جس پر ظلم ہو اگر وہ انتقام لے تو اس پر کوئی الزام نہیں'' (القرآن شوریٰ ۴۱)

خدا کی معافیاں

''خدا تمہارے چھوٹے بڑے ڈھکے چھپے ظاہری کھلے اعمال کے بارے میں تم سے پوچھے گا۔ پھر وہ چاہے گا تو تم کو سزا دے گا جو تمہارے گناہ اور ظلم کا نتیجہ ہوگا اور اگر اس نے معاف کر دیا تو یہ اس کا فضل و کرم، بخشش اور مہربانی ہوگی'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ مکتوب ۲۷)

''اے خدا اگر تو ہمیں معاف کردے

تو تجھ سے بڑھ کر معاف کرنے کا اہل کون ہوسکتا ہے؟ کیونکہ ہمارے گناہ تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر تو ہمیں سزا دے تو تجھ سے بڑھ کر عدل کرنے والا کون ہوسکتا ہے؟'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۹۴)

''مالک میرا معاملہ اپنی معافیوں سے طے فرما۔ مجھے اپنے عدل کے معیار پر نہ تولنا

(حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۲۷)

''مالک میں سزا پاؤں گا جتنا اہل اور مستحق ہوں اس سے کہیں زیادہ تو مجھے معاف کر دینے کا اہل ہے۔'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

ایک جنگلی عرب نے رسولؐ خدا سے پوچھا قیامت کے دن ہمارا حساب کون لے گا؟ رسولؐ خدا نے فرمایا خداوند عالم۔ عرب نے کہا کعبہ کے رب کی قسم ہم نجات پا گئے۔ اس لیے کہ کریم سخی اور رحم کرنے والا جب قادر ہوتا ہے تو وہ ضرور معاف کر دیا کرتا ہے۔'' (تنبیہ الخواطر ص ۷)

(میں گنہگار خطار کار سیہ کار مگر
کس کو بخشے تری رحمت جو گناہگار نہ ہو؟
ہم گناہ گار تو ایسے تھے کہ یارب توبہ
خدا کریم نہ ہوتا تو مر گئے ہوتے)

خدا کس کو معاف کرے گا؟

''خدا ہم کو اس لیے سختیوں میں ڈال کر امتحان لیتا ہے تا کہ ہمارے دلوں سے غرور و تکبر کو نکال دے اور عجز اور انکساری دلوں میں پیدا ہو جائے۔ اس طرح وہ ہم کو اپنے فضل و کرم کے دروازوں تک پہنچا دیتا ہے (تا کہ ہم خدا کے حکم کی اطاعت پر صبر کر کے) اور خدا کی عبادت کر کے خدا کی معافیاں حاصل کر لیں۔ اس طرح خدا نے ان ہمارے امتحانات اور تکالیف اور اپنی عبادت کو اپنی معافیوں اور بخششوں کا ذریعہ بنایا ہے۔'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۲)

(تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے)
اقبالؔ

''امن عافیت یعنی سکون صحت سلامتی اور حفاظت

خدا کی چھپی ہوئی نعمتیں ہیں لوگ ان کے ملنے پر ان کو بھولے رہتے ہیں مگر جب نہیں رہتیں تو یاد کرتے ہیں'' (امام جعفر صادق از بحار جلد ۷۳)

''کسی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ دو (۲) چیزوں پر بھروسہ کرے۔

ا۔ صحت اور

۲۔ دولت

ہر صحتمند دیکھتے دیکھتے بیمار ہو جاتا ہے اور امیر فقیر ہو جاتا ہے'' (حضرت علیؑ از غرر)

''صحت اور تندرستی کے ذریعہ ہی لذت حاصل ہوتی ہے'' (حضرت علیؑ از غرر)

''مگر جنت کے سامنے ہر نعمت بہت ہی معمولی ہے اور جہنم کے مقابلے میں ہر مصیبت راحت ہے'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۳۸۷)

''جو شخص اپنے سے کمزور کو عافیت اور حفاظت دیتا ہے اس کو اپنے سے اوپر والے کی طرف سے سلامتی ملتی ہے'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

''خدا سے عافیت (صحت اور سلامتی) مانگو'' (رسولؐ خدا)

(یہ مانگنے کی چیز اسے بار بار مانگ)

''خدا کو عافیت صحت اور آخرت کی حفاظت کے سوال کے بڑھ کر کوئی اور سوال اتنا پسند نہیں'' (جناب رسولؐ خدا از کنزالعمال ۳۱۳۰)

''حضرت یوسفؑ نے خدا سے پوچھا کہ تو نے مجھے کیوں قید خانہ میں بند کرا دیا؟ خدا نے فرمایا اس لیے کہ تو نے کہا تھا کہ ''مالک میرے لیے قید خانہ بہتر ہے اس بات سے جس کام کی طرف یہ عورتیں بلا رہی ہیں۔'' تو نے یہ کیوں نہ کہا کہ میرے لیے عافیت (حفاظت اور سکون)

بہتر ہے اس بات سے جس طرف یہ عورتیں بلا رہی ہیں'' (حضرت امام علی رضاؑ از تفسیر نور الثقلین جلد۲)

''خدا سے عافیت (سکون صحت اور حفاظت) کی دعا مانگا کرو کیونکہ یقین کی نعمت کے بعد عافیت سے بڑی کوئی نعمت نہیں جو کسی کو عطا کی جائے'' (جناب رسول خداؐ از سنن ابن ماجہ جلد۲)

حضرت امام زین العابدینؑ پہلے خدا کا شکر ادا کرتے پھر یہ دعا کرتے ''یا اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نعمتیں برکتیں اتار اور مجھے عافیت اور صحت و سلامتی کا لباس پہنا دے۔ ایسی عافیت جو دنیا کی بھی ہو آخرت کی بھی ہو، جس میں میرے جسم اور ایمان کی سلامتی اور حفاظت ہو۔

تاکہ میری عقل و دل کی نگاہ بڑھے تاکہ میں خوب اچھے سے اچھے کام کرسکوں۔'' (امام زین العابدینؑ از صحیفہ دعا۲۳)

خدا کے خاص الخاص بندے۔ یعنی اولیاء خدا

''خدا کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں کہ جن کو خدا نے ہر بلا سے بچا کر اپنی عافیت کے ساتھ زندہ رکھا ہے اور جنت میں بھی امن عافیت کے ساتھ پہنچا دے گا۔'' (جناب رسول خداؐ از کنز العمال ۱۱۲۳۶)

''لوگوں میں کچھ خدا کے خاص بندے ایسے ہیں جن کو خدا اپنی نعمت سے رزق اور غذا عطا فرماتا ہے۔ اپنی بخششوں سے نوازتا ہے۔ اور اپنی رحمت کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرتا ہے۔۔ بلائیں فتنے ان کے قریب سے گزر جاتے ہیں مگر ذرہ برابر ان کو تکلیف نہیں پہنچاتے'' (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد۲)

(یہ وہ لوگ ہیں جو واقعاً دل سے سمجھ کر خدا کو مان لیتے ہیں اور پھر خدا سے سچی محبت کر کے

خدا کی مکمل اطاعت کی زندگی گزارتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ خدا سے سچی محبت اور خالص اطاعت کرتے ہیں اس لیے خدا نے ان کو اپنا دوست (اولیاء) بنالیا ہے۔)

خدا نے سزا کیوں رکھی؟

''خدا نے اپنی اطاعت پر ثواب اور اپنی نافرمانی پر سزا اس لیے رکھی ہے تا کہ لوگ خدا کی سزاؤں سے ڈر کر برے کام نہ کریں، تا کہ اس طرح خدا ان کو گھیر گھیر کر جنت لے جائے''
(حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۳۶۸)

''دنیا دھوکے باز نقصان دینے والی اور جلد فنا ہو جانے والی ہے۔ اس لیے خدا نے دنیا کو نہ تو ثواب دینے کے لیے پسند فرمایا اور نہ عذاب دینے کے لیے'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۴۱۵)

''خدا کی سزاؤں سے کوئی چیز بری اور تکلیف دہ نہیں اور کوئی چیز خدا کے اجر و ثواب سے اچھی نہیں'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۱۱۴)

(خدرائے چیرہ دستاں سخت ہیں قدرت کی تعذیریں)

''خدا کی سزائیں دو (۲) طرح کی ہیں

۱۔ روحانی عذاب۔ یہ بیماری اور فقر و فاقہ ہے۔

۲۔ لوگوں کا ہم پر مسلط ہو جانا، یہ خدا کی گرفت ہے۔ خدا فرماتا ہے اس طرح ہم ظالموں کو ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر مسلط کر دیں گے۔ یہ عذاب ان لوگوں کے ظلم کی وجہ سے ہوگا''
(امام جعفر صادقؑ از تحف العقول ص ۲۶۱)

''کسی کی غلطی پر سزا دینے میں جلدی نہ کرو۔ اس کو اپنا عذر بیان کرنے کا پورا موقع دو''
(امام حسنؑ از بحار جلد ۷۸)

معافی میں کمی کرنا بہت بڑا عیب ہے اور انتقام لینے میں جلدی کرنا بڑا گناہ ہے (حضرت علیؑ از غررالحکم)

عقل کی اہمیت، پہچان اور حقیقت

"اے میرے رسول میرے خاص بندوں کو خوشخبری دے دو جو ہر بات پوری توجہ سے دل لگا کر سنتے ہیں، پھر سب سے اچھی بات پر عمل کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کی اللہ نے ہدایت فرمائی ہے۔ اور بس یہی عقلمند لوگ ہیں۔" (القرآن زمر ۱۸۔۱۷)

"عقل روحانی مخلوقات میں سب سے پہلی مخلوق ہے جس کو خدا نے اپنے نور سے عرش کے دائیں کنارے پر پیدا کیا" (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد اول)

"خدا نے عقل کو اپنے چھپے ہوئے نور سے پیدا کیا جو پہلے سے اس کے علم میں اس وقت بھی تھا کہ جب اس سے کوئی نبی رسول واقف نہ تھا" (جناب رسول خداؐ از بحار جلد اول)

"خدا نے عقل کو چار چیزوں سے پیدا کیا۔

۱۔ اپنے علم سے

۲۔ قدرت سے

۳ نور سے

۴۔ اور مشیت خاص (یعنی اپنی مرضی سے خدا نے عقل کو اپنے خاص نور سے پیدا کیا۔ پھر اسے علم کے ساتھ قائم کیا۔ اب عقل اس کی ملکوت میں قائم و دائم ہے" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد اول)

"عقل اعلیٰ علیین (سب سے بلند لوگوں) کی طرف جانے کا زینہ ہے (یعنی عقل کو صحیح استعمال کر کے ہم سب سے بلند لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں) عقل حق کا رسول ہے۔ تمام

موجودات سے افضل ہے۔ جب کہ جہالت غالب دشمن ہے۔ عقل فکر کی اصلاح کرتی ہے اور ہدایت کا کام نجات دلاتی ہے جب کہ جہالت گمراہ بناتی ہے اور تباہ کرتی ہے۔" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

نوٹ: (جہالت سے مراد عقل سے کام نہ لینا اور اپنی خواہشات کا غلام بن جانا ہے)

"انسان کی زینت حسن، خوبصورتی عزت، جمال کمال سب عقل سے ہے۔ حالات کے مقابلے پر عقل کے سوا کسی چیز سے مدد حاصل نہیں کی جاسکتی۔ جسم میں عقل کا وہی مقام ہے جو گھر میں چراغ (روشنی) کا مقام ہے کہ روشنی کی وجہ سے ہر چیز کو اپنی اصلی شکل میں دکھائی دیتی ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد اول)

عقل مندی کی بات

"ہمارے شیعہ تک یہ بات پہنچادو کہ جو کچھ بھی اللہ کے پاس ہے وہ عمل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس لیے قیامت کے دن وہ لوگ سخت افسوس کریں گے جو عدل کی تعریف تو کرتے ہیں مگر عملاً اس کی مخالفت کرتے ہیں" (یعنی خود عدل نہیں کرتے۔ یعنی لوگوں کا حق ان کو ادا نہیں کرتے) (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۲)

"ہم لوگوں کو کوئی ضمانت نہیں دیتے سوا عمل کے، کیونکہ ہماری ولایت (محبت اور سرپرستی) نیک عمل اور گناہوں سے بچے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ یعنی ہم صرف ان کی سرپرستی اور مدد کریں گے جو خدا کی عملاً اطاعت کریں گے یعنی فرائض کو ادا کریں گے اور گناہوں سے بچیں گے۔ پھر بھی اگر کوئی کمی رہ جائے گی تو اس کو ہم محمدؐ و آل محمدؐ خداوند عالم کی اجازت سے شفاعت کرکے پورا کردیں گے۔"

(تشریح) نوٹ: عقل کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت علیؑ نے فرمایا خدا نے انسان

کے اندر نفس ملکوتیہ پیدا کیا ہے یہ ایک قوت یا صلاحیت ہے جس کی اصل عقل ہے۔ اسی سے ہر چیز کی ابتداء ہوئی ہے

کمیل نے پوچھا عقل کیا ہے؟ حضرت علی نے فرمایا عقل ایک جوہر (صلاحیت) ہے جو مدرک کامل ہے۔ ہر چیز پر محیط ہے۔ یہی نفس کی اصل ہے۔ پس عقل علتِ موجودات و انتہائے مقصود ہے (حضرت علی)

(تشریح: جب انسان عقل کا صحیح استعمال کرتا ہے تو اس کا نفس ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ قرآن نے نفس کی تین کیفیتیں بیان فرمائی ہیں یعنی نفس کی ترقی کی تین کیفیتیں ہیں۔

ا۔ نفس امارہ

یہ نفس اچھائی برائی دونوں کا حکم دیتا ہے۔ اس نفس کی وجہ ہی سے انسان کے اندر اچھے برے کام کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ مگر زیادہ تر یہ نفس برے کاموں کا حکم دیتا ہے۔ قرآن میں حضرت یوسفؑ کی زبانی فرمایا "نفس تو برے کاموں ہی کا حکم دیا کرتا ہے سوا اس کے کہ میرا پالنے والا مالک اس پر رحم کرے" (القرآن) یعنی جب خدا رحم کرتا ہے تو انسان کو یہ توفیق عطا ہوتی ہے کہ وہ عقل سے کام لے کر نفس امارہ کے برے کام کے حکم کی اطاعت نہیں کرتا۔ یہ اس وقت ممکن ہوتا ہے جب انسان نفس لوامہ کی ملامت پر کان دھرتا ہے

نفس لوّامہ

یہ نفس خدا کی عطا ہے۔ جب انسان برے کام کرتا ہے تو یہی ہمارا نفس ہم پر ملامت کرتا ہے۔ ہم کو برا بھلا کہتا ہے۔ جس کو ہم ضمیر کی آواز کہتے ہیں۔ جب انسان اس کی بات سنتا ہے اور برے کام سے رک جاتا ہے تو اس کا نفس نفسِ لوّامہ بن جاتا ہے۔ پھر اس کو نفس لوّامہ کہتے ہیں۔

۳۔ نفس مطمئنہ

پھر جب انسان نفس لوآمہ کی بات سنتے سنتے اور مانتے مانتے اس کا عادی ہو جاتا ہے تو آخر کار تقویٰ یعنی برائیوں سے بچنا انسان کے نفس کا مستقل طریقہ، عادت یا شعار بن جاتا ہے خدا اس کو یہ توفیق عطا فرماتا ہے کہ وہ بار بار برائی سے بچتے رہنے کا عادی بن جائے۔ پھر اس کو برائی سے بچنا بہت زیادہ مشکل نہیں رہتا۔ کیونکہ اس کا نفس اپنی کوششوں کے بعد خدا کی توفیقات حاصل کر کے برائیوں سے بچنے اور خدا کی اطاعت پر قائم رہنے کا عادی بن جاتا ہے پھر برائی سے بچنا اس کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔

وہ بری خواہشات کے قابو سے نکل کر اپنے اندر برائی سے بچنے کی طاقت یا صلاحیت حاصل کر لیتا ہے۔ نتیجتاً بری خواہشات اس کے اندر اضطراب اور کشمکش پیدا نہیں کر پاتیں کیونکہ وہ اس کشمکش پر قابو پا چکا ہوتا ہے۔

وہ ہمیشہ اچھائی کی طرف مائل اور بری خواہشات پر غالب رہتا ہے۔ اس کو نفسِ مطمئنہ کہتے ہیں۔ اس حالت میں انسان بری خواہشات کے دباؤ سے آزاد ہو کر نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ خداوند عالم کو راضی کر کے محمدؐ و آل محمدؐ اور انبیاء کرام کی معیت حاصل کرنے کے لیے سخت کوششیں کرتا ہے اور ان کوششوں میں اس کو لذت حاصل ہوتی ہے۔

اس لیے عقل سے افضل کوئی چیز نہیں

کیونکہ اس کی وجہ سے انسان خدا کے مقرر کیے ہوئے فرائض ادا کرتا ہے۔ یہ کام عقل سے کام لے کر ہی کر سکتا ہے۔ کسی عبادت کرنے والے کو وہ فضیلت عطا نہیں کی جاتی جو عقل مند کو کی جاتی ہے خدا فرماتا ہے "عقلمندوں کے سوا کوئی نصیحت قبول نہیں کرتا" (القرآن بقر: ۲۶۹)

"غرض وہ عقلمند جو عقل سے کام لے کر خدا کو اپنا مربی (پالنے والا محسن) مان کر خدا کی عملاً اطاعت کرتا ہے، وہ بے حد افضل انسان ہے۔" (جناب رسول خداؐ از کافی جلد اول)

"میں اپنے بندوں کا اس قدر امتحان لوں گا جتنی عقل میں نے اس تم کو عطا کی ہے"

(حضرت موسیٰؑ سے مروی حدیث قدسی از بحار جلد اول)

"جب کسی آدمی کی تعریف سنو تو اس کی عقل کو دیکھو کیونکہ عقل ہی کے مطابق جزا اور سزا ملے گی" (جناب رسول خداؐ از کافی جلد ۱)

"انسان چاہے مجاہد ہو چاہے غازی ہو، چاہے اچھے سے اچھے کاموں کی ترغیب دے مگر اس کو اجر اس کی عقل کے مطابق ہی ملے گا۔" (رسول خداؐ از مجمع البیان جلد ۱۰)

"علم عمل کا امام ہے اور عمل علم کے تابع ہے"

(رسول خداؐ از بحار: ۱۷۱)

"ہر چیز کے لیے ایک سہارا اور مددگار ہوتا ہے

مومن کا سہارا اس کی عقل ہے۔ جتنی اس کی عقل ہوگی اتنی ہی اس نے خدا کی عبادت (غلامی یا اطاعت) کی ہوگی" (رسول خداؐ از بحار)

"خدا نے لوگوں میں پانچ چیزیں تقسیم کی ہیں

۱۔ یقین

۲۔ قناعت

۳۔ صبر

۴۔ شکر

۵۔ مگر جس چیز سے سب کی تکمیل ہوتی ہے وہ عقل ہے" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد اول)

”دنیا آخرت کی تمام اچھائیاں کامیابیاں عقل ہی سے ملتی ہیں

جو عقل سے محروم ہے وہ سب سے محروم ہے“ (امام حسنؑ از بحار جلد ۷۸)

”آخرت کی آبادی عقل سے ہے۔ جو شخص مال کے بغیر امیر ہونا چاہتا ہے اور حسد سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اور دین و دنیا کی سلامتی چاہتا ہے اس کو بڑی عاجزی کے ساتھ خدا سے یہ دعا مانگنی چاہیے کہ خدا اس کی عقل کو کامل مکمل کر دے“ (امام موسیٰ کاظمؑ از کافی جلد اول)

(دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں
اگر شایان نیم تیغِ علی را
نگا ہم دہ چوں شمشیرِ علی تیز)
اقبالؔ

”خدا کی طرف سے دو (۲) قسم کی حجتیں (دلیلیں، رہنما) ہیں۔ ایک ظاہری اور دوسرے باطنی۔ ظاہری حجت رسول نبی اور امام ہیں۔ اور باطنی حجت یا دلیل عقل ہے“ (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد اول)

”اللہ کے بندوں پر نبی حجت ہوتا ہے جب کہ اللہ اور بندہ کے درمیان عقل دلیل ہوتی ہے۔“ (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد اول)

”خدا نے عقل کے ذریعہ (یعنی عقل جیسی نعمت عطا فرما کر) اپنی حجت مکمل کر دی۔ پھر اپنے بیان کے ذریعہ اپنی حجتیں ان تک پہنچا دیں اور اپنے پالنے والے مالک کے ہونے پر عقلی دلائل قائم کر کے خدا نے اپنی طرف لوگوں کی رہنمائی کی“ (امام موسیٰ کاظمؑ از کافی جلد اول)

”انسان عقل ہی کے ذریعہ (اپنے دین پر) قائم رہ سکتا ہے۔

اس لیے جس کی عقل نہیں اس کا کوئی دین ایمان نہیں“ (جناب رسولِ خداؐ از بحار جلد اول)

''انسان کا اصل دوست اس کی عقل ہے

اور اس کا اصل دشمن اس کی جہالت (یعنی عقل سے کام نہ لینا)۔ عقلیں جمع کی ہوئی پونجی (سرمایہ) ہیں اور اچھے اعمال اس کے خزانے ہیں'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۸)

(نوٹ: عقل پونجی ہے یعنی عقل ہی خرچ کر کے اچھے اعمال کے خزانے کمائے جا سکتے ہیں۔ پونجی وہی ہوتی ہے جس کو خرچ کر کے دولت کمائی جاتی ہے۔ اصل دولت نیک کام ہیں۔)

''عقل انسان کا ایسا دوست ہے جسے لوگ چھوڑ دیا کرتے ہیں اور خواہشات ایسی دشمن ہیں جن کی بات مانی جاتی ہے۔'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''عقل مومن کی سچی دوست اور رہنما ہے'' (حضرت علیؑ از بحار ۷۸)

''جو شخص عقل سے نصیحت یا سبق سیکھتا ہے تو عقل کبھی اس کو دھوکہ نہیں دیتی (دھوکہ خواہشات دیا کرتی ہیں) اس لیے عقل سے رہنمائی طلب کرو گے تو سیدھے راستے پر رہو گے اگر عقل کی بات نہ مانو گے تو شرمندہ ہو گے'' (رسولؐ خدا از بحار جلد ۹۶)

''اتنی عقل تمہارے لیے کافی ہے کہ جو گمراہی کو ہدایت کے راستوں سے الگ کر کے دکھا دے'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۴۲۱)

''عقل اللہ کے لشکروں کی ساتھی ہے اور خواہشات شیطان کے لشکروں کی سردار ہیں۔ اس لیے عقل اور بری خواہشات ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ علم عقل کی مدد کرتا ہے جب کہ شہوتیں خواہشات کو سجاتی بناتی ہیں۔ ہر شخص ان دونوں (عقل اور خواہشات) کی جنگ کا شکار ہے۔ اب جو چیز انسان پر غالب آجاتی ہے انسان اسی کی طرف چلا جاتا ہے'' (یعنی اگر انسان پر بری خواہشات کا غلبہ ہو جاتا ہے تو انسان خواہشات کا غلام ہو کر تباہ ہو جاتا ہے۔ اگر انسان

پر عقل کا غلبہ ہوتا ہے یعنی اگر انسان عقل کی بات مانتا ہے تو وہ عقل کا طرفدار بن کر مکمل کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ عقل نبیٔ باطن ہے)(حضرت علیؑ ازغرر الحکم)

دین اور عقل

"جس میں عقل نہیں اس کا کوئی دین نہیں کیونکہ انسان کی سمجھ اور اس کا دین دونوں اس کی عقل پر منحصر ہیں۔ مومن مومن نہیں ہوتا جب تک کہ عقل والا نہ ہو جائے" (حضرت علیؑ ازغرر الحکم)

"ایمان ایک بے لباس جسم ہے۔ اس کا لباس تقویٰ یعنی خدا سے ڈرنا، برے کاموں سے بچنا، خدا کے مقرر کیے ہوئے فرائض کو ادا کرنا ہے۔ ایمان کی خوبصورتی مومن کی حیا ہے اور ایمان کا پھل علم و معرفت ہے" (جناب رسولؐ خدا)

"انسان کے نفس ان اونٹوں کی طرح ہیں جن کی لگام نہ ہو۔ صرف عقل کے ذریعہ ان کی لگام کھینچی جا سکتی ہے" (حضرت علیؑ ازغرر)

"عقل مندی یہ ہے کہ

(۱) جو جانتے ہو وہی بیان کرو

(۲) اور جو کہو اس کے مطابق عمل کرو

(۳) اور عقل مندی یہ ہے کہ غصہ کو گھونٹ گھونٹ کر پی لو۔" (امام حسنؑ ازمعانی الاخبار)

"عقل مندی یہ ہے کہ غصہ کو پی جائے اور دوستوں کی عزت اور خدمت کرے" (امام علی رضاؑ ازبحار جلد ۷۵)

"عقلمندی یہ ہے کہ (۱) میانہ روی اختیار کرے (۲) فضول خرچی نہ کرے اور (۳) جو وعدہ کرے اس کو پورا کرے۔

(۴) گناہوں سے دور رہے اور (۵) اپنے انجام پر ہر وقت نظر رکھے"

(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

(۵) "عقل تجربات کی حفاظت (ان کو یاد رکھنے) کا نام ہے" (اس لیے عقلمندی یہ ہے اپنے پرانے تجربات سے سبق سیکھے) (حضرت علیؑ از غرر)

(۶) "عقلمندی علم کے ساتھ ہوتی ہے خدا فرماتا ہے کہ" ہماری باتوں کو عالموں کے سوا کوئی نہیں سمجھتا" نیز فرمایا" خدا سے صرف علم رکھنے والے ہی ڈرتے ہیں" (القرآن۔امام موسیٰ کاظمؑ از کافی جلد اول)

(اس سے معلوم ہوا کہ عقلمند وہ ہے جو ہمیشہ علم حاصل کرتا رہتا ہے۔)

"عقل دو (۲) طرح کی ہوتی ہے

۱۔طبعی (فطری، قدرتی)

۲۔تجرباتی (جو تجربوں پر غور وفکر کرنے سے حاصل ہوتی ہے)

یہ دونوں فائدہ پہنچاتی ہیں کیونکہ عقل اور علم نے ہمیں بہت فائدہ پہنچایا اور اس سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۱۶۰)

"عقلمند وہ ہے

جس کو اس کے تجربات نصیحت کریں" (سبق سکھائیں)

عقلمند کمال کو تلاش کرتا ہے جب کہ جاہل صرف مال کو تلاش کرتا رہتا ہے۔

عقلمند وہ ہے جس کا عمل اس کے قول کی تصدیق کرے

عقلمند وہ ہے جو اپنی زبان کو قابو میں رکھے۔

عقلمند وہ ہے جو ان چیزوں کی طرف مائل نہ ہو جس کی طرف جاہل مائل ہوتے ہیں۔

عقلمند وہ ہے جو جو اچھے اچھے کام کرے اور ہر کام مناسب وقت پر کرے

عقلمند وہ ہے جو اپنی ہر رائے کو ٹھیک نہ سمجھے اور ہر اس چیز پر بھروسہ نہ کرے جو اس کو اچھی لگے۔

عقلمند صرف ضرورت کے وقت بولتا ہے۔ اور دلیل سے بولتا ہے اور

عقل مند وہ ہے جو اپنے تمام کام خدا کے فیصلوں کے حوالے کر دیتا ہے

عقلمند وہ ہے کہ جب خاموش ہو تو سوچتا رہتا ہے اور جب بولتا ہے تو خدا کو یاد کرتا ہے اور جب جو ئی چیز دیکھتا ہے تو سبق سیکھتا ہے۔

عقل مند وہ ہے کہ جو علم حاصل کرے اور پھر علم کے مطابق عمل کرے اور جب عمل کرے تو صرف خدا کو خوش کرنے یا صرف خدا سے اجر لینے کے لیے یعنی خالص خدا کے لیے کرے (مال و دولت کثرت کے لیے نہ کرے)

عقل مند وہ ہے جو خدا کے بعد نیک عمل کر کے نجات کی خدا سے امید رکھتا ہے اور جاہل صرف اپنی آرزوں پر بھروسہ کرتا ہے

عقل منداپنے نفس سے مطالبہ کرتا ہے کہ واجبات فرائض کو ادا کر مگر اپنے غیر سے ان چیزوں کا مطالبہ نہیں کرتا

عقل مند کسی کو ذلیل یا حقیر نہیں سمجھتا (اور اپنا اجر خدا پر چھوڑ دیتا ہے)

عقلمند وہ ہے جو خدا کا فرمان بردار ہو کر ہر حق بات قبول کرلے

عقل منداپنے جیسے (ہم مزاج اور ہم ذوق) لوگوں سے محبت اور دوستی کرتا ہے جب کہ جاہل صرف ظاہری شکل وصورت (مال و دولت) دیکھ کے اس کی طرف جھکتا ہے"

(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

عقل مندایسے لوگوں سے حدیث (یا کوئی علمی بات) بیان ہی نہیں کرتا جن سے جھٹلانے

کا خوف ہو۔ ایسے لوگوں سے سوال نہیں کرتا جن سے نہ ملنے کا خوف ہو۔ ایسا کوئی قدم ہی نہیں اٹھاتا کہ بعد میں معافی مانگنی پڑے اور جن لوگوں پر اس کو بھروسہ نہیں ہوتا ان سے وہ کوئی امید بھی نہیں رکھتا" (حضرت علیؑ از بحار جلد اول)

"عقل مند علم و حکمت کے بعد صرف دنیا ملنے پر راضی نہیں ہو جاتا مگر علم و حکمت کے ملنے پر دنیا کے نہ ملنے پر راضی ہو جاتا ہے

ہر چیز کی دلیل (پہچان) ہوتی ہے عقلمند ہونے کی دلیل غور و فکر کرنا ہے۔ غور و فکر کرنے کی دلیل خاموش رہنا ہے۔ عقل مند کی سواری عاجزی انکساری تواضع اور خود کو کم سمجھنا اور دوسروں کا ادب کرنا ہے" (امام موسیٰ کاظمؑ از کافی جلد ا)

"عقل مند کی دولت اس کا علم اور عمل ہوتا ہے مگر جاہل کی دولت اس کا مال اور اس کی آرزوئیں ہوتی ہیں۔" (حضرت علیؑ از غرر)

"آدمی کی عقلمندی صبر و برداشت کرنے میں ہے اور آدمی کی عقلمندی چشم پوشی یعنی لوگوں کے عیب نہ ڈھونڈنے اور معاف کرنے میں ہے۔" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"عقل مند کا سینہ اس کے رازوں کا خزانہ ہوتا ہے یعنی وہ اپنے اور دوسروں کے راز اپنے سینے میں بند رکھتا ہے۔

عقل مند ایک بل سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد اول)

"جاہل کا غصہ اس کی باتوں میں اور عقلمند کا غصہ اس کے کاموں سے ظاہر ہوتا ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد اول)

"عقل مند وہ ہے

جو جہالت کی باتیں برداشت کرتا ہے۔ ظالم کو معاف کرتا ہے۔ نیکیاں کمانے میں اپنے

ے بلند لوگوں سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے۔ بات کرنے سے پہلے غور کرتا سوچتا سمجھتا ہے۔
جب کسی امتحان میں پڑتا ہے تو اللہ سے پناہ طلب کرتا ہے اور اپنی زبان اور ہاتھوں کو (کسی کو
نقصان پہچانے سے) روکے رکھتا ہے
جب کسی کو اچھا افضل یا اعلیٰ کام کرتے دیکھتا ہے تو اس کی مدد کے لیے لپک کر جاتا ہے۔
حیا اور شرم کبھی اس سے الگ نہیں ہوتے مگر حرص کا اظہار کبھی اس سے نہیں ہوتا۔ یہی دس باتیں
عقل مندی کی پہچان ہیں" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد اول)

"عقل مند وہ ہے جو ہر چیز کو اس کے صحیح مقام پر رکھتا ہے اور جاہل وہ ہے جو کسی چیز کو اس
کے صحیح مقام پر نہیں رکھتا" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۲۳۵)

"عقل مند خود کو بے کار بے فائدہ بے مقصد کاموں میں برباد نہیں کرتا (کیونکہ) جب
عقلیں کم ہو جاتی ہیں تو فضولیات بڑھ جاتی ہیں" (حضرت علیؑ غرر الحکم)

"عاقل وہ ہے جو باطل (غلط باتوں) کو چھوڑ دے۔ اس لیے کہ جو غلط اور فضول کاموں کو
چھوڑ دیتا ہے اس کی رائے اس کی عقل کو اعتدال پر رکھتی ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"افضل ترین عقل وہ ہے جو لھو و لعب (بے ہودہ خراب نقصان دہ بے مقصد کاموں) سے
دور رہے۔" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"عقلمند موت کی تیاری میں مصروف رہتا ہے اس طرح وہ اپنی آخرت کو جہاں اس کو ہمیشہ
ہمیشہ رہنا ہے اس کو آباد کرتا رہتا ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

"عقل مند وہ ہے جو آج کے دن کل کے دن (یعنی آخرت) کی فکر کرتا ہے۔ اس طرح
اپنے آپ کو (خدا کی سزاؤں سے) آزاد کرانے کی فکر اور کوششوں میں ہر وقت مصروف رہتا
ہے۔ وہ آخرت کے لیے ہر کام کرتا ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''اصل عقل مند وہ ہے

جو آنی جانی فانی پست گھٹیا دنیا سے منہ موڑ کر بلند مرتبہ جنت حاصل کرنے کی طرف راغب ہو جائے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''اصل عقل مند وہ ہوتا ہے جو اللہ کو واحد (یکتا) جاننے اور اس کی اطاعت کرنے کے لیے ہر کام کرے'' (جناب رسول خداؐ از بحار ۷۷)

''ہمیشہ اللہ کی اطاعت کرتے رہنے والے ہی عقل مند ہوتے ہیں کیونکہ اس طرح وہ خدا کے پسندیدہ کام کر کے دائمی حقیقی کامیابی حاصل کر لیتے ہیں''

پوچھا گیا عقل کیا ہے؟

فرمایا'' وہ چیز جس کے ذریعہ خدا کی اطاعت اور غلامی کی جائے اور اسطرح جنت کو کما لیا جائے'' (حضرت علیؑ)

راوی نے پوچھا پھر معاویہ کے پاس کیا تھا؟ فرمایا'' وہ مکر دھوکا اور شیطنت ہے، جو عقل سے مشابہ ضرور ہوتی ہے مگر عقل نہیں ہوتی'' (امام جعفر صادقؑ از کافی جلد ۱)

(نوٹ: اصل میں عقل کا غلط شیطانی استعمال عقل جیسی چیز ہے مگر وہ اصل میں مکر و شیطنیت ہے، یعنی عقل کا غلط اور منفی استعمال ہے۔)

''عقل مند کا اصل مقصد گناہوں

کو بالکل چھوڑ دینا اور اپنے عیبوں کو ٹھیک کرنا ہوتا ہے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''تم میں جو جتنا زیادہ عقل مند ہوگا اتنا ہی اللہ کی اطاعت کرنے والا ہوگا'' (حضرت علیؑ از غرر)

(کیونکہ عقل مند جان لیتا ہے کہ ساری کامیابیوں کا اصل راز خدا کی اطاعت کرنا ہے،

اس لیے کہ ایسے تمام لوگ نبیین صدیقین شہدا صالحین کے ساتھی ہوں گے۔(مطابق قرآن)

اس لیے عقل مند وہ ہوتا ہے جو اپنے رب کی اطاعت کرنے کے لیے خود کو وقف کر دے)

"عقل مند وہ ہے جو اپنی بری خواہشات کی مخالفت کر کے ان پر غالب آجائے۔ خواہشات کو کم کرے اور خواہش ہونے پر بھی جھوٹ نہ بولے" (حضرت علیؑ از غرر، امام موسیٰ کاظمؑ از کافی جلد اول)

"عقل مند وہ نہیں جو برائی اور اچھائی کو پہچان لے بلکہ عقل مند وہ ہے جو یہ بھی پہچان لے کہ اگر دو (۲) برائیاں کرنی ضروری ہیں تو کون سی کم بری ہے؟" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

(نوٹ: مثلاً کسی کی جان بچانے کے لیے جھوٹ بول کر بھی اس کو بچایا جا سکتا ہے۔ اب دونوں کام برے ہیں۔ لیکن قتل کرنے کے مقابلے پر جھوٹ بولنا کم برا ہے۔ اس لیے عقل مند جھوٹ بول کر بے گناہ کی جان بچائے گا۔)

"عقل مند پر واجب ہے کہ

اپنے زمانے کو جانے پہچانے۔ اپنی اہمیت اور مقصد زندگی کو سمجھے۔ اور اپنی زبان کی حفاظت کرے" (امام جعفر صادقؑ)

"عقل مند پر لازم ہے کہ اپنے دین کی کمزوریوں کو اور اپنی رائے اور اخلاق کی برائیوں کو گنے اور اپنے سینے میں محفوظ رکھے اور پھر ان کو دور کرنے کی پوری کوششیں کرے" (کہ یہی اس کی اصل کامیابی کا راز ہے) (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

(صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر نفس اپنے عمل کا حساب)
اقبالؔ

عقل مند کے لیے ضروری ہے

کہ آخرت کے لیے زیادہ کام کرے اور وہاں کے لیے سامان جمع کرے جہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ اس کے لیے ہمیشہ ہدایت اور علم کو طلب کرے اور اس کے لیے تکبر کو بالکل چھوڑ دے کیونکہ تکبر کفر کی بنا اور نا قابل معافی جرم ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"عقل مند کو چاہیے کہ جاہل سے اس طرح محبت سے بات کرے جیسے ڈاکٹر مریض سے بات کرتا ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"عقل مند کو چاہیے کہ جب بھی کوئی کام کرے تو خدا سے اس بات پر شرم کرے کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے (یعنی عمل صرف اور صرف اللہ کو خوش کرنے یا صرف اللہ سے اجر لینے کے لیے کرے) کیونکہ اللہ ہی نے اس کو تمام نعمتیں عطا کی ہیں اور کسی نے نہیں دیں" (باقی تمام لوگ صرف ذریعہ یا واسطہ ہیں۔ اصل دینے والا صرف اور صرف خدا ہے) (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد اول)

"عقل مند کو چاہیے کہ

۱۔ سچ بولے تا کہ لوگ اس پر یقین کریں

۲۔ خدا کا بے حد شکر ادا کرتا رہے تا کہ خدا کی زیادہ نعمتوں کا حق دار بن جائے" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

"عقل مند کے لیے جائز نہیں

کہ تین (۳) کاموں کے علاوہ کسی اور کام کے لیے سفر کرے

۱۔ اپنی روزی کمانے یا اس کو بہتر بنانے کے لیے

۲۔ آخرت کا سامان جمع کرنے کے لیے (جیسے حج و زیارات یا کسی کی مدد کے لیے سفر)

۳۔ اور حلال چیزوں سے لذت اٹھانے کے لیے" (یعنی تفریح کے لیے) (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

"عقل مند کے لیے جائز نہیں کہ تین (۳) باتیں بھول جائے

۱۔ دنیا جلد فنا ہونے والی ہے۔

۲۔ حالات جلد بدلنے والے ہیں۔

۳۔ آفتیں کبھی بھی آسکتی ہیں۔ اس کے لیے دعا کرے اور انتظامات کرے اور گناہوں سے بچے" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

"سب سے عقل مند انسان

وہ ہے جو

۱۔ اپنے پالنے والے مالک کو پہچانے

۲۔ خدا کی اطاعت کرنے کے لیے خدا کے دشمن شیطان کی چالوں کو پہچانے

۳۔ اپنی ہمیشہ رہنے والی جگہ کو سمجھے اور وہاں جلد چلے جانے کو ہر وقت یاد رکھے۔

۴۔ پھر وہاں کے لیے (نیک کاموں کا) سامان تیار کرتا رہے" (جناب رسولؐ خدا از بحار ۷۷)

"سب سے عقل مند وہ ہے جو اللہ کی سزاؤں سے ڈرتا ہے اور سب سے زیادہ جاہل وہ ہے جو خدا کی سزاؤں کی طرف سے بے پرواہ ہے" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد اول)

"سب سے عقلمند وہ ہے جو اللہ سے سب سے زیادہ قریب ہے" (یعنی اللہ کا پسندیدہ ہے ان کاموں کے کرنے کی وجہ سے جو اللہ کو پسند ہیں) (حضرت علیؑ از غرر)

"سب سے عقل مند انسان وہ ہے جو نتائج پر سب سے زیادہ غور و فکر کرتا ہے" (حضرت

علیؑ از غرر الحکم)

''سب سے عقل مند وہ ہے جو لوگوں کا ادب اور خدمت بڑھ چڑھ کر کرتا ہے''

(جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۷۵)

''سب سے عقل مند وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا کی اطاعت کرتا ہے اور صرف اپنے عیبوں کو دیکھتا ہے مگر دوسروں کے عیبوں سے ناواقف ہے'' (حضرت علیؑ از غرر)

''حق کے سامنے جھک جاؤ عقل مند بن جاؤ گے'' (حضرت لقمانؑ از بحار جلد اول)

''عقل میں سب سے افضل وہ ہے جو اپنی حلال روزی کو اچھے طریقے سے کمائے اور چلائے اور اپنی معاد (آخرت) کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے زیادہ سے زیادہ کوششیں کرے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''سب سے عقل مند وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا کا خوف رکھتا ہے اور اسی لیے سب سے زیادہ خدا کی اطاعت کرتا ہے'' (یعنی برائی سے بچ کر فرائض ادا کرتا ہے) (جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۷۷)

''سب سے کم عقل

۱۔ وہ ہے جو ظالم حکمرانوں سے ڈر کر ان کی اطاعت کرے

۲۔ اور اپنے سے کمزور پر ظلم کرے

۳۔ اور معافی مانگنے پر کسی کو معاف نہ کرے۔'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

''کسی کو تکلیف دینے سے ہاتھ روک لینا عقل کا کمال ہے اور جاہل پر رحم کھانا عقلمند کے لیے بے حد ضروری ہے۔'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

کامل عقل

''جس میں تین (۳) چیزیں ہوں گی اس کی عقل کامل مکمل ہوگی

۱۔ اللہ کی معرفت

۲۔ اللہ کی پوری اطاعت

۳۔ خدا کے فیصلوں اور احکامات پر صبر'' (جنابِ رسولِ خداؐ از بحار جلد ۷۷)

''عقل کا کیسے پتہ لگایا جا سکتا ہے؟

۱۔ عفت یعنی پاکدامنی سے یعنی گناہوں سے بچنے سے۔

۲۔ قناعت کرنے سے

۳۔ زبان کی کہی باتوں سے

۴۔ اس کے وقار اور قوت برداشت سے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''تم اس سے کوئی غلط بات کہہ دو۔ اگر وہ انکار کر دے تو عقل مند ہے۔ تصدیق کر دے تو احمق ہے'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد اول)

''چھ (۶) چیزوں سے عقل کو آزمایا جا سکتا ہے

۱۔ غصے کے وقت غصہ روکتا ہے کہ نہیں؟

۲۔ خوف کے وقت صبر کرتا ہے کہ نہیں؟

۳۔ محبت میں میانہ روی کرتا ہے کہ نہیں؟

۴۔ ہر حال میں اللہ سے ڈر کر برے کاموں سے بچتا ہے؟

۵۔ اچھے انداز سے لوگوں کا ادب کرتا ہے؟

۶۔ کم سے کم دشمن بناتا ہے کہ نہیں؟ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

چھ (۶) طریقوں سے عقل کو جانچا جا سکتا ہے

۱۔ اس آدمی سے ملنے جلنے سے

۲۔ لین دین سے۔

۳۔ دوستی کر کے

۴۔ جدائی اختیار کر کے

۵۔ اس کے دولت مند ہو جانے پر

۶۔ یا فقیر ہو جانے پر" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"تین (۳) چیزوں سے عقل کا پتہ چلتا ہے

۱۔ مال کے کمانے اور خرچ کرنے کے طریقوں سے

۲۔ دوستی نبھانے سے

۳۔ اور مصیبتوں سے نمٹنے سے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"کثرت سے صحیح کام کرنا عقلمندی کی دلیل ہے۔" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"جب عقل بڑھتی ہے

۱۔ تو باتیں کم ہو جاتی ہیں (عمل زیادہ ہو جاتا ہے)

۲۔ خواہشات کم ہو جاتی ہیں

۳۔ وہ کثرت سے سبق سیکھتا ہے

۴۔ اچھے طریقوں سے سب کام انجام دیتا ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"پکی عقل

کا مالک وہ ہے جو

۱۔ بادشاہوں کے قریب ہونے کے باوجود نہیں بدلتا (تکبر نہیں کرتا لوگوں کی خدمت کرتا ہے)

۲۔ حکمران بن کر بھی نہیں بدلتا

۳۔ غربت کے بعد امیر ہونے پر بھی نہیں بدلتا بلکہ اپنی صحیح حالت پر قائم ودائم رہتا ہے ایسا آدمی مضبوط عقل اور مضبوط اچھے اخلاق کا مالک ہے۔ (کیونکہ)

۴۔ جس کی عقل کامل ہو جاتی ہے اس کا عمل اچھا ہو جاتا ہے" (حضرت علیؑ ازغررالحکم)

عقل کیسے ضائع ہو جاتی ہے؟

"۱۔ جتنا دل میں تکبر آتا ہے عقل کم ہو جاتی ہے۔

۲۔ انسان جس قدر خود کو اچھا با کمال سمجھتا ہے اتنی ہی عقل کم ہو جاتی ہے۔

۳۔ جو جاہل کی صحبت میں رہتا ہے اس کی عقل خراب ہو جاتی ہے۔" (حضرت علی ازبحار جلد اول اور جلد ۷۸)

"جو عقلمندوں کی باتیں غور سے نہیں سنتا ہے اس کی عقل مر جاتی ہے۔

جب عقل کم ہوتی ہے تو فضول باتیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔

جس کی عقل کم ہوتی ہے اس کے بولنے اور خطاب کرنے کا طریقہ غیر مہذب ہو جاتا ہے۔

کثرت سے آرزوؤں کو پالنا بے عقلی ہے۔" (حضرت علیؑ ازغررالحکم)

"افضل ترین عقل

حالات سے سبق حاصل کرنا ہے۔

برائیوں سے دور رہتا ہے

خدا کی غلامی مکمل اطاعت کرتا ہے

خدا کی اطاعت کا علم حاصل کرنا ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"عقل مند کے لیے غلطی کرنا بہت بڑی شکست ہوتا ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"مومن کی حاجت پوری کرنے کے لیے کوشش کرنا

اللہ کی نو (۹) ہزار سال تک عبادت کرنے کے برابر ہے۔ وہ بھی دن کو روزہ رکھ کر اور رات کو نمازیں پڑھ کر" (امام حسنؑ از من لا یحضرہ الفقیہ جلد۲ ص ۱۲۳، وسائل الشیعہ جلد۷ ص ۴۰۹)

عالم کی اہمیت

"تمام فضائل و کمالات کا سرچشمہ اور تمام فضائل کی انتہا علم حاصل کرنے میں ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"علم کا جاننا دین کو جاننا ہے اور پھر دین پر عمل کرنا ہے۔ اس عمل سے انسان دوسروں سے اپنی اطاعت بھی کروا سکتا ہے اور مرنے کے بعد نیک نامی بھی پیدا کر سکتا ہے" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ)

"علم ہمارا قائد (رہنما) ہے عمل ہمارا سائس (سواری) ہے اور ہمارا نفس منہ زور گھوڑا ہے جس کو قابو کرنا ہمارا اصل کام ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

"علم عقل کا چراغ ہے۔ بہترین رہنما ہے

افضل ترین ہدایت ہے۔ دولتمندوں کی زینت اور غریبوں کا حسن ہے۔ اشرف ترین حسب نسب ہے۔ علم پست کو بلند کرتا ہے۔ علم مومن کی کھوئی ہوئی دولت ہے۔ علم سے بڑھ کو کوئی قیمتی خزانہ نہیں۔ علم جیسا کوئی شرف نہیں (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"ہر چیز جب کم ہو جاتی ہے تو اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے مگر علم جتنا زیادہ ہو گا اسی قدر اس

کی قیمت بڑھے گی"(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"عالم کا گناہ ایک ہے اور جاہل کے گناہ دو (۲) ہوتے ہیں۔ ایک گناہ برا کام کرنے کا دوسرے علم حاصل نہ کرنے کا"(رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث ۲۸۹۱۱)

"خدا جس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اس پر علم وادب کو حرام کر دیتا ہے"(رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث ۲۸۸۰۶)

"علم ہر اچھائی کا سرچشمہ اور جہالت تمام برائیوں کی جڑ ہے"(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

"علم اسلام کی زندگی ہے اور دین کا ستون ہے"(جناب رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث ۲۸۶۶۱)

"علم دلوں کی زندگی آنکھوں کی روشنی اور کمزور کے بدن کی طاقت ہے"(حضرت علیؑ از بحار جلد اول)

"جو علم کو زندہ کرتا ہے (یعنی پڑھتا پڑھاتا سمجھتا اور یاد رکھتا ہے) وہ کبھی نہیں مرتا"
(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"علم مال سے بہتر ہے

کیونکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے جب کہ مال کی تم کو خود حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا چلا جاتا ہے جب کہ علم بڑھتا ہے۔ مال کے اثرات فنا ہو جاتے ہیں"
(حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۱۴۷)

"سات (۷) باتوں کی وجہ سے علم مال سے بہتر ہے

۱۔ علم انبیا کرامؑ کی میراث ہے جب کہ مال فرعون (نمرود) کی میراث ہے

۲۔علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے جب کہ مال کم ہوتا ہے۔

۳۔مال کی خود حفاظت کرنی پڑتی ہے جبکہ علم عالم کی حفاظت کرتا ہے۔

۴۔علم قبر میں داخل ہو کر ساتھ رہتا ہے جب کہ مال پیچھے رہ جاتا ہے۔

۵۔مال مومن کافر دونوں کو ملتا ہے لیکن حقیقی علم صرف سچے مومن کو ملتا ہے۔

۶۔لوگ عالم کے محتاج ہوتے ہیں، دین و دنیا کے معاملات میں، مگر دین کے معاملات میں لوگ مالدار کے محتاج نہیں ہوتے۔

۷۔پل صراط پر علم عالم کو پار کرنے کے لیے طاقت (مدد) دے گا جب کہ مال اس کو وہاں روکے گا (حضرت علیؑ از بحار جلد اول)

''ہر شخص کی قیمت

اس کا علم و ہنر ہے'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۱)

''ہمارے دوستوں کی قیمت کو اس طرح پہچانو کہ وہ ہماری حدیثوں کو کس قدر اور کتنے اچھے طریقے سے بیان کرتے ہیں؟ کیونکہ ہم کسی کو اس وقت تک حقیقی عالم یا فقیہ نہیں سمجھتے جب تک وہ ہماری حدیثوں کو سمجھ کر اچھی طرح بیان کرنے والا محدث نہ ہو'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۲)

علماء دین کا مقام

''نبوت سے قریب ترین لوگ علماء (دین) ہیں، جو انبیاء کرامؑ کے وارث ہیں'' (جناب رسولؐ خدا از کافی جلد اول)

''جو شخص انبیا کرامؑ کی احادیث کو حاصل کرتا ہے اور سمجھتا ہے اور یاد کرتا ہے وہ بہت کچھ حاصل کرلے گا۔ اس لیے تم یہ دیکھو کہ تم کس سے علم حاصل کررہے ہو؟'' (یعنی علم اہلبیتؑ سے حاصل کرنا چاہیے کہ وہ رسولؐ خدا کے حقیقی سچے وارث ہیں اور خدا نے ان کے پاک ہونے کا

اعلان کیا ہے اس لیے وہ علم دینے میں کمی زیادتی بھول چوک یا غلطی نہیں کرتے) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۲)

علماء انبیاءؑ کے وارث ہیں۔ آسمان والے علماء سے محبت کرتے ہیں۔ جب وہ مرتے ہیں تو سمندر کی مچھلیاں تک ان کے لیے خدا سے معافیاں طلب کرتی ہیں۔ علماء زمین کے چراغ میرے اور تمام انبیاء کرامؑ کے وارث ہیں" (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث ۲۸۶۷۹،۲۸۶۷۷)

"علماء کے قلم کی سیاہی شہدا کے خون سے افضل ہے" (جناب رسولؐ خدا)

"جب تک دن رات باقی ہیں علماء بھی باقی ہیں" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

کیونکہ علما کا علم باقی رہتا ہے لوگ اس کو پڑھتے سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

جاہلوں کے درمیان عالم اس طرح ہوتا ہے جیسے مردوں میں زندہ" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد اول)

"علم عبادت سے افضل ہے

کیونکہ علم خدا کو زیادہ پسند ہے" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد اول)

"جو شخص گھر سے علم حاصل کرنے کے لیے اس نیت سے نکلتا ہے کہ باطل کو حق کی طرف پلٹائے اور گمراہی کو ہدایت کی طرف پلٹائے وہ ایسے شخص کی مانند ہے جس نے چالیس ۴۰ سال تک عبادت کی ہو" (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۲۸۸۳۵)

"حکمت کا صرف ایک کلمہ سنانا یا اس پر عمل کرنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد اول)

"علم پر ایک گھنٹہ بات کرنا ایک رات کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے افضل ہے"
(جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۲۸۶۵۶)

''علم طلب کرنا (حاصل کرنا) خدا کے نزدیک نماز روزے حج اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے افضل ہے'' (جنابِ رسولِ خداؐ از کنز العمال حدیث ۲۸۶۵۵)

''جس عالم کے علم سے فائدہ حاصل کیا جائے وہ ستر (۷۰) ہزار عابدوں سے افضل ہے (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۲)

''اللہ کو پہچاننے والے عالم کی ایک نماز نہ پہچاننے والے عابد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے'' (جنابِ رسولِ خداؐ از کنز العمال حدیث ۲۸۷۸۶)

(جس طرح ایک ادب اور شعر کے عالم کی تعریف ہزاروں جاہلوں کی تعریف پر بھاری ہوتی ہے کیونکہ وہ شعر یا کلام کو سمجھ کر تعریف کرتا ہے)

''ایک عالم ہزار عابدوں سے افضل ہے۔'' (امام صادقؑ از بحار جلد ۲)

''نبی کو عالم پر صرف ایک درجہ کی فضیلت حاصل ہے اور قرآن کو تمام دوسرے کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو اللہ کو مخلوق پر ہے'' (جنابِ رسولِ خداؐ از تفسیر مجمع البیان جلد ۹)

''اصل عالم وہ ہوتا ہے

جو لوگوں کو خیر کے چشموں سے سیراب کرے، ان کو ان کے دشمنوں سے بچائے۔ وہ حقیقی عالم یا فقیہ آلِ محمدؐ کے یتیم مومنین کی کفالت کرنے والا ہوتا ہے۔ اور محبانِ آلِ محمدؐ کے کمزور لوگوں کی ہدایت کرنے والا ہوتا ہے۔ خدا قیامت میں ایسے عالم سے کہے گا کچھ دیر ٹھہر جا اور ان تمام لوگوں کی شفاعت کر جنہوں نے تجھ سے علم حاصل کیا تھا۔'' (امام علی رضاؑ از بحار جلد ۲)

''مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے کہ ایک عالم ہزار عابدوں پہ بھاری ہے کیونکہ عابد زاہد صرف اپنی ذات کو فائدہ پہنچاتا ہے جب کہ عالم دوسروں کے فائدے کے لیے ہے کام کرتا ہے'' (جنابِ رسولِ خداؐ از کنز العمال ۲۸۹۰۸)

''عالم کی موت

سے اسلام میں ایسا رخنہ (نقصان) پڑ جاتا ہے جو رہتی دنیا تک بند نہیں ہو سکتا''
(رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث ۲۸۷۶۱)

''عالم کے چہرے کو محبت سے دیکھنا عبادت ہے'' (رسولؐ خدا از بحار جلد ۱)

''اس سے مراد وہ عالم ہے کہ جب تم ان کے چہروں کو دیکھو تو تم کو آخرت یاد آ جائے۔ جو عالم ایسے نہ ہوں (بلکہ دنیا پرست ہو) اس کی طرف دیکھنا فتنہ (خرابی) ہے''
(جناب رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر ص ۶۷)

''علم حاصل کرو چاہے وہ چین میں ہو

کیونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے'' (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد اول)

''اگر لوگوں کو علم ہو جاتا کہ علم حاصل کرنے میں کتنا ثواب ہے تو وہ علم ضرور حاصل کرتے چاہے اس میں جان چلی جاتی اور چاہے ان کو اس کے لیے سمندروں کی تہوں ہی میں کیوں نہ اترنا پڑتا۔'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد اول)

''علم حاصل کرو کہ یہی تمہارے لیے خدا تک پہنچنے کا ذریعہ ہے'' (جناب رسولؐ خدا از امالی ص ۱۷)

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے'' (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد اول)

''دو پیاسے کبھی سیراب نہیں ہوتے

۱۔ علم کا پیاسا

۲۔ مال کا پیاسا'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد اول)

"صحیح علم کا طلب گار اپنے پالنے والے مالک کو راضی کرتا رہتا ہے

جب کہ دنیا کا طلب گار اپنی سرکشی اور گناہوں میں بڑھتا جاتا ہے" (رسولؐ خدا از بحار جلد اول)

"عالم نہ تو اپنے علم سے خود سیر ہوتا ہے اور نہ دوسرے اس سے سیر ہوتے ہیں"

(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"علم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلنے والا خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد اول)

"اگر کوئی طالب علم علم حاصل کرتے ہوئے مر جائے تو وہ شہید ہے" (رسولؐ خدا از الترغیب جلد اول)

"جو صبح و شام علم حاصل کرتا ہے وہ حقیقت میں خدا کی رحمت میں غوطے لگاتا ہے"

(امام محمد باقرؑ از بحار جلد اول)

"جو علم کی تلاش میں نکلتا ہے خدا اس کی روزی کا ضامن ہو جاتا ہے" (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۲۸۷۰۱)

"جو علم فقہ (دین کی گہری سمجھ) حاصل کرتا ہے خدا اس کی کفایت کرتا ہے اور اس کو وہاں سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کو خیال بھی نہیں ہوتا" (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث ۲۸۸۵۵)

(نوٹ: علم فقہ سے مراد دین کی گہری سمجھ حاصل کرنا ہے)

"جو اس لیے علم حاصل کرتا ہے کہ لوگوں کی اصلاح کر سکے

تو خدا اس کو صحرا کے ذروں کی برابر اجر عطا فرماتا ہے" (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال

۲۸۸۳۷)

"ملائکہ طالب علم کے پیروں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں تاکہ وہ ان پر قدم رکھے۔ اس کو فرشتے گھیرے رہتے ہیں اور اس کو دیکھنے کا لیے ایک دوسرے پر آسمان تک بلند ہو جاتے ہیں، صرف اس علم کی محبت کی وجہ سے جس کو وہ حاصل کر رہا ہے" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد اول)

"جو علم حاصل کرنے کے راستوں پر چلتا ہے اللہ اس کو جنت کے راستوں پر چلاتا ہے۔ ہر چیز کا ایک راستہ ہوتا ہے جنت کا راستہ علم حاصل کرنا ہے۔ جو علم حاصل کرتا ہے جنت خود اس کی طلب تلاش میں ہوتی ہے" (جناب رسولؐ خدا از کنزالعمال ۲۸۸۴۲)

"جو شخص خود علم حاصل کر کے دوسروں کو تعلیم دے

وہ ملکوت اعظم میں عظیم آدمی شمار ہوتا ہے" (حضرت عیسیٰ از تنبیہ الخواطر)

خدا کا فرمانا کہ "جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس کو وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں" (القرآن سورہ بقرہ ۳)

"اس سے اولین مراد یہ ہے کہ وہ جو علم حاصل کرتے ہیں اس کو پھیلاتے ہیں اور جو قرآن کا ہم نے ان کو علم دیا ہے اس کی تلاوت کرتے ہیں۔" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۲)

"افضل ترین صدقہ

یہ ہے کہ انسان علم حاصل کر کے دوسروں کو تعلیم دے" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۸)

"خدا اس شخص پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرے" راوی نے امام رضا سے پوچھا آپ کا امر (کام) کیسے زندہ ہوتا ہے؟ فرمایا "جو ہمارے علم (احادیث) کو سیکھتا ہے، پھر لوگوں کو تعلیم دیتا ہے، وہ ہمارے امر (کام) کا زندہ کرتا ہے۔"

"کیونکہ اگر لوگوں کو ہمارے بہترین کلام کا علم ہو جائے تو وہ ہماری پیروی اور اطاعت

کرنے لگیں''۔ (امام علی رضاؑ از بحار جلد۲)

''ایک شخص قیامت میں حاضر ہوگا جب کہ اس کی نیکیاں بادلوں کی طرح تہ بہ تہ بلند پہاڑوں سے اونچی ہوں گی۔ وہ کہے گا مالک میری یہ نیکیاں میرے حساب میں کہاں سے آگئیں؟ خدا فرمائے گا ''یہ تمہارا وہ علم ہے جو تم نے لوگوں کو سکھایا تھا اور لوگ تمہارے بعد بھی اس پر عمل کرتے رہے تھے'' (یہ اس کا ثواب ہے) (جناب رسولِ خدا از بحار جلد۲)

''جو شخص کسی اچھائی کی تعلیم دیتا ہے، اس کے لیے اس آدمی کے برابر اجر ہوگا جس نے اس پر عمل کیا ہوگا'' راوی نے پوچھا اگر تعلیم لینے والا کسی دوسرے کو وہی علم دے گا تو کیا دوسرے آدمی کے عمل کا بھی ثواب پہلے تعلیم دینے والے کو ہوگا؟ امام نے فرمایا'' چاہے وہ تمام انسانوں کو تعلیم دے پھر بھی اس کو (پہلے تعلیم دینے والے کو) اس کا اجر ملے گا چاہے وہ مر ہی کیوں نہ جائے'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد۲)

(یعنی پہلی تعلیم دینے والے کے مرنے کے بعد بھی اس کی تعلیم دیے ہوئے شاگرد دوسروں کو علم سکھائیں گے تو بھی پہلے تعلیم دینے والے کو ثواب ملتا رہے گا، جب کہ بعد میں تعلیم دینے والوں کے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اس لیے کہ خدا نے قدرت اور عطائیں لامحدود ہیں، اس لیے ہر علم سکھانے والے کو شاگردوں کے عمل میں سے ثواب ملے گا۔)

''جو شخص کسی کو ہدایت کا ایک باب (بات) تعلیم دے اس کو وہ ثواب ملے گا جو اس پر عمل کرنے والے کو ہوگا، جب کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔''

(امام محمد باقرؑ از بحار جلد۷۸)

(رحمتِ حق بہا نمی جوید
رحمت حق بہانہ می جوید
یعنی خدا کی رحمت قیمت نہیں مانگتی خدا کی رحمت تو بہانے ڈھونڈتی ہے)

''لوگوں کو علم سکھاؤ اور لوگوں سے ان کا علم سیکھو۔ اس طرح تم اپنے علم کو مضبوط کرو گے اور جو نہیں جانتے وہ جان لو گے'' (امام حسنؑ، بحار جلد ۷۸)

''خدا نے جاہلوں سے اس وقت تک علم حاصل کرنے کا عہد (وعدہ) نہیں لیا جب تک اہل علم سے جاہلوں کو علم دینے کا عہد نہیں لے لیا'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۲)

''علم چھپانے والے پر ہر چیز لعنت کرتی ہے یہاں تک کہ دریائی مچھلیاں اور آسمان کے پرندے تک اس پر لعنت کرتے ہیں۔ خدا علم چھپانے والے کے منہ میں جہنم کی لگا ڈالے گا۔''
(جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۲۸۹۹۷، ۲۹۱۴۸)

''جب کہ اچھائی کی تعلیم دینے والے کے لیے زمین آسمان کی تمام مخلوقات اور سمندروں کی تمام مچھلیاں اس کے لیے خدا سے مغفرت (یعنی معافیاں اور رحمت) طلب کرتی ہیں''
(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۲)

''اے موسیٰ! خیر بھلائی اور اچھے کاموں کی تعلیم دو کیونکہ ایسا کرنے والوں کی قبروں کو میں اس قدر روشن کروں گا کہ وہ وہاں خود کو اکیلا محسوس نہ کریں گے'' (خدا کی وحی موسیٰ پر از تنبیہ الخواطر ص ۴۴۰)

''جو شخص تعلیم دے اس کی فضیلت نماز روزہ رکھنے والے پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے معمولی آدمی پر ہے'' (جناب رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر ص ۴۴۰)

سب سے زیادہ سخی

''میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو علم حاصل کرے اور پھر اس کو لوگوں میں پھیلائے۔ وہ قیامت میں ایک امت بن کر آئے گا۔ اس کے بعد وہ شخص دوسرے نمبر پر سب سے بڑا سخی ہے جو اپنی جان تک اللہ کے لیے دے اور

شہید ہو جائے" (جناب رسولؐ خدا از الترغیب جلد اول)

لوگوں کو مفت تعلیم دو جیسے تم کو مفت تعلیم دی گئی ہے (خاص طور پر مراد دین کی تعلیم ہے) (جناب رسول خدا کنز العمال ۲۹۲۷۹)

برے علماء

"میری امت کے برے علماء وہ ہیں جو علم (دین) کو تجارت بنا لیں۔ اس کو دولت مندوں کے ہاتھ بیچیں۔ خدا کبھی ان کی اس تجارت کو فائدے کی تجارت نہ بنائے۔ اس لیے کہ جو آخرت کے عمل کو دنیا کمانے کا ذریعہ بناتا ہے اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔۔۔ جو شخص علم دین کو چھپائے یا اس پر اجرت مانگے وہ اللہ کے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کے منہ میں آگ کی لگام ہوگی۔

"قرآن کی تعلیم دو اور حاصل کرو مگر اس کو روزی کمانے اور اترانے اور تکبر کرنے کا ذریعہ نہ بناؤ۔" (جناب رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر ۲-۳۶، کنز العمال ۱۹۱۵۰)

جو علم دین کو روزی کمانے کا ذریعہ بناتے ہیں

میں نے امامؑ سے عرض کیا کہ آپ کے کچھ ماننے والے ایسے بھی ہیں جو آپ سے علم حاصل کرنے کے بعد آپ کے شیعوں کو تعلیم دیتے ہیں اور اس کے بدلے میں لوگ ان کی عزت بھی کرتے ہیں اور ان کو مال دولت سے نوازا بھی جاتا ہے۔ امام نے فرمایا "یہ ان کی روزی کمانے کا ذریعہ نہیں۔ علم دین کو روزی کمانے کا ذریعہ بنانا یہ ہے کہ خدا کی ہدایت کے بغیر (غلط) فتوے دے کر دولت کمائی جائے اور اس طرح دوسروں کے حقوق مارے جائیں (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۲ ص ۱۱۷، معانی الاخبار ص ۱۷۵)

میں نے امامؑ سے پوچھا کہ کیا معلم کا پیشہ حرام ہے۔ فرمایا" خدا کے دشمن جھوٹ بولتے ہیں

وہ چاہتے ہیں کہ کوئی قرآن کی تعلیم نہ دے۔ اگر قرآن کے معلم کو کوئی اپنی اولاد کے قتل کی دیت (بدلے) کی رقم بھی دے دے تو وہ بھی قرآن کے معلم کے لیے جائز ہے"

(امام جعفر صادقؑ فروع کافی جلد۵ ص۱۲۱)

(نوٹ: آخری مطلب یہ ہے کہ قرآن کا معلم خود مطالبہ نہ کرے مگر لوگ اس کو ضرور نوازیں)

"علم حاصل کرو کیونکہ علم کا حاصل کرنا نیکی ہے

اس کی مشق کرنا اور یاد کرنا تسبیح ہے۔ علم کے بارے میں بحث مباحثہ جہاد ہے۔ نہ جاننے والوں کو تعلیم دینا صدقہ دینا ہے۔ علم اکیلے میں تمہارا دوست ہے۔ دشمنوں کے خلاف ہتھیار ہے۔ دوستوں کے لیے زینت ہے۔ علم گری ہوئی قوموں کو بلند کرتا ہے۔ ان کے لیے نیکیوں کا رہنما یعنی ان کو راستہ دکھانے والا بناتا ہے۔ لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کے کاموں کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ اور ان سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے" (یعنی ان کے علم سے قومیں فائدے اٹھاتی ہیں) (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد اول)

"جو طالب علم عالم کے دروازے پر علم حاصل کرنے جاتا ہے، اس کے ہر ہر قدم کے بدلے خدا ایک سال کی عبادت لکھتا ہے" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد اول)

"رات دن علم حاصل کرنے کے لیے کچھ وقت مقرر کرو کیونکہ یہ کام نہ کرنے سے ایسا نقصان ہوگا جو کسی طرح پورا نہ ہوگا۔" (حضرت لقمانؑ کی وصیت از بحار جلد اول)

"جو شخص صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے علم حاصل کرے

پھر اس پر عمل کرے اور دوسروں کو سکھائے وہ آسمانوں میں عظیم انسان پکارا جاتا ہے۔۔۔ پھر اس سے ہر چیز ڈرتی ہے (احترام کرتی ہے) لیکن اگر وہ اپنے علم سے تجوریاں بھرنے کی

خواہش کرتا ہے تو پھر وہ خود ہر چیز سے ڈرتا ہے" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۲، کنز العمال حدیث ۲۹۳۴۲)

"جو علم حاصل کر کے اس پر عمل کرتا ہے وہ نجات پاتا ہے۔ جو علم سے دنیا کماتا ہے تو اس کا صرف دنیا کا حصہ ہوتا ہے" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد)

(یعنی اس کو اپنی صرف مال عزت ملتی ہے آخرت میں کچھ نہیں ملتا)

"جو دکھاوے یا شہرت اور برتری حاصل کرنے کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور اس کے ذریعہ مال سمیٹتا ہے تو خدا اس سے برکت چھین لیتا ہے۔ اس کو خود اس کے حوالے کر دیتا ہے۔ پھر وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ جو شخص غیر خدا کے لیے علم حاصل کرتا ہے اس کو اپنا ٹھکانا جہنم سمجھنا چاہیے" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

(یعنی علم صرف خدا کو راضی کرنے اور اس سے اجر لینے کے لیے حاصل کرو)

"جو شخص عمل نہ کرنے کے لیے علم حاصل کرتا ہے وہ اللہ سے مذاق کرتا ہے" (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث ۲۹۰۶۷)

"جو شخص صرف تقریریں کرنے کے لیے علم حاصل کرے تاکہ لوگوں کے دلوں کو جیت سکے تو خدا اس کے عمل کو قبول نہ کرے گا اور نہ اس سے کسی معاوضے کو قبول کرے گا" (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۲۹۰۲۲)

"جو خطابت کرتا ہے خدا اس سے پوچھے گا تیرا اصل مقصد کیا تھا؟"

"جو خطابت کرتا ہے اور اس کا مقاصد ریاکاری، دکھاوا شہرت ہوتا ہے تو خدا قیامت کے دن اس کو ریاکار شہرت پسندوں کے ساتھ کھڑا کرے گا۔ خدا اس کا علم لوگوں کو سنوائے گا مگر خود اس کو ذلیل کرے گا (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

”چار (۴) باتوں کے لیے ہرگز علم حاصل نہ کرو

۱۔علماء پر اترانے کے لیے

۲۔ بے وقوفوں سے لڑنے کے لیے

۳۔دکھاوے کے لیے

۴۔حکومت یا حکم چلانے کے لیے، یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف موڑنے کے لیے

اس کے برعکس اس اجر کو حاصل کرنے کے لیے علم حاصل کرو جو خدا کے پاس علماء طلباء کے لیے ہے۔ علم سے وہ چیز طلب کرو جو خدا کے پاس ہے۔ کیونکہ وہ اجر ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے گا۔ اس کے سوا سب کچھ ختم ہو جائے گا۔“ (رہے نام اللہ کا) (جناب رسولؐ خدا از کنز ل العمال)

”لوگوں کی توجہ اپنی طرف کرانے کا اولین مطلب امامت کا جھوٹا دعویٰ کرنا ہے جو ایسا کرے گا وہ جہنمی ہے“ (امام علی رضاؑ از بحار جلد ۲)

(کیونکہ خداوند عالم نے امت مسلمہ کے لیے صرف بارہ (۱۲) امام ائمہ اہلبیتؑ مقرر فرمائے اور
کسی کو خدا نے امام مقرر نہیں فرمایا)

”علماء تین (۳) قسم کے ہیں

۱۔وہ جو اپنے علم کے ذریعہ زندہ ہیں (یعنی عالم با عمل)

۲۔دوسرے وہ علماء کہ لوگ ان کی وجہ سے زندہ ہیں مگر وہ خود ہلاک ہوئے (یعنی عالم بے عمل)

۳۔تیسرا وہ عالم جو خود اپنے علم سے زندہ ہے لیکن اس کے ذریعہ کوئی زندہ نہ ہو سکا۔“ (یعنی کوئی دوسرا ہدایت نہ پا سکا، مراد عابد زاہد) (جناب رسولؐ خدا ۔ از کنز العمال ۲۸۹۴۱)

"خدا کو سب سے زیادہ وہ بندہ پسند ہے

جسے خدا نے اپنے نفس (بری خواہشات) کے خلاف عمل کرنے کی قوت دی اور اس نے عمل کیا اور مشکوک باتوں کو حل کرتا ہے، الجھے مسئلوں کو سلجھاتا ہے، سیدھا راستہ دکھاتا ہے، جب وہ بولتا ہے تو پوری طرح سمجھاتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جس نے (زبردستی) اپنا نام عالم (علامہ) رکھ لیا ہے۔ جب کہ وہ عالم نہیں۔ اس نے جہالتوں گمراہیوں کو سمیٹ لیا ہے۔ دھوکے اور غلط باتوں کے جال بچھا رکھے ہیں۔ وہ کہتا تو یہ ہے کہ میں شبہات میں غور فکر کرتا ہوں، اس لیے کچھ نہیں بولتا ہوں حالانکہ خواہشات میں پڑا ہوا ہے۔ کہتا تو یہ ہے کہ میں بدعتوں سے دور رہتا ہوں حالانکہ انہیں میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اس کی شکل انسانوں کی سی ہے مگر دل دماغ حیوانوں کا سا ہے۔ نہ اس کو ہدایت کا دروازہ معلوم ہے کہ وہاں تک آسکتا ہے۔

اور نہ وہ گمراہی کا دروازہ جانتا ہے (گمراہیوں کو بھی نہیں پہچانتا) کہ ان سے اپنا منہ موڑ سکے۔ یہ زندوں میں چلتی پھرتی لاش ہے" (حضرت علیؑ بحار جلد ۲، نہج البلاغہ خطبہ ۸۷)

(پھرتی ہیں جہالتیں نہ معلوم کتنی؟
کاندھوں پہ عبائے علم و حکمت ڈالے)

"انسان کو دیکھنا چاہیے

کہ وہ جو علم حاصل کر رہا ہے وہ کس قسم کے شخص سے حاصل کر رہا ہے؟ کیونکہ خدا فرماتا ہے انسان کو اپنے کھانے کے بارے میں غور کرنا چاہیے۔ امام نے فرمایا اس سے اولین مراد یہ ہے کہ انسان یہ دیکھے کہ کس سے علم حاصل کر رہا ہے؟ (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۲)

(نوٹ: علم دین جناب رسولؐ خدا کے بعد ان کے اہلبیتؑ کے بارہ (۱۲) اماموں سے حاصل کرنا چاہیے کیونکہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے"

نیز فرمایا ہے کہ "میں تم میں دو(۲) چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ قرآن اور میرے اہلبیتؑ۔ یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔ جب تک تم ان سے جڑے رہو گے کبھی ہرگز گمراہ نہ ہو گے" (صحیح مسلم)

قرآن نے اہلبیت کے لیے فرمایا ہے کہ "خدا نے ارادہ کر لیا ہے کہ تم اہلبیتؑ کو ہر نجاست سے دور رکھے اور تم کو ایسا پاک رکھے کہ جو حق ہے پاک رکھنے کا" (القرآن) اس سے معلوم ہوا کہ ائمہ اہلبیتؑ معصوم ہیں۔ غلطی نہیں کرتے۔ اس لیے ان سے جو علم حاصل کیا جائے گا وہ سو فیصد درست ہوگا کیونکہ اس کی ضمانت خدا رسول دونوں نے خود دی ہے۔ اسی لیے امام صادقؑ نے فرمایا "تم مشرق مغرب جہاں چاہو چلے جاؤ صحیح علم تم کو صرف اور صرف ہمارے پاس ہی سے ملے گا" پھر آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا

(اہلبیت پاک کے ہر سانس کو اے مدعی
ہاں ملا کر دیکھ لے آیاتِ قرآنی کے ساتھ)

علم حاصل کرنے کا طریقہ

ایک شخص نے رسول خدا سے پوچھا کہ علم (حاصل کرنے کا) حق کیا ہے فرمایا

"۱۔ عالم کو خاموشی سے سننا۔ یعنی دل لگا کر غور کرتے ہوئے سننا

۲۔ پھر اس کو یاد کرنا

۳۔ پھر اس پر عمل کرنا

۴۔ پھر اس علم کو پھیلانا اور دوسروں کو سکھانا" (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۲)

"جس سے علم حاصل کر رہے ہو اور جس کو تعلیم دے رہے ہو، دونوں کے سامنے جھکو اور دونوں کا ادب کرو۔ جابر عالم نہ بنو، ورنہ تمہارا علم جہالت کو دور نہ کر سکے گا" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''جب عالم کے پاس بیٹھو تو بولنے سے زیادہ سننے کا شوق رکھو اچھی بات کی اور اچھی باتوں کو سننے کی بھی تعلیم حاصل کرو۔ کسی کی بات نہ کاٹو'' (حضرت علیؑ از بحار جلد۲)

''عالم کا حق

یہ ہے کہ

۱۔ پہلے اس کو خاص طور پر سلام کرو۔

۲۔ اس کے سامنے جا کر بیٹھو

۳۔ اس کے سامنے اشارے نہ کرو، نہ ہاتھوں سے نہ آنکھوں سے

۴۔ اس سے یہ نہ کہو کہ آپ کی بات کے خلاف فلاں نے یہ کہا ہے اور فلاں نے وہ کہا ہے

۵۔ اس کے سامنے کسی کی غیبت نہ کرو، نہ سرگوشی کرو

۶۔ جب وہ تھک جائے تو اس کے پاس نہ جاؤ

۷۔ اس سے منہ نہ پھیرو کیونکہ عالم کھجور کے درخت کی طرح ہے کہ لوگ انتظار کرتے ہیں کہ کب کیا چیز اس سے گرتی ہے؟

۸۔ یہ بات خوب یاد رکھو کہ مومن عالم کا اجر و ثواب نمازی روزہ دار مجاہد سے بھی زیادہ ہے۔ اس کے مرنے سے اسلام میں ایسا رخنہ (کمی) واقع ہو جاتی ہے جس نے قیامت تک کوئی چیز بھر نہیں سکتی'' (حضرت علیؑ از کنزالعمال ۲۹۳۶۳، ۲۹۵۲۰)

''جو شخص کسی کو ایک دینی مسئلہ کی تعلیم دیتا ہے وہ اس کی گردن کا مالک بن جاتا ہے'' پوچھا گیا یا رسول اللہ! کیا وہ اس کو بیچ سکتا ہے؟ فرمایا نہیں۔ اچھائی کا حکم دے سکتا ہے۔ برائی سے روک سکتا ہے'' (جناب رسول خداؐ از بحار جلد۲)

''حصول علم کے سوا کسی موقع پر خوشامد کرنا جائز نہیں'' (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۲۸۹۳۸)

''جس نے عالم کی عزت کی

اس نے خدا کی عزت کی'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''جس نے علماء کی عزت کی اس نے میری عزت کی۔ جس نے حقیقی سچے عالم کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی۔ جو علماء کے پاس بیٹھا وہ میرے پاس بیٹھا۔ بلکہ گویا وہ خدا کے پاس بیٹھا'' (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۲۸۸۸۳)

''مومن کے اخلاق میں خوشامد اور حسد نہیں ہوتا سوا علم حاصل کرنے میں'' (حضرت علیؑ از کنز العمال ۲۹۳۶۴)

''تین (۳) قسم کے لوگوں کا حق منافق کے سوا کوئی حقیر نہیں سمجھتا

۱۔ سفید بالوں اور سفید داڑھی والے مسلمان کا حق (یعنی عزت کرنا)

۲۔ امام عادل (یعنی وہ امام یا حاکم ہو اور با کردار ہو

اولین مراد امام معصوم ہے)

۳۔ اچھی باتوں کی تعلیم دینے والے کا حق'' (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۴۳۸۱۱)

''طالب علم کے فرائض

۱۔ علم کو محفوظ (یاد) رکھنا اور یہ کام کوئی نہیں کر سکتا جب تک (بار بار) لمبے عرصے تک نہ پڑھتا رہے۔

۲۔ بہت زیادہ غور و فکر کرنا تاکہ اس کا علم مضبوط ہو اور جو بات نہیں سمجھ سکا اس کو سمجھ لے

۳۔ مسلسل علم حاصل کرتے رہنا وہ بھی سخت کوشش کر کے یعنی

ساری عمر علم حاصل کرتے رہنے سے نہ تھکنا'' (حضرت علیؑ)

''علم صرف سیکھنے سے نہیں آتا بلکہ علم ایک نور ہے

خدا جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے اس کے دل میں علم ڈال دیتا ہے۔ اگر تم علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو سب سے پہلے خدا کے خالص غلام بنو، عبودیت کی حقیقت کو سمجھو، خدا کی اطاعت کرو، پھر اللہ سے علم کو سمجھنے کی درخواست کرو تو وہ خود تمہیں صحیح علم سمجھا دے گا'' (حضرت علیؑ از غررالحکم)

میں نے پوچھا عبودیت کی حقیقت کیا ہے؟

امام نے فرمایا'' تین (۳) چیزیں ہیں

۱۔ جو نعمت خدا نے دی ہے اس کو اپنی ذاتی ملکیت نہ سمجھے کیونکہ غلاموں کی کوئی چیز ذاتی ملکیت نہیں ہوتی یعنی ہر نعمت کو خدا کی ملکیت عطا اور امانت سمجھے

پھر ہر نعمت کو وہاں خرچ کرو جہاں خرچ کرنے کا خدا نے حکم دیا

پھر وہی کام کرو جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اور وہ کام نہ کرو جس سے خدا نے روکا ہے۔

جب انسان یہ سمجھ لیتا ہے کہ سب کچھ اللہ کا ہے، اس کا کچھ نہیں ہے، تو پھر اس کے لیے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ اپنے سب کام خدا کے حوالے کر دیتا ہے تو دنیا کی مصیبتیں اور نقصانات برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ جب وہ ہر کام خدا کے حکم کے مطابق کرتا ہے تو پھر اس کو لڑنے جھگڑنے اترانے شیخی بکھارنے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ پھر وہ دنیا جمع کرنے دوسروں پر برتری حاصل کرنے کا خواہشمند ہی نہیں ہوتا، نہ لوگوں سے مال دولت طلب کرتا ہے، نہ اپنا وقت ضائع کرتا ہے، یہی تقویٰ کا پہلا درجہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ ''ہم آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے خاص کر دیں گے جو زمین پر نہ تو سرکشی کرنا

چاہتے ہیں نہ فساد اور خرابیاں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اچھا انجام (ایسے ہیں) پرہیزگاروں کے لیے ہے۔" (القرآن قصص ۸۳)

"جن چیزوں کا تعلق نفس کو ٹھیک کرنے سے ہے وہ یہ ہیں

۱۔ جس کی چیز ضرورت نہیں اس کے کھانے سے بچو کیونکہ بے ضرورت کھانے سے حماقت اور دیوانگی پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ جب بھوک لگے تو کھاؤ اور صرف حلال کھاؤ وہ بھی بسم اللہ پڑھ کر

۳۔ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ پیٹ بھی ایک برتن ہے اس کا ایک تہائی کھانے کے لیے ہے ایک تہائی پانی پینے کے لیے ہے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے ہے

جہاں تک علم کا تعلق ہے تو

۱۔ جن باتوں کو نہیں جانتے ان کو علماء سے پوچھو مگر علماء کی غلطیاں کو ڈھونڈنے کے لیے نہ پوچھو۔

۲۔ فقط اپنی رائے پر عمل کرنے سے بچو

۳۔ جس قدر ممکن ہو احتیاط کرو

۴۔ فتویٰ دینے سے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد اول)

"علماء لوگوں کے (حقیقی) حاکم ہوتے ہیں" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"ہمارے قائم کی غیبت کے بعد

اگر ایسے علماء نہ ہوں تو ہر شخص خدا کے دین سے پھر جائے گا جو

۱۔ امام مھدیؑ کی طرف سے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھائیں

۲۔ خدا کی دلیلوں کے ذریعہ خدا کے دین کا دفاع اور حفاظت کریں

۳۔ خدا کے کمزور بندوں کو ابلیس اور ناصبیوں (اہلبیت کے دشمنوں) کے پھندوں اور

اعتراضات سے بچائیں۔

اگر ایسے علماء نہ ہوتے تو ہر شخص خدا کے دین سے پھر جاتا'' (امام علی رضاؑ از بحار جلد۲)

''علماء اخلاق سب علماء میں سب سے اہم اور نمایاں ہوتے ہیں

یہ وہ لوگ ہی جو طمع میں سب سے لوگوں سے کم ہوتے ہیں'' (حضرت علیؑ از غررالحکم)

''علماء دین اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر اس کے امین ہیں۔ علماء میرے نبیؐ امین ہیں کیونکہ علم اللہ کی زمین میں اللہ کی امانت ہے اور علماء اس علم کے امین ہیں۔ جس نے علم پر عمل کیا اس نے خدا کی امانت ادا کر دی اور جس نے اپنے علم پر عمل نہیں کیا، اس کا نام خیانت کرنے والوں کے دفتر میں لکھا جاتا ہے۔۔

علماء جب تک حکمرانوں کے ساتھ میل جول نہ رکھیں وہ رسولوںؑ کے امین ہوتے ہیں۔ اسی لیے عالم کو غیر عالم پر وہی فضیلت ہے جو نبی کو غیر نبی پر ہے (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال)

''حقیقی عالم وہ ہوتا ہے

۱۔ جو تقویٰ یعنی خدا کی عملاً اطاعت کی طرف لے جائے

۲۔ فانی دنیا سے بے رغبی کی طرف لے جائے۔

۳۔ جنت الماویٰ سے محبت کرنے کی طرف لے جائے'' (حضرت علیؑ از غررالحکم)

''کوئی عالم اس وقت تک صحیح معنی میں عالم نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے سے زیادہ عالم سے حسد نہ کرے۔

۲۔ اپنے سے کم عالم کو ذلیل نہ سمجھے

۳۔ اپنے علم دین کے ذریعہ مال حاصل کرنے کو ترک نہ کردے۔'' (حضرت علیؑ از غررالحکم)

"صحیح معنٰی میں عالم وہ ہوتا ہے

جو گناہوں کو سجا بنا کر پیش نہ کرے (ان کو جائز نہ قرار دے)

۲۔ جو لوگوں کو خدا کی سزاؤں سے بے خوف نہ کرے

۳۔ اور اللہ کی رحمت سے لوگوں کو مایوس نہ کرے" (حضرت علیؑ از منہج السعادہ جلد ۳)

"حقیقی عالم کی تین (۳) علامتیں ہیں

علم، حلم، خاموشی (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۲)

"حقیقی عالم وہ ہوتا ہے

جو علم حاصل کرنے سے کبھی اکتاتا نہیں" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"حقیقی عالم وہ ہوتا ہے جو یہ سمجھے کہ وہ جتنا جانتا ہے اس سے کہیں زیادہ نہیں جانتا۔ اس طرح خود کو جاہلوں میں شمار کرتا ہے اور زیادہ علم حاصل کرنے کی کوششیں تیز کر دیتا ہے۔

اہل علم کے سامنے خاموش اور ادب سے رہتا ہے۔ وہ اپنی رائے کو کافی نہیں سمجھتا اور بالکل صحیح سمجھتا بھی نہیں بلکہ خاموش غور وفکر کرتا رہتا ہے۔

اپنی غلطیوں سے ڈرتا رہتا ہے۔ گناہ کرنے سے شرم وحیا کرتا ہے۔ جو بات وہ نہیں جانتا اس کا انکار نہیں کرتا کیونکہ وہ اپنی جاہلت کا پہلے ہی اقرار کر چکا ہوتا ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۷)

"جو شخص یہ کہے کہ یقیناً میں عالم ہوں

وہ حقیقتاً جاہل ہے" (جناب رسولؐ خدا از الترغیب جلد ۱)

"جو شخص یہ کہے کہ میں علم کے آخری درجے تک پہنچا ہوا ہوں وہ اصل میں جہالت کے آخری درجے تک پہنچا ہوا ہوتا ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''علم کا حاصل یا پھل

۱۔علم کا پھل اس پر عمل کرنا ہے

۲۔علم کا پھل عبادت (یعنی خدا کی غلامی اور عملاً اطاعت کرنا) ہے

۳۔علم کا حاصل اور نتیجہ اللہ کی خالص عبادت کرنا یعنی صرف اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے اللہ کی اطاعت کرنا اور اچھا عمل کرنا ہے۔'' (حضرت علیؑ ازغرر الحکم)

۴۔علم کا پھل تواضع یعنی لوگوں کا احترام کرنا اور تقویٰ اختیار کرنا ہے، یعنی بری خواہشوں سے بچنا اور ہدایت کی پیروی کرنا ہے

۵۔گناہوں سے بچنا، علماء کی باتوں کی غور سے سننا، اور ان کو قبول کرنا ہے

۶۔قدرت کے باوجود انتقام نہ لینا، باطل کو برا سمجھنا، حق کی عملاً پیروی کرنا غفلت کی خوشی سے دور رہنا اور شرمندہ کرنے والے کاموں کو نہ کرنا ہے

۷۔علم عقلمند کی عقل میں اضافہ کرتا ہے اور

۸۔اچھے اخلاق سکھاتا ہے

۹۔علم حرص مکر و فریب سے روکتا ہے اور کنجوسی سے بچاتا ہے

۱۰۔راہ ہدایت سے قریب کرتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

۱۱۔خدا کا خوف علم کی میراث ہے۔جو خوف خدا نہیں رکھتا وہ عالم نہیں ہوتا۔چاہے وہ علمی بحثوں میں اپنے بال ہی کیوں نہ نوچ ڈالے کیونکہ خدا فرماتا ہے ''خدا کے بندوں میں خدا سے ڈرنے والے صرف علماء ہیں'' (القرآن فاطر:۲۸)

''علماء سے اصل مراد وہ لوگ ہیں

جن کا عمل ان کے قول کی تصدیق کرے۔جن کا عمل ان کے قول کی تصدیق نہ کرے وہ

عالم نہیں۔ جو شخص سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہے وہی سب سے زیادہ خدا کو جانتا ہے۔ اس لیے جو سب سے زیادہ عالم ہوتا ہے وہ سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبت ہوتا ہے۔ یعنی دنیا سے دور رہتا ہے" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۵۲، ۷۸)

"تیرے علم کے لیے بس یہ کافی (ثبوت) ہے کہ تو خدا سے ڈرے اور تیری جہالت کے لیے یہ کافی (ثبوت) ہے کہ تو اپنے علم پر اکڑے" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۲)

"خدا کے خوف جیسا کوئی علم نہیں" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"جو اللہ سے (واقعاً) ڈرتا ہے اس کا علم مکمل ہو گیا" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ سب سے بڑا عالم ہے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"جو اپنے آپ کو تعلیم دے اور ادب سکھائے

وہ دوسروں کو تعلیم دینے سے زیادہ احترام کا مستحق ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۲)

"عالم کے لیے ضروری ہے کہ جو کچھ وہ جان لے پہلے خود اس پر عمل کرے پھر اس چیز کو جاننے کی کوشش کرے جسے نہیں جانتا" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"علم عمل سے جڑا ہوا ہے۔ علم عالم کو پکارتا ہے اگر عالم اس پر عمل کرتا ہے تو علم اس کو لبیک کہتا ہے۔ اگر عمل نہیں کرتا تو علم چلا جاتا ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۲)

"عالم وہ ہے جو علم پر عمل کرے چاہے اس کا علم کم ہی کیوں نہ ہو" (رسولؐ خدا از بحار)

"عالم وہ ہوتا ہے جو اللہ کو جانے پہچانے اور اس کی اطاعت کرے اور خدا کی ناراضگی سے بچے (تفسیر نور الثقلین جلد ۴)

"جو اکیلے میں اپنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ بھرے مجمع میں علم کو ذلیل کرتا ہے اور اپنے علم پر عمل کرنے والا ایسا ہے جو واضح راستے پر سیدھا چل رہا ہو" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

بے فائدہ علم

"میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ مند نہ ہو یعنی جس پر عمل نہ کروں۔ ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جو خدا کے سامنے نہ جھکے اور سرکش ہو جائے۔ ایسے نفس سے بچا لے جو سیر نہ ہو اور

جس علم پر عمل نہ کیا جائے وہ ایسے خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جائے" (رسولؐ خدا از بحار جلد۲)

"جو علم فائدہ نہ پہنچائے (یعنی جس پر عمل نہ کیا جائے) وہ ایسی دوا کی طرح ہے جو شفا نہ دے سکے" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"علم جس پر عمل نہ کیا گیا وہ عالم کے خلاف خدا کی حجت ہے۔ ہر علم وبال (بلا) ہے سوا اس علم کے جس پر عمل کیا جائے" (رسولؐ خدا از بحار جلد۲)

"دو (۲) آدمیوں نے میری کمر توڑ ڈالی

۱۔ جو زبان سے عالم ہے مگر عمل سے فاسق بدکار ہے۔

۲۔ دوسرا جو دل میں جاہل ہے مگر ظاہراً عابد ہے۔ اس لیے فاسق علماء اور جاہل عابدوں سے بچو کہ یہ دونوں ہر شخص کے لیے فتنہ اور فساد ہیں۔ میری امت کی بربادی زبانی عالم اور عملی فاسق کے ہاتھوں ہوگی۔" (حضرت رسولؐ خدا از بحار جلد۲)

"اپنا علم دوسروں سے نہ چھپاؤ

کیونکہ علم کی خیانت مال کی خیانت سے بدتر ہے" (رسولؐ خدا از کنز العمال ۲۸۹۹۹)

جب کوئی حدیث دیکھو تو عقل سے پرکھو کہ یہ صحیح ہے کہ نہیں کیونکہ علم کو نقل کرنے والے تو بہت ہیں مگر غور و فکر کرنے والے بہت کم ہیں" (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۹۸)

''خدا تم کو علم سے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا

جب تک تم اس پر عمل نہ کو کرو گے۔ اس لیے علماء کا اصل کام غور و فکر کرنا ہے اور احمقوں کا کام صرف نقل کرنا ہے'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۲)

''منافق کا علم اس کی زبان پر اور مومن کا علم اس کے عمل میں ہوتا ہے۔ اس لیے وہ علم بے قیمت ہے جو صرف زبان پر رہ جائے۔ مگر وہ علم بہت بلند مرتبہ ہے جو اعضاء و جوارح سے (مراد عمل سے) ظاہر ہے'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ حکمت ۹۲)

''جتنا چاہو علم حاصل کر لو مگر تمہاری نیت یہ ہو کہ علم کو عمل کرنے کے واسطے حاصل کر رہا ہوں کیونکہ فقط زبانی کلامی علم تمہارے لیے ہلاکت ہے۔ البتہ وہ علم دوسروں کے لیے نور بن جائے گا جو تم سے علم سن کر اس پر عمل کریں گے'' (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد اول)

''ہمارے شیعوں تک ہمارا یہ پیغام پہنچا دو

کہ جو کچھ بھی اللہ کے پاس ہے وہ عمل خدا کی (عملاً اطاعت) کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لیے قیامت کے دن وہ لوگ بے حد افسوس کریں گے جو عدل کرنے اور نیک کام کرنے کی تعریفیں تو بے حد کرتے ہیں۔ مگر خود اپنے عمل سے اس کی مخالفت کرتے ہیں''

(حضرت امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۲)

''ہمارے موالیوں (چاہنے والے دوستوں) کو ہمارا اسلام پہنچانے کے بعد بتلاؤ کہ ہم ان کو اللہ کی طرف سے کوئی ضمانت نہیں دے سکتے، سوا اس کے کہ تم نیک عمل (خدا کی عملاً اطاعت) کرو کیونکہ تم کبھی بھی ہماری ولایت (سرپرستی حکومت اور محبت) کو نیک عمل کرنے اور گناہوں سے بچے بغیر حاصل نہیں کر سکتے'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۲)

”قیامت میں سخت افسوس کرے گا

وہ شخص کہ جو لوگوں کو اللہ کی طرف (یعنی اللہ کی اطاعت معرفت اور محبت) کی طرف بلائے اور لوگ اس کی بات مان لیں اور خدا کی عملاً اطاعت کرنے لگیں اور اسی لیے خدا ان کو جنت میں نفع دے، مگر اس بلانے والے (واعظ) کو جہنم میں بھیج دے گا، صرف اس لیے کہ اس نے اپنے علم کو چھوڑ کر اپنی مرضی اور بری خواہشات کی پیروی کی تھی“ (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

”کچھ جنتی ان جہنمیوں سے پوچھیں گے کہ تم جیسے (واعظین کرام) کو کونسی چیز جہنم لے گئی ؟جب کہ ہم لوگ تو آپ کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے جنت کے مزے لوٹ رہے ہیں؟ وہ کہیں گے کہ ہم لوگ نیکیوں کی تعلیم تبلیغ کرتے تھے لیکن خود نیک کام نہیں کرتے تھے، (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

”جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ کاٹے جا رہے ہیں۔ جبرئیلؑ نے بتایا کہ یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو دوسروں کو نیکی کی تعلیم دیا کرتے تھے مگر خود کو بھول جاتے تھے۔ حالانکہ وہ قرآن کی تلاوت بھی کرتے رہتے تھے (جناب رسولؐ خدا از وسائل الشیعہ جلد۲)

”جہنم کے فرشتے بت پرستوں سے بھی پہلے فاسق معلمین قرآن کی طرف لپکیں گے۔ وہ علماء کہیں گے کہ تم بت پرستوں سے پہلے ہم کو کیوں دبوچ رہے ہو؟ جہنم کے فرشتے کہیں گے کہ ”جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر نہیں ہو سکتے“ (حضرت رسولؐ اکرمؐ از کنز العمال حدیث ۲۹۰۰۵) (یعنی تم عالم ہو کر بدکار تھے اس لیے تم زیادہ مستحق سزا ہو)

بے عمل عالم کی کم سے کم سزا

”میرے بندوں سے کہہ دو کہ میرے اور اپنے درمیان دنیا پرست عالم کو نہ لائیں۔ کیونکہ

وہ تم کو میری یاد سے غافل کر دے گا۔ یہ لوگ میرے بندوں کے لیے ڈاکو ہیں۔ میں ان کو کم سے کم سزا یہ دوں گا کہ میں ان کے دلوں سے اپنی محبت اور دل سے دعا کرنے اور مجھ سے بات کرنے کی مٹھاس کو نکال لوں گا'' (یعنی ان کو میری محبت اور دعا کرنے کا لطف حاصل نہ ہونے دوں گا کیونکہ ان کی ساری کوششیں صرف دنیا کے لیے ہیں) (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۷۸)

''سب سے زیادہ سخت سزا

ا۔ جابر بادشاہ اور فاسق وفاجر عالم کو ملے گی (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

پھر ۲۔ ہر وہ دولت مند جو غریبوں پر مال خرچ نہیں کرتا (یعنی جو زکوٰۃ وخمس نہیں دیتا)

اور ۳۔ اس عالم دین کو جو دنیا کے بدلے دین کو بیچتا ہے۔ یہ تینوں قیامت کے دن جہنم کا ایندھن بنیں گے (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

(نوٹ: یہ اس لیے کہ علم، مال اور اقتدار دونوں خدا کی عظیم ترین نعمتیں ہیں۔ جو عالم دین اپنا دین بیچ کر دنیا کماتا ہے اور جابر ظالم حاکم خدا کی عظیم نعمتِ اقتدار کو غلط استعمال کر کے لوگوں پر ظلم کرتا ہے، وہ سب سے زیادہ کفرانِ نعمت کرتا ہے۔ اس لیے سب سے زیادہ سزاؤں کا مستحق ہے)

''عالم دین کی غلطی

کشتی کو توڑ دیتی ہے نتیجتاً خود کشتی بھی ڈوب جاتی ہے اور سوار بھی''

(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''عالم کی غلطی سے بڑی غلطی کوئی نہیں'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''علماء اور عقلمندوں کا کلام تقریریں اور فتوے اگر صحیح ہوں تو دوا ہیں اور اگر غلط ہوں تو بیماری ہیں'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۲)

''علمی غلطی بہت بڑا جرم ہے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''ہر برائی سے برے علماء سوء (برے علماء) ہیں۔ اور ہر اچھائی سے اچھے باعمل علماء ہیں۔ اس لیے بدترین لوگ وہ علماء ہیں جو خراب ہو جائیں (جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۲ اور جلد ۷۷)

عالم خراب ہو جائے تو اس کی کوئی دوا نہیں'' (جناب رسول خداؐ از بحار جلد ۷۷)

(چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؟)

حضرت علیؑ سے پوچھا گیا کہ ائمہ ہدایت (ائمہ اہلبیتؑ) کے بعد اللہ کی سب سے اچھی مخلوق کون ہیں؟ فرمایا ''علماء اگر نیک عمل ہوں'' پوچھا گیا فرعون نمرود اور ائمہ کے قاتلوں کے بعد بدترین مخلوق کون ہیں؟

فرمایا ''وہ علماء دین جو خراب ہو جائیں۔ جو باطل اور غلط باتوں کو ظاہر کریں اور سچی حقیقتوں کو چھپائیں'' (حضرت علیؑ از بحار جلد ۲)

(شیخِ ما از برہمن کافر تر است)

اقبال

''یزید کے لشکروں سے بھی زیادہ برے وہ برے علماء ہیں

جو ہمارے کمزور شیعوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں اور اسطرح اور زیادہ انکو کمزور عقیدہ بنا دیتے ہیں'' (امام حسن عسکریؑ از بحار جلد ۲)

''امت محمدیؐ کے بدترین علماء وہ ہیں جو

۱۔ لوگوں کو ہم سے دور کرتے ہیں۔

۲۔ ہم تک پہنچنے والے راستوں میں بیٹھ کر ہمارے دوستوں پر ڈاکے ڈالتے ہیں یعنی ہمارے پاس نہیں آنے دیتے، دوسروں کے پاس لے جاتے ہیں۔

۳۔ ہمارے دشمنوں کو ہمارے القاب دیتے ہیں (ان کو امام، رسول کا خلیفہ، امیر المومنین ہادی، مھدی وغیرہ کہتے ہیں۔) (امام محمد باقرؑ)

ایسے بدترین علماء خدا کی لعنت کے مستحق ہیں

(جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱)

"وہ شخص بھلا کیسے صاحب علم ہو سکتا ہے جو خدا کی قضا و قدر کے فیصلوں کو غلط ثابت کر کے خدا پر الزامات لگاتا ہے اور جو نعمت اس کو خدا سے ملتی ہے

اس پر وہ راضی نہیں ہوتا" (مزید دولت عزت شہرت کا طلب گار رہتا ہے) (حضرت عیسیٰ از بحار جلد ۲)

"وہ شخص کیسے عالم ہو سکتا ہے جس کے نزدیک دنیا آخرت سے بہتر ہو

جو دنیا پر مرا مٹتا ہے۔ یعنی جو چیز اس کو نقصان پہنچانے والی ہے اس کو اس چیز سے زیادہ پسند ہے جو اس کو بے حد فائدہ پہنچانے والی ہے۔ یعنی نیک عمل نہیں بنتا" (حضرت عیسیٰ از بحار جلد ۲)

"بھلا ایسا احمق عالم ہو سکتا ہے

جو شخص علم میں تو ترقی کرے مگر ہدایت میں ترقی نہ کرے۔ وہ اللہ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۲)

"جو شخص علم میں ترقی کرے مگر اس کے اندر دنیا سے بے رغبتی میں اضافہ نہ ہو (یعنی دنیا سے اس کی محبت کم نہ ہو)، وہ اللہ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے" (حضرت علیؑ از بحار جلد ۲)

(اس کی مثال اس مریض کی سی ہے کہ دوا کھائے جا رہا ہے مگر اس کا مرض اور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی)

”علماء فقہاء رسولوںؐ کے علم کے امین ہیں

مگر صرف اس وقت تک جب تک وہ دنیاداری میں نہ پڑ جائیں

۲۔ اور ظالم بادشاہوں کے پیروکار نہ بن جائیں۔ جب وہ ایسا کرنے لگیں تو ان سے بچو“

(جناب رسولؐ خدا از کنزالعمال ۲۸۹۵۳)

”ملعون ہے ملعون ہے وہ عالم جو ظالم جابر بادشاہ (حکومت) کی مدد اور ظلم کرنے میں ان کی مدد اور رہنمائی کرے“ (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷۵)

”جب تم یہ دیکھو کہ عالمِ دین ہو کر وہ دنیا سے (بے حد) محبت کرتا ہے تو اس سے بچو۔ اس لیے کہ جس سے وہ محبت کرتا ہے اسی کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا“ (وہ بجائے خدا اور آخرت کی طرف لے جانے کے تم کو حرام مال کمانے کی ترغیب دے گا۔) (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۲)

علم دو (۲) طرح کا ہوتا ہے

”۱۔ ایک وہ علم ہے جو دل میں اتر جاتا ہے۔ وہی فائدہ دیتا ہے یعنی وہ علم جو انسان واقعاً سمجھے مانے اور یاد رکھے

دوسرا علم صرف زبان پر ہوتا ہے۔ وہ علم آدمی کے لیے صرف خدا کی حجت ہے“ (جناب رسولؐ خدا از کنزالعمال ۲۸۹۴۶) (یعنی اس علم کی بنا پر خدا اس کو سزا دے گا)

”علم فقط سیکھنے سے نہیں آتا کیونکہ علم ایک نور ہے۔ خدا جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے اس کے دل میں وہ نورِ علم ڈال دیتا ہے۔ اس لیے اگر تم حقیقی علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو سب سے پہلے اپنے دل کے اندر خدا کی غلامی کا تصور اور جذبات پیدا کرو“ (یہ سوچو کہ تم خدا کی غلامی اور اطاعت کے لیے پیدا کیے گئے ہو) (جناب رسولؐ خدا)

علم حاصل کر کے اس پر خود عمل کرو

پھر خدا سے دعا کرو کہ وہ تمہیں علم سمجھا دے یعنی علم کو تمہارے دل اور وجود میں اتار دے۔ تب خدا تم کو علم خود سمجھا دے گا" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد اول)

"تم اپنے دل کو تقویٰ کا عادی بناؤ یعنی خود کو خدا کی عملاً اطاعت کرنے پر تیار کرو، علم حاصل کرلو گے" (قول حضرت خضرؑ بروایت جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۴۴۷۶)

"جو دنیا کے حالات سے سبق سیکھتا ہے وہ سمجھدار یعنی انجام کو دیکھنے سمجھنے والا بن جاتا ہے پھر وہ عقل مند ہو کر علم حاصل کر لیتا ہے" (حضرت علی نہج البلاغہ حکمت ۲۰۸)

(دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں)
اقبالؔ

"سچا علم تم کو اس طرف لے جاتا ہے جس کا حکم خدا نے دیا ہے اور علم کی وجہ سے جو تم کو زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی ملتی ہے، وہ خدا تک پہنچنے کا راستہ تمہارے لیے آسان کر دیتی ہے" (دنیا کی محبت کم ہونے سے انسان خدا طرف راغب ہو جاتا ہے) (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"حقیقی علم کی تین قسمیں ہیں

۱۔ آیات محکمات یعنی (قرآن کی واضح آیتوں کا علم)

۲۔ سنت قائمہ یعنی (جناب رسولؐ خدا کے اور ائمہ اہلبیتؑ کی واضح طریقے)

فریضہ عادلہ (یعنی خدا کے مقرر کیے ہوئے عادلانہ فرائض کا علم) (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال ۲۸۶۵۹)

"اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ فضل ہے" (یعنی فضیلت ہے، جو واجبات سے زائد ہے)

"ان تین (۳) علوم کے بعد جتنے علوم ہیں وہ فرض نہیں بلکہ فضیلت ہیں" (جناب رسولؐ خدا ازکافی جلداول)

"میں نے علم کو چار (۴) چیزوں میں پایا

۱۔ اپنے پالنے والے خالق مالک کو جانو پہچانو

۲۔ یہ جانو کہ خدا نے تم پر کیا کیا احسانات اور کرم کیے ہیں؟

۴۔ اس بات کو جانو کہ کونسی چیزیں (یعنی کون سے عمل اور عقیدے) تم کو خدا کے دین سے خارج کر دیتے ہیں؟" (امام موسیٰ کاظمؑ از بحار جلد ۷۸)

امام جعفر صادقؑ نے اپنے شاگرد سے پوچھا کہ تم نے مجھ سے کیا سیکھا؟

اس نے کہا آٹھ (۸) باتیں سیکھیں۔

"۱۔ پہلی بات یہ سیکھی کہ موت کے وقت ہر دوست ساتھ چھوڑ جاتا ہے۔ اس لیے میں نے یہ کوشش کی کہ میں ایسی چیز اپنے ساتھ رکھوں جو کبھی مجھ سے الگ نہ ہو۔ جو میری تنہائی میں میری ساتھی اور مددگار ہو اور وہ نیک اعمال ہیں۔ امام نے فرمایا بہت خوب۔

۲۔ دوسری بات میں نے آپ سے یہ سیکھی کہ مال اولاد پر اترانا غلط ہے۔ یہ چیزیں قابلِ فخر نہیں ہیں۔ کیونکہ خدا نے فرمایا ہے کہ "اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ برائیوں سے بچنے والا متقی ہے" (القرآن سورہ حجرات) اس لیے میں نے کوشش کر رہا ہوں کہ برائیوں سے بچ کر خدا کے نزدیک عزت والا بن جاؤں۔ امام نے فرمایا خدا کی قسم بالکل ٹھیک سمجھے۔

۳۔ تیسری بات میں نے یہ سیکھی کہ لوگ فضول اور بے مقصد کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ جب کہ خدا نے یہ فرمایا کہ "جو شخص اپنے مالک کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور نتیجتاً خود کو

اپنی بری خواہشوں سے روکتا رہا اس کا ٹھکانا جنت ہے۔" (القرآن نازعات ۴۱۔۴۰)

تو پھر میں نے اپنی تمام کوششیں اسی کام پر خرچ کر دیں۔ اس طرح میری ذات اب خدا کی اطاعت پر قائم ہوگئی ہے۔ امام نے فرمایا بالکل ٹھیک کہا

۴۔ چوتھی بات میں نے یہ سمجھی کہ جو شخص کسی قیمتی چیز کو حاصل کر لیتا ہے پھر اس کو بچانے کی کوششیں کرتا ہے۔ میں نے خدا کا یہ قول سنا کہ "کون ہے جو اللہ کو اچھا قرضہ دے تا کہ خدا اس کے اجر کو کئی گناہ بڑھا دے" (القرآن سورہ حدید)

اس لیے میں جو کوئی قیمتی چیز کماتا ہوں (اس کو اللہ کی راہ میں دے کر) اللہ کے پاس بھیج دیتا ہوں تا کہ وہ میرا ذخیرہ بنے اور ضرورت کے وقت کام آئے۔

امام نے فرمایا: خدا کی قسم بہت خوب سیکھا اور سمجھا۔

۵۔ میں نے پانچویں بات آپ سے یہ سیکھی کہ لوگ روزی کے معاملے میں حسد کرتے ہیں حالانکہ خدا فرماتا ہے کہ "ہم نے ان کے درمیان دنیا کی روزی بانٹ دی ہے اور ایک دوسرے کے درجے بلند کیے ہیں تا کہ ایک دوسرے سے خدمت لے سکے۔ حالانکہ جو مال یہ لوگ جمع کرتے ہیں اس سے اللہ کی رحمت کہیں زیادہ بہتر ہے" (القرآن زخرف ۲۳)

اس لیے اب میں نہ تو کسی سے حسد کرتا ہوں اور نہ کسی چیز کے نہ ملنے پر افسوس کرتا ہوں۔

امام نے فرمایا خدا کی قسم تم نے بالکل ٹھیک سمجھا۔

۶۔ چھٹی بات میں نے آپ سے یہ سیکھی کہ خدا نے فرمایا ہے "بے شک شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے" (القرآن فاطر ۶) اس لیے اب میں کسی سے دشمنی حسد نہیں کرتا صرف شیطان سے دشمنی کرتا ہوں (اس کی کوئی بات نہیں سنتا) امام نے فرمایا بخدا تم نے ٹھیک سمجھا۔

۷۔ ساتویں بات میں نے آپ سے یہ سیکھی کہ خدا نے فرمایا ہے کہ "میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت (اطاعت) اور غلامی کے لیے پیدا کیا" (القرآن ذاریات ۵۷)

اس لیے اب میں لوگوں کی طرح مال کے پیچھے نہیں بھاگتا بلکہ میں خدا کے وعدوں کو سچا سمجھ کر مطمئن ہوگیا ہوں۔ اس لیے اب دن رات ان کاموں کے پورا کرنے پر لگ گیا ہوں جو خدا نے مجھ پر فرض کیے ہیں اور اس بات پر مطمئن ہوں کہ خدا نیک عمل پر بھرپور اجر دینے کی پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔

۸۔ میں نے آپ سے یہ بات سیکھی کہ لوگ تو اپنے مال اور اپنی اولاد پر بھروسہ کرتے ہیں اور کچھ لوگ اپنے دوستوں پر بھروسہ کرتے ہیں حالانکہ خدا نے تو یہ فرمایا ہے کہ ''جو خدا سے ڈرے گا خدا اس کی نجات کی صورت نکال دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں سے اس کو خیال بھی نہ ہوگا۔ اس لیے جس نے اللہ پر بھروسہ کیا، اللہ خود اس کے لیے کافی ہے'' (القرآن سورۃ طلاق ۳) لہٰذا میں نے صرف اللہ پر بھروسہ کرلیا ہے اور غیر خدا سے کوئی توقعات نہیں رکھتا۔

امام نے فرمایا: ''خدا کی قسم خدا کی چاروں (۴) کتابوں کا خلاصہ ان آٹھ (۸) باتوں میں بیان ہوگیا۔'' (امام جعفر صادقؑ از تنبیہ الخواطر ۲۵۶، ۲۵۵)

''جس علم کی عقل تائید نہ کرے وہ گمراہی ہے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

(جس معنی پاکیزہ کی تائید کرے عقل
قیمت میں بہت بڑھ کے ہے تابندہ گہر سے

''علم کا حاصل

اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا اور برے اخلاق کو ختم کرنا ہے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''علم کا حاصل نرمی اور خوش اخلاقی ہے اور جہالت کا حاصل سختی اور بد اخلاقی ہے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''بہترین علم

وہ ہے جس سے تم ہدایت کے راستے پر چل نکلو اور بدترین علم وہ ہے جس سے تم اپنی آخرت کو برباد کر دو۔'' (جنابِ رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

''بہترین علم وہ ہے جو تمہاری اصلاح کرے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

افضل علم

''خدا کی ذات وصفات یعنی توحید کا علم، تمام علوم سے افضل ہے

اور پھر وہ علم ہے جسکے ذریعہ تم مستقل نیک عمل پر قائم رہو'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''سب سے زیادہ مفید علم وہ ہے جس پر عمل کیا جائے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

راوی نے رسولؐ خدا سے پوچھا کہ۔۔۔۔۔سب سے افضل عمل کیا ہے؟ فرمایا ''سب سے افضل علم اللہ کی ذات (وصفات) کا علم ہے اور خدا کے دین کی گہری سمجھ کو حاصل کرنا ہے'' راوی نے کہا یا رسول اللہ! میں تو عمل کے بارے میں پوچھ رہا ہوں آپ علم کی بات کر رہے ہیں؟

فرمایا: ''اگر علم ہے تو تھوڑا سا عمل بھی فائدہ دے گا۔ اور اگر جہالت ہوگی تو بہت سا عمل بھی بے فائدہ ہوگا۔'' (جنابِ رسولؐ خدا از تنبیہ الخواطر ص ۲۶)

''علم چار چیزوں میں ہے

اللہ کی اتنی عبادت کرو کہ جتنی تم کو اس کی ضرورت ہے

خدا کی اتنی نافرمانی کرو جتنا تم جہنم کی آگ کو برداشت کر سکتے ہو

دنیا کے واسطے صرف اتنا کام کرو جتنی تمہاری زندگی ہے۔

آخرت کے لیے اتنا کام کرو جتنا تم کو وہاں رہنا ہے'' (حضرت علیؑ از تنبیہ الخواطر ص ۲۸۷)

علم نجوم حاصل کرنا منع ہے

''نجومی مثل کاہن کے ہے۔کاہن مثل جادوگر کے ہے۔جادوگر مثل کافر کے ہے۔اور کافر کا ٹھکانا جہنم ہے۔'' (حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۷۹)

''بہت سے علم گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں'' (وہ حاصل کرنا ممنوع ہیں)

(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

حلال حرام کا علم

''میرے دوستوں کے سروں پر کوڑے برسائے جانے چاہئیں تاکہ وہ خدا کے فقہی احکام سیکھ لیں'' (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد اول)

''لوگوں کا حلال حرام کے بارے میں سوال کرنے سے بہتر کون سی چیز ہو سکتی ہے؟''

(امام جعفر صادقؑ از بحار جلد اول)

''خدا کی قسم علم اور حلم کے ایک دوسرے سے مل جانے سے بہتر اور افضل کسی دو (۲) چیزوں کا ملنا نہیں ہو سکتا۔'' (جناب رسولِ خدا از بحار جلد ۲)

''متقی پرہیز گار وہ ہوتا ہے جو علم کو حلم (برداشت) کے ساتھ، اور قول کو عمل کے ساتھ ملا دیتا ہے'' (یعنی جو بولتا ہے اس پر کرتا ہے اور جاہلوں کی غلط باتوں کو برداشت کرتا)

(حضرت علیؑ از نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۳)

عالم باعمل

''جو شخص اپنے اس علم پر عمل کرتا ہے جسے وہ جانتا ہے تو خدا اس کو وہ علم عطا فرماتا ہے جو وہ نہیں جانتا'' (امام محمد باقرؑ از بحار ۷۸)

''چھپی ہوئی باتوں کا علم

اللہ کا راز ہے۔ خدا جس کو چاہتا ہے اس کے دل میں ڈال دیا کرتا ہے۔ یہ اللہ کی چھپی حکمت ہے'' (جناب رسولؐ خدا از کنز العمال حدیث: ۲۸۸۲۰)

''سب سے بڑا عالم

وہ ہے جو اپنے علم کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کے علم کو جمع کرتا ہے'' (حاصل کرتا ہے) (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

۲۔ ''اللہ سے ڈرتے رہا کرو، سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے'' (رسولؐ خدا از کنز العمال ۴۳۱۵۴)

''صحیح اور حقیقی علم صرف ہم دائمہ اہلبیتؑ رسول ہی سے مل سکتا ہے۔

کیونکہ جہاں بھی صحیح علم ہوگا وہ اہم اہلبیت رسولؐ ہی سے وہاں تک پہنچا ہوگا۔ جن لوگوں کے پاس بھی حق وصداقت ہوگی وہ ہم ہی سے ان تک پہنچی ہوگی'' (امام محمد باقرؑ از بحار جلد ۲: ۹۴)

''جو علم حضرت آدمؑ لائے تھے اور وہ تمام علم اور خوبیاں جو جناب رسولؐ خدا کے پاس تھیں، وہ تمام فضیلتیں محمد مصطفیٰؐ کی پاک اولاد (مراد ائمہ اہلبیتؑ) میں موجود ہیں (حضرت علیؑ از بحار جلد ۲)

''اس لیے جو شخص بھی ہمارے حق (فضیلت یا مرتبے) کو گھٹاتا ہے خدا اسکے علم کو گھٹاتا ہے (حضرت علیؑ از بحار جلد ۷۸)

''اللہ اس بندے پر رحم کرے جو علم کو زندہ کرتا ہے'' امام سے پوچھا گیا کہ علم کو زندہ کرنے کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا'' دینداری اور پرہیزگاروں کے ساتھ علمی مذاکرات کرنا'' (امام محمد باقرؑ از بحار جلد اول)

انسان کی عمر کی حقیقت اور اہمیت

''عمر صرف گنے چنے عدد ہیں۔
انسان ماضی اور مستقبل کے درمیان زندہ ہے۔ پوری زندگی چند دن کی زندگی ہے۔ اس لیے دنیا کی طلب میں کمی کرو۔ اور آخرت کی کمائی کو زیادہ بڑھاؤ اور اچھا بناؤ۔'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''اصل نقصان

یہ ہے کہ انسان اپنی مرضی کا وقت ضائع کر دے۔ قابل رشک وہ ہے جس نے اپنی عمر کا وقت خدا کی اطاعت کرنے میں خرچ کیا'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

''چار (۴) چیزوں سے پہلے چار (۴) چیزوں کی طرف بڑھو

(یعنی قدر جانو۔) جوانی کی قدر بڑھاپے سے پہلے جانو۔ تندرستی اور صحت کی قدر بیماریوں سے پہلے سمجھو۔ دولتمندی کی قدر غریب ہو جانے سے پہلے جانو۔ اور زندگی کی قدر کرو موت آنے سے پہلے۔'' (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۱۷)

(نوٹ: یعنی عمر تندرستی دولت اور زندگی کو خدا کی اطاعت کرنے میں خرچ کرنا ہی ان کی قدر کرنا ہے)

''جو تیری عمر گزر چکی وہ پلٹ کر نہیں آسکتی اور آئندہ کے آنے کی صرف امید کی جاسکتی ہے (آئے کہ نہ آئے) اس لیے جو موجود وقت تیرے پاس اس وقت ہے اسی میں نیک عمل کر لے۔ بس یہی عمل کا وقت ہے'' (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

(یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل اگر کوئی عمل دفتر میں ہے)
اقبالؔ

"رات دن تجھ پر عمل کر رہے ہیں (تجھے بوڑھا بنا رہے ہیں) اس لیے تم رات دن میں نیک عمل کرو اور اس طرح ان سے اپنا حصہ (فائدہ) وصول کر لو۔" (حضرت علیؑ از غرر الحکم)

(عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری)
اقبالؔ

"انسان کے لیے یہ دن رات خزانے ہیں۔ جب وہ قیامت کے دن اپنے دن رات کو نور اور خوشیوں سے بھرا دیکھے گا، تو خوشی کی کوئی حد نہ رہے گی۔ وہ اس قدر نور اور خوشیاں ہوں گی کہ اگر ان کو تمام جہنمیوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ان کو جلن کا احساس ہی نہ ہوگا

(۱) یہ پہلا خزانہ وقت کا وہی خزانہ ہے جس میں اس نے اپنے رب کی اطاعت کی تھی

(۲) پھر جب اس کا دوسرا خزانہ کھولا جائے گا تو وہ سخت بدبودار اور خطرناک ہوگا۔ اگر اس کو تمام جنتیوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ان سب کی زندگی خراب ہو جائے گی۔ یہ وہ وقت ہوگا جس میں اس نے خدا کی نافرمانی کی تھی۔

(۳) پھر تیسرا خزانہ کھولا جائے گا جو خالی ہوگا۔ یہ وہ وقت ہوگا جس میں وہ سویا رہا یا دنیا کے جائز مباح کاموں میں مصروف رہا۔ اس خالی خزانے کو دیکھ کر اس کو احساس ہوگا کہ میں نے اپنا کس قدر نقصان کیا اور کس قدر وقت کو ضائع کر دیا۔ اگر اس وقت کو نیکیوں سے بھرتا تو بھر سکتا تھا۔ خدا نے فرمایا "قیامت کا دن ہار جیت کا دن ہوگا" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۷)

"لوگو کام کا وقت بس یہی ہے۔ ابھی راستے کھلے ہیں۔ چراغ روشن ہیں۔ یعنی خدا کی اطاعت کی طرف لوٹنے اور توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے۔ اس سے پہلے کہ قلم خشک ہو جائیں اور نامہ اعمال کے رجسٹر بند کر دیئے جائیں (نیک عمل کر لو)

اللہ اپنے اس بندے پر رحم کرے جو یہ بات سمجھتا ہے کہ اس کا ہر سانس لینا موت کی

طرف ایک قدم اٹھاتا ہے۔ پھر اس بات کو سمجھ کر وہ نیک عمل کی طرف قدم بڑھاتا ہے اور دنیا کی آرزوں کو کم کرتا ہے" (حضرت علیؑ از غررالحکم)

"دنیا کی ختم ہو جانے والی چیزوں میں خود کو مصروف رکھنا وقت کا برباد کرنا ہے"

(حضرت علیؑ از غررالحکم)

"یہ انسان کی بہت بڑی کمزوری ہے۔ اس لیے اپنے کو ایسے تمام کاموں سے بچاؤ جو باقی رہنے والے کام نہیں ہیں کیونکہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

یعنی دنیاداری اور عیاشی میں وقت ضائع نہ کرو" (حضرت علیؑ از غررالحکم)

"جو عمر بچی ہے وہ بے حد قیمتی ہے

اس سے ضائع کی ہوئی عمر کی تلافی کی جا سکتی ہے۔ اور مردہ چیزوں کو زندہ کیا جا سکتا ہے صرف مومن ہی عمر کے باقی حصے کی قدر جانتا ہے یا پھر نبی اور صدیق جانتا ہے" (حضرت علیؑ از غررالحکم)

"جو شخص اپنی باقی بچی زندگی کو اچھا گزارنے کا پکا ارادہ کر لے اور اس پر عمل بھی کر لے تو اس سے اس کے پچھلے گناہ نہیں پوچھے جائیں گے

لیکن اگر وہ اپنی عمر کے بقیہ حصے کو بھی برے کاموں ہی میں گزارے گا تو اس کو اول سے آخر تک اپنے تمام گناہوں کی سزا بھگتنی پڑے گی" (جناب رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۷)

"اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ تیرے سانس تیری زندگی اور تیری عمر کے اجزاء ہیں ان کو اپنے پالنے والے مالک کی اطاعت میں خرچ کر دے تا کہ تو اپنے رب سے قریب ہو جائے" (رب کا پسندیدہ بن جائے۔) (حضرت علیؑ از غررالحکم)

وہ عمر جس کے بعد خدا کوئی عذر قبول نہیں کرتا وہ ساٹھ (۶۰) سال کی عمر ہے"

(حضرت علیؑ از بحار جلد ۶)

"ساٹھ ۶۰ اور ستر ۷۰ سال کی عمر کا درمیانی حصہ موت سے جنگ کرنے کا عرصہ ہے"
(جنابِ رسولؐ خدا از بحار جلد ۱)

"جب آدمی چالیس (۴۰) سال کا ہو جاتا ہے تو آسمان سے اس کو آواز دی جاتی ہے کہ تیری واپسی قریب ہے۔ سامان تیار کر لے۔" (امام محمد باقرؑ مشکوۃ الانوار)

"اگر چالیس (۴۰) کی عمر تک انسان کی اچھائیاں اس کی برائیوں پر غالب نہیں آتیں تو شیطان اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان چومتا ہے۔ پھر اس کو جہنم کے لیے تیار رہنا چاہیے" (جنابِ رسولؐ خدا از مشکوۃ الانوار)

"چالیس (۴۰) سال والو تم ایسی کھیتی ہو جو پک چکی ہے اور کٹنے ہی والی ہے۔
پچاس ۵۰ سال والو (سوچو) تم نے اپنے لیے کیا آگے بھیجا اور کیا دنیا میں پیچھے چھوڑا ہے؟
ساٹھ سال والو آؤ اپنا حساب پیش کرو (یعنی حساب دینے کا وقت آ گیا) ستر (۷۰) سال والو تم اپنے کو مردوں میں شمار کرو" (جنابِ رسولؐ خدا از بحار جلد ۷۳)

لمبی عمر کا پھل

۱۔ بیماری

۲۔ مصیبتوں کا بڑھنا ہے۔ اس لیے لمبی عمر والے کو صابر اور برداشت کرنے والا دل تیار رکھنا چاہیے" (کیونکہ لمبی عمر کی سزا ضرور ملتی ہے) (حضرت علیؑ از غرر۔ بحار جلد ۷)

لمبی عمر کا راز

"ہمیشہ وضو کی حالت میں رہو، اس سے خدا تمہاری عمر زیادہ کرے گا۔" (رسولؐ خدا از بحار جلد ۹۹)

"جس کی نیت اچھی ہوتی اس کی عمر اور روزی زیادہ ہوتی ہے" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۶۹)

"دنیا کی ختم ہو جانے والی چیزوں میں خود کو مصروف رکھنا وقت کا برباد کرنا ہے"
(حضرت علیؑ از غرر الحکم)

"اگر تم یہ چاہتے ہو کہ خدا تمہاری عمر اور بڑھا دے

تو لڑائی جھگڑوں سے بچو اور
اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک
اپنے والدین کو خوش رکھو" (امام جعفر صادقؑ از بحار ۷۴)

"جسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ اس کا رزق وسیع ہو اور اس کی عمر لمبی ہو تو اس کی صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں پر رحم کرنا چاہیے" (جناب رسولؐ خدا از بحار ۷۴)

"ہمارے شیعوں کو امام حسینؑ کی زیارت پر جانے کا حکم دو (ترغیب دو) کیونکہ اس سے رزق بڑھتا ہے اور عمر بڑھتی ہے اور برے مواقع دور ہوتے ہیں" (امام محمد باقرؑ از بحار ۱۰۱)

۸۔ "یہ دعا کرو کہ مالک مجھے ان لوگوں میں شامل فرمالے جن کی عمر تو نے لمبی کر دی اور ان کو نیک عمل بنایا۔ اس طرح تو نے ان پر اپنی نعمتیں مکمل کر دیں اور ان سے راضی ہوا اور اس لیے ان کو دائمی خوشی، مکمل عزت، خوشگوار پاکیزہ زندگی عطا فرمائی" (امام زین العابدینؑ از بحار ۹۸)

"مالک مجھے اپنے علم غیب اور اپنی قدرت کی وجہ سے اس وقت اپنے پاس بلانا جب میرے مرنے میں میرا فائدہ اور بہتری ہو" (حضرت فاطمہؑ کی دعا از بحار جلد ۹۴)

"اگر انسان جان لیتا کہ اس کی عمر لمبی ہے تو بری طرح گناہوں اور لذتوں میں کھو جاتا یہ سوچ کر کہ آخری عمر میں توبہ کر لوں گا۔ اسی لیے خدا نے عمر کی مدت ہم سے چھپا رکھی ہے۔ اسی لیے انسان ہر وقت موت کا منتظر رہتا ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی گناہوں میں ڈوبا رہتا ہے۔

اس کی یہی ہٹ دھرمی اس کے تکبر اور سخت دلی کا نتیجہ ہے ورنہ خداوند عالم (کی حکمت) میں کوئی کمی یا خرابی نہیں ہے" (امام جعفر صادقؑ از بحار جلد ۳)

(خدا نے نے موت کا وقت چھپا کر ہمیں ہر وقت خدا سے ڈرنے اور گناہوں سے بچنے کا سبق دے دیا۔)

☆☆☆

اسی مصنف کے قلم سے

۱۔ قرآن مبین: قرآن مجید کا آسان ترین واضح اردو ترجمہ

۲۔ خلاصۃ التفاسیر: مختلف مکاتب فکر کی تفاسیر کا خلاصہ با تفسیر اہل بیتؑ (۳۰ جلد)

۳۔ اصول کافی کا منتخب آسان ترین ترجمہ (اردو، انگریزی)

۴۔ روح قرآن: قرآن مجید کے موضوعات کا خلاصہ

۵۔ روح اور موت کی حقیقت

۶۔ کلام شاہ بھٹائی: اردو ترجمہ کا انتخاب اور ترتیب

۷۔ قرآن مجید کا لفظی انگریزی ترجمہ

۸۔ شیعہ عقائد و اعمال کا تعارف سنی کتابوں سے (اتحاد بین المسلمین کی ایک عملی کوشش)

۹۔ قرآن مجید کے (۳۰) اہم ترین سورتوں کی تفسیر

۱۰۔ قرآن مجید کے سو (۱۰۰) موضوعات کی تفسیر موضوعی

۱۱۔ اثبات و معرفتِ خدا (جدید علوم کی روشنی میں)

۱۲۔ ائمہ اہلبیتؑ کی معرفت اہلسنت کی کتابوں سے

۱۳۔ حضرت امام مہدیؑ کی معرفت اور ہماری ذمہ داریاں

۱۴۔ انتخاب صواعق محرقہ (ولایت علی ابن ابی طالب)

۱۵۔ اصول دین (تفسیر موضوعی)

Published by:

Acadamy of Quranic Studies & Islamic Research

285-B, Block-13 F.B. Area, Karachi. Ph: 6364519

Al-Najaf Printer & Publisher

F-56, Khayaban-e-Mir Taqi Mir, Rizvia Society, Karachi. Ph: 6701290